دستور العمل جہانداری و جہانبانی اعنی احکام نوشیروانی معروف بہ
حسب الحکم صداقت توام جناب

دستور العمل جهانداری و جهانبانی یعنی احکام نوشیروانی معروف به
حسب الحکم صداقت توام جناب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اوس خداوند زمین و زمان کو زیبا ہے جسنے حکومت بنی آدم کے لیئے دنیا کو خلق کیا اور انسانکو فرمانروا و سردار فرمایکے اختیارِ عدل و احسان دیا جسپر اوس مالک الملک کا ظلِ عنایت سایہ افگن ہوا معرکۂ ارجمندی مین سرفراز و نہال ہوا اور جسکو اوس شہریار کے شعلۂ آتشِ غضب نے جلایا مرتبۂ بدبختی مین خاکِ سیاہ و پایمال ہوا تیرہ بختانِ زندانِ نافرمانی کو قید خانۂ ذلت و خواری مین مقید کیا اور خوش نصیبان اعدای خواہشِ نفسانی کو عرصۂ سعادت و برخوردارین مطلق العنان کر دیا

ابیات

یافت بہشت انکہ شد کامل عیار ۔ در خلوص طاعت پروردگار
ہر کہ رو گردان ازین درگاہ شد ۔ عاقبت سرگشتہ و گمراہ شد

اور صلوٰۃ و سلام اوس برگزیدہ جہانکو سزاوار ہے جسنے اپنے دبدبہ سیاست سے عالم کو اپنا محکوم بنایا
اور گمگشتگانِ راہِ تحقیق کو جادۂ سیدھا دکھایا اور اوس ناموری کے وجودِ مسعود سے ضابطہ ارکانِ آفرینش کو استحکام ہوا
سرور کی جاہ و جلالِ نبوت سے کارخانہ قواعدِ امر و نہی نے انتظام پایا + قطعہ + قصرِ ہستی بی وجودش سایہ پست بود
از طفیلش ہست شد ہر چیز ہست + گر وجودِ اونمی شد واسطہ + تا ابد بودے جہان بے ضابطہ + آنکہ
بوسد آستانش را ملک + کرد خم قد بہرِ تعظیمش فلک + تا نہالِ ہستی و آتش زرست + کاخ
ایمان زانشد ارکان درست + بعدِ حمدِ خدا و نعتِ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ فقیر حقیر سراپا تقصیر
بیتِ غزلِ دیوانِ بیوجودی فردِ قصیدہ مجموعۂ بیبہودی طالب و جویائے محبوبۂ رحمت و شائق
نیکنامی آقا حسن نامی عرف میرن رضوی لکھنوی رقدیم سرکار ابد پایدار حضور لامع النور
صاحبِ ابر فضل کمالِ بالغ آداب جاہ و جلال درۃ التاجِ شوکت و احترام والا منزلت عالی مقام
ہمایون اختر سرور پر داد گستر صاحبِ دانش و بینش مردم دیدہ آفرینش صاعد مصاعد فہم و ذکا عارج معارج
واعلا عزت افزائی ایوانِ عظمت زنگ زدلے مرآتِ مروت مشرق الشمسینِ مجد و علا مطلع السعدین
صدق و صفا چشم و چراغِ ریاست فروغِ کاشانہ حکومت پاک ذات مستغنی الصفات چمن پیرائے حدیقہ
برتری گلشن آرائے بوستانِ دودمانِ چہتری آفتابِ فلک فرزانگی و فرہنگ مقبولِ طبایعِ اہل
ہند و فرنگ آنریری اسسٹنٹ مجسٹریٹ جناب مہاراجہ دگبجے سنگہ صاحب بہادر تخلص راجہ
رئیسِ ملک پور دام اقبالہ و جلالہ و نوالہ بخدمتِ سخن آموزانِ قواعدِ پادشاہی و عالمانِ دستور و قوانینِ کجکلاہی

سرخط نویسانِ دیوانِ سعادت و ترجمانِ صحفِ شہامت برگزیدگانِ نظرِ رحمتِ سبحانی و لذت یابانِ
نعمتِ سربلندیِ حکمرانی چمن آرایانِ بہارِ دولت و سروری و گلدستہ بندانِ ریاضِ ریاست و برتری نظارہ بازانِ
حسنِ مآل آرائے اخبار گلچینانِ بہارستانِ فرح بخش الاعصار جرعہ نوشانِ خمخانۂ دوراندیشی و بادہ کشانِ میکدۂ
صاف کیشی بزم آرایانِ محفلِ تقریر لطیفہ سنجانِ نکاتِ دلپذیر عرض پرداز و عجز طراز ہے کہ حضورِ ممدوح
کی نکہتِ جانفزائے حق شناسی سے مشامِ مقربین معطر اور جمالِ باکمالِ معدلت و دادستے دیدۂ
عالمیان منور رعایا و برایا محفوظ غربا و فقرا محظوظ اہلِ سیف غنی و اہلِ قلم مستغنی ہیں جیسے حرف
ریزہ چین نے ذاتِ بابرکات کی بدولت رتبۂ گوہر پایا جس ذرّے کو بنظرِ مہر دیکھا آفتاب کر دکھایا
خاص اس ہیچ کارہ ناپختہ خامہ کو انواعِ رعایتِ سرکار نے دل شاد قیدِ ہر محنت و مشقت سے
آزاد و مکروہاتِ زمانہ سے فارغ البال گوہرِ مقصود سے دامنِ امید مالامال کر دیا محفلِ خلد منزل
میں نشینانِ صاحب رائے سخن دان و وزیرانِ صایب تدبیر صدق بیان روشن طبعانِ فراست دستور
و صاحبانِ عقل و شعور حاضر رہتے ہیں بعدِ فراغِ امورِ ملکی و مالی علی الدوام ہر علم و ہر فن کا ذکر
رہتا ہے خصوص حکایاتِ علولانِ پیشین و روایاتِ دادورانِ دیرین قصص پیشدادیان و
کیانیان و داستانِ خسروانِ ساسانیان فضائل بعثتِ الہم و محاسنِ اکاسرہ پڑھے جاتے ہیں اور
شوق سنا ہے کہ رسالہ دانش و فرہنگ توقیعات کسری جس میں مضامینِ غور رسی و جوہر رسی
و حق پژوہی و باطل نکوہی خداوند داد و دانش کسری ابو الخیر نوشیروان عادل بن قباد بادشاہ

فارس مملو ہین بہت ملاحظے مین رہتا ہے اور اکثر مطالب مرفوع و توقیع حضور کو زبانی یاد ہین مگر
اس وجہ سے کہ اس نسخہ نگارین کا کوئی فقرہ تعقید و ابہام سے خالی نہین ہے بنظر منفعت عام و فائدہ
انام سرکار کو یہ منظور ہوا کہ چہرۂ عرائس مطالب سے نقاب عبارات مشکلہ و پردۂ لغات غیر مانوسہ اوٹھائے
کہ ہر طالب دیدار اسکے حسن دل افروز سے لطف اوٹھائے یعنے زبان اردو مین اسکا ترجمہ کیا جائے کہ
ہر کس و ناکس کی سمجھ مین آئے آخر پروانہ حل عقد کتاب مرقوم الصدر اس ابجد خوان دبستان جہالت بے مایہ و
بضاعت کے نام صادر ہوا گو ضعیف نحیف اپنے بازو سے قوت طبع مین اتنی قدرت نجانتا تھا
کہ اس کمان کیانی کو زہ کر سکے اور اپنے پنجہ شہباز مہارت کو اتنا زبردست نہ سمجھتا تھا کہ اس طایر
تیز پر کو صید کرے لیکن بقول قائل فرد ہرچہ حکم بود چاکریم و دولتخواہ ✢ بر آنچہ حکم شود بندہ ایم و
خدمتگار ✢ اس حکم کو اپنی عزت و بہبودئی دنیا و آخرت کا باعث سمجھا ظاہر ہے کہ حال عدل و
احسان سلاطین زمان ماضی موجب تحریص و ترغیب رئیسان حال و استقبال ہے اگر
عرق ریزی کرنا عبادت ہے اسلئے کہ عدل سب عبادتون سے زیادہ ہے بیت ثواب
یکنفس عدل شاہ خیراندیش ✢ بہ از عبادت ہفتاد سال عبادت ✢ پس جس بات سے عدل
پیدا ہو اوسکو رواج دینا طاعت سے بہتر ہے یہ سوچ کے دل سے مشورہ کیا کہ اس
کتاب دقیق کا ترجمہ کسطرح کیا جائے کہ ہر شخص کی سمجھ مین آئے دل نے کہا یہ وہ کتاب ہے جسکو
طالب علم نعلین دربائے گلی گلی مطلب پوچھتے پھرتے ہین اور ہر اوستاد اپنی فہم کی موافق بیان کرتا

اور طالب علم کی تسکین نہین ہوتی اسکا مزا وہی جانتا ہے جسنے پڑھا پڑھایا ہے عالم نحریر فاضل
بے نظیر المعی دوران لوذعی زمان ابلغ بلغاے دہر افصح فصحاے عصر جناب سید محمد جلال الدین
طباطبائی زواری نور اللہ مرقدہ اس کتاب کو زبان عربی سے فارسی مین لکہے اپنی جادوگری
دکہائی اور پہلے سے زیادہ مشکل کر دیا جہان اجمال کیا خود تفصیل کی ہے وہ عبارت اصل تحریر سے بہی
دقیق ہو گئی ہے اگر تو نے بہی اونہین کی پیروی کی زبان اردو فارسی سے زیادہ مشکل ہو جائیگی
اونکی عبارت کو کوئی اس لحاظ سے کچہ نہین کہتا کہ وہ عالم زبردست تہے اونکے کلام مین کوئی حرف
خلاف کہنے سے اپنی نادانی پائی جائیگی تو بے بال و پر تہیدست بازار سخندانی نابلد کوچہ
نکتہ رانی محض جاہل بلکہ اجہل سے ظاہرداران بیدل و دانا صورتان جاہل یعنے مدعایان سنا
بیحرف و خطر زبان طعن کہولین گے کہ ترجمہ کیا کیا غت ربود کر دیا اسنے بہتر یہ ہے کہ تقدیم و تاخیر
الفاظ و فقرات کا پابند ہونا کچہ ضرور نہین مدعاے اصلی ہاتہ سے نجانے پائے کہ بیغور و فکر
سبکے فہم مین آ سکے ترجمہ کے اصل معنی یہی ہین کہ ایک زبان کے مطالب دوسری زبان مین ادا ہون
نہ یہ کہ ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان مین ادا کیے مگر یہ روش پیچ و تاب سے خالی
نہین ہے دلکی یہ بات پسند آئی فی الفور براے بجا آوری حکم سرکار بمقتضاے المامور معذور
قلم اوٹہایا اور اس نامۂ خجستہ آغاز فرخندہ فرجام مین مصنف نسخہ کون و فساد و مولف رسالہ ایجاد
یعنی سبب فیاض سے اعانت اور اقبال سرکار سے اور خضر فکر سے رہبری چاہی اور بقدر طاقت

واستطاعت عجز کی غور و خوض مین کمی نہین کی جو مطلب قوتِ ذہنِ ناقص سے نکل سکا لکھا
حسب موقع قدرے تصرف کیا جہان فقرہ زیادہ دیکھا دور کیا جسجگہ کم پایا بڑہا دیا جس مقام پر
مناسب جانا حاشیہ کی عبارت متن مین داخل کی اور مرفوع کی جگہ سوال اور توقیع کے مقام پر جواب
لکھا الحمد للہ و احسانہ کہ بہت جلد افتان و خیزان منزل مقصود پر پہنچا اور تجویز سرکار اس کتاب کا
احکام نوشیروانی نام رکھا پوشیدہ نرہے کہ جہان کلمہ انتہی کلامہ بالفظ انتہی لکھا ہے اوس سے
مراد یہ ہے کہ عبارت مرفوع یا توقیع ختم ہوگئی اور اوسکے بعد جو عبارت ہے وہ بطور توضیح
تشریح ہے پاک چشمانِ حقیقت آگاہ و روشن طبعانِ اہلبیت دستگاہ اگر کہین خلاف اصل یا سہو
خطا پائین یا کہین نظر و حسن خلق سے اصلاح و پردہ پوشی دریغ نفرمائین اور بیہودہ گویان حقیقت
نا آشنا اور ہرزہ درایانِ مطلب نارسا اگر زعم باطلہ سے منہ کہولین اپنا سر کہائین بیت بود تا
بستہ لب جان باشد آزاد + زخندیدن دہن غنچہ برباد + واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

قدرے حال عدل و حزم نوشیروان عادل و سبب تالیف توقیعات کسریٰ و آغاز کتاب

واضح ہو کہ نوشیروانِ عادل کا دبدبۂ عزم طنطنۂ رزم جلالِ بزم
شانِ سیاست کثرتِ عفو طرزِ رحمدلی طریقِ عالی حوصلگی خوبیِ سیرت زیادتیِ اخلاق کمالِ دانائی
انتہائے بینائی خصائلِ حمیدہ فضائلِ پسندیدہ مشہورِ آفاق ہین اونمین سے چند باتین یہ ہین کہ
جب نوشیروان نے اپنے باپ کی جگہ پائی دشمنانِ اطراف کو مملکت سے نکال دیا اور اونکا

ملک اپنے قبضے مین کیا اور چند ملک فتح کیے پھر تو اسقدر دست تعدی دراز کیا کہ ارکان سلطنت
نے چاہا کہ اسکو خارج کرکے کسی اور کو پادشاہ کرین ایک روز نوشیروان شکار کو گیا اور شدت
ہوائے گرما سے بے طاقت ہوکے ایکباغ مین جا کے تہا اور وہان ایک پیر مرد کو کہ جہان
نوازی و کرم گستری مین مشہور تہا بیٹھے دیکھا فرد باحسانش فقیران شاد گشتہ ۔ ز بند احتیاج
آزاد گشتہ ۔ پیر مرد نے گویا پادشاہ کو نہین پہچانا مگر اپنی عادت کے موافق مروت و لوازم ضیافت
سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا ایک طبق مین انگور و انار وغیرہ لا کے سامنے رکہے اس درجہ
تکلف کیا کہ نوشیروان نے تعجب کر کے کہا اے خواجہ مین سوداگر ہون آپکی فتوت و مروت
و جوانمردی سنکے مینے اسقدر تکلیف دی اور جیسا سنا تہا اوس سے زیادہ پایا مصرع چو دیدم
ہزار چندانی ۔ اب مین رخصت ہوتا ہون جس تحفہ و ہدیہ کے لئے حکم ہو آپ کیواسطے
بھیجون پیر مرد نے کہا آپکے بدولت یہان سب کچھ مہیا ہے مگر از راہ بے تکلفی کہتا ہون
کہ مجکو انگور سے بہت رغبت ہے اگر آپکا کوئی باغ ہو یا برسم تبرک کہین سے دستیاب
ہون تو قدرے میرے لئے انگور بہیجیے گا نوشیروان نے کہا اس باغ مین تو انگور
بہت نظر آتے ہین یہ آپ کیون نہین کہاتے کہا اے خواجہ ہمارا بادشاہ محض مرد ظالم و غافل ہے
کہ اوسکو رعیت کی پروا نہین انگور تیار ہو گئے ہین مگر اتبک کسی کو محصول کے لئے مقرر
نہین کیا ہے اس باغمین اوسکا حق ہے اور اتبک محصول ادا نہین ہوا گر مین ان انگورون

مین سے کہاؤن خیانت مین گرفتار ہون اور خداتعالی کے نزدیک بددیانت ٹہرون جب

انگور سکتے مین باغ کا دروازہ بند کرکہتا ہون کہ کوئی یہان آنے نپائے جبتک حق پادشاہ ادا

نہو لے مین انگورونکو ہاتہ نہ لگاؤن گا نوشیروان اوس پیر کی تقریر سے زار زار رویا اور کہا وہ پادشاہ

ظالم و غافل مین ہی ہون آپکی دیانت نے مجھے خواب غفلت سے بیدار کیا اوس روز سے نوشیروان

نے راہ عدل و داد اختیار کی اور وہ باغ ودیہ پیر مرد کی جاگیر مین دیا **نظم** از دیانت کار می یابد

نظام + وز دیانت مرد کامل میشود + بی تکلف از دیانت خلق را + دولت دارین حاصل میشود +

اور بعض نے نوشیروان کے عادل ہونیکا یہ سبب لکھا ہے کہ نوشیروان ایکدن شکار کو گیا بزرجمہر

بہی ساتہ تہا اتفاقاً پادشاہ لشکر سے جدا ہو گیا بزرجمہر کے سوا پادشاہ کے ساتہ کوئی نرہا ایک دیہ

خراب مین دو بوم آپس مین قصہ کر رہے تہے پادشاہ نے اونکو دیکہکے وزیر سے پوچہا کہ

جانور کیا کہتے ہین بزرجمہر نے عرض کی اے پادشاہ دادگر یہ دونون آپس مین سمدہی ہین

اس مرغ نے اپنی لڑکی اوس مرغ کے لڑکے کو دی ہے پدر عروس لڑکے کے باپ سے یہ چاہتا ہے

یہ ویرانہ دختر کے مہر مین دیدے دوسرا یہ کہتا ہے کہ اسے درگذر یہ تو تحصیل حاصل ہے

دیکہ تو اگر پادشاہ کا یہی ظلم رہا تو تہوڑے زمانہ مین اسے سو ہزار ویرانے ہو جائین گے اور کوئی

چیز طالب کر اس نکتہ نے پادشاہ کے دلمین ایسا اثر کیا کہ چلا چلا کے رونے اور سر پیٹنے لگا اور

کہا افسوس میرے ستم کا ذکر مرغون تک پہنچا قیامت مین کیا رسوائی ہوتی ہے سینے بڑ

غفلت کی اب اسکو ترک کرنا بہتر ہے اکثر آدمیونکا تیغے زبردستی مال چہین لیا مرگ و قبر و قیامت سے
غافل رہا پروردگار نے مجکو اسلیئے ملک دیا تہا کہ جو امر نہین کرنیکے لایق ہے وہ نکرون مینے
جو بات نکرنیکے قابل تہی وہی کی قیامت مین جب میرے ظلم کی پرسش ہوگی کیا جواب دونگا
شرمندگی سے سر نہ اوٹہا سکونگا دنیا مین ہی اسپے ظلم پر رسوا رہا آخرت مین یہ گہوڑا میرے اوپر سوار
ہوگا اس گنج سے کہ بیحساب ہے جمشید نے کیا پایا اور فریدون کیا لیگیا مین اس حکم و ولایت سے
کیا پاؤنگا بس اوس روز سے نوشیروان نے داد و دہش اختیار کی اور تمام جور و ستم مٹادیا اور
تا حیات دایرہ انصاف سے باہر قدم نرکہا اور عادل مشہور ہوا شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان
بعدل ٭ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ٭ کہتے ہین کہ جب نوشیروان تخت عدل و داد پر بیٹہا تمام
مملکت کے چار حصے کئے اور ہر حصے پر ایک سرہنگ مقرر کیا حصہ اول خراسان و کرمان و سجستان
حصہ دوم عراق عجم و آذربایجان حصہ سوم فارس و اہواز حصہ چہارم عراق عرب تا حد روم
اور ارکان سلطنت کو حکم دیا کہ مزدکیونکو جہان پائین قتل کرین اور جو انکا مال ہاتہ آئے فقیرونکو
بانٹ دین اور جہان ویرانہ ہو آباد کرین اور کہین زمین بے زراعت نرہنے دین جسکو تخم درکار ہو
سرکار سے ملے اور جو عورت بے شوہر ہو اوسکا نکاح کر دیا جائے اور جو زن و مرد پیر و ضعیف و
نابینا و کور و شل ہون انکا سرکار سے روزینہ مقرر ہو اور علما و فضلا و اہل ہنر کی عزت کی اور انکو
زر بخشا اور سپاہ کو انعام دیا اور جو آتش خانے سرد ہو گئے تہے روشن کئے بعد اسکے بہت ملک

فتح کیے اور بہت بادشاہوں کو ہلاک کیا اور جمیع سلاطین سے خراج لیا اسکا قصہ طولانی ہے کہتے ہیں
کہ زمانہ دراز سے ترک ایران میں آ کے شہروں کو خراب اور آدمیوں کو قتل کرتے تھے جب نوشیرواں کی
نوبت آئی ملک خزر سے جو متصل بند اکبر کے اوسنے درمیان علاقہ ایران و ملک خزر ایک سد مستحکم
بنانے کی درخواست کی ملک خزر نے یہ امر منظور کیا نوشیروان نے کاریگروں کو دیوار مستحکم
بنانیکا حکم دیا اور خود جانب کے متوجہ ہوا اور بارہ برس وہیں رہا اپنے سامنے بہت مستحکم سد
بنوائی اور دربند خزر اور دربند آہنین اوسکا نام رکھا اسکا ذکر بہ تفصیل آگے آئیگا جب دیوار
تیار ہو چکی نوشیروان نے تخت پر کہ لب دریا بچھا تھا سجدہ شکر کیا اور کہا یا رب الاسباب
تو نے مجھے توفیق دی کہ ایسا امر بزرگ میرے ہاتھ سے تمام ہوا ابھی سجدے سے سر نہ
اوٹھایا تھا کہ ناگاہ دریا سے ایک شکل مہیب ظاہر ہوئی اور آسمان گھیر لیا روز روشن تیرہ
ہو گیا اہل لشکر نے چاہا کہ اوس پر تیرباران کریں نوشیروان نے سر اوٹھا کے کہا ہرگز ایسی
حرکت نکرنا کہ باری تعالی کی طرف سے مجکو الہام ہوا تھا کہ تو بارہ برس اپنے گھر سے دور رہیگا
میں اس بیابان میں پڑا رہا اور ایسی چیز میرے ہاتھ سے درست ہوئی اگر میری اجل آ گئی ہے یہ بلا
مجھ پر مسلط ہو گی پس وہ صورت نزدیک تخت نوشیروان پہنچی اور کہا یا ایہا الملک انا ساکن بحر
التحر یعنے اے بادشاہ ہم اس دریا کے رہنے والوں میں سے ہیں یہ کہکے وہ شکل پانی میں غائب
ہو گئی پھر کچھ اوسکا حال نہ معلوم ہوا مشہور ہے کہ جب ایوان کسری تیار ہو چکا نوشیروان نے

حکیمون اور موبدون سے کہا دیکھو اس عمارت مین کوئی عیب و نقص ہے یا نہین نخست موبدون نے دیکھکے
عرض کی **قطعہ** چنین بنائی ہمایون فلک ندیدہ بچشم + چنین عمارت عالی جہان ندارد یاد +
نخست بار کہ اقبال باز کرد درش + دری ز خلد بروی جہانیان بکشاد + اور کہا اس عمارت مین
کوئی خلل نہین ہے لیکن گوشہ ایوان کی پشت پر ایک خانہ مختصر و کلبہ محقر ہے وہان سے اسکے
روزن سے دھوان آتا ہے دیوار ایوان اسلیے سیاہ ہو جاے گی اگر اس دھوئین کا آنا بند ہو جاے
بہت مناسب ہے نوشیروان نے کہا وہ ایک پیرزن کا مکان ہے اوسنے اپنی زندگی اسی
گھر مین بسر کی ہے جب اس ایوان کی نیو کھدتی تھی اور معمار اسکا نقشہ بناتے تھے معمارون نے پیرزن
کے سبب سے سطح پیش ایوان ہموار نہو سکتا تھا مینے ایک آدمی پیرزن پاس بھیجا اور یہ
پیام دیا کہ اگر منظور ہو یہ جھوپڑا میرے ہاتھ بیع کر حسب دلخواہ قیمت لے یا بہت عمدہ دوسرا
تیرے لیے مکان بنوا دون بڑھیا نے جواب دیا کہ اے بادشاہ مین اسی گھر مین پیدا ہوئی ہون
اور یہین بوڑھی ہو گئی باریتعالی نے تجکو تمام ملک دیا ہے اور تو اس گداے بینوا کا آشیانہ مختصر و
ویرانہ محقر نہین دیکھ سکتا اس بات نے مجپر بہت تاثیر کی پھر مینے کچھ نکہا جب ایوان تعمیر ہو چکا ہر وقت
روشن دان سے اوس بڑھیا کے مکان سے دھوان آتا تھا اور دیوار و باغ کو سیاہ کرتا تھا
مینے پھر کہلا بھیجا کہ دھوان کیون کرتی ہے کہا اپنے لیے کھانا پکاتی ہون مینے کچھ نکہا وقت شب
ایک خوان انواع طعام سے آراستہ اوسکو بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اے مادر ہر شب ایک خوان تیرے لیے

پہیچونگا تو اس قلبہ میں آگ نہ جلا اوسنے جواب دیا کہ عالم مین بہت ہوکے فاقہ کش چشم گریان
و دل بریان ہین اونکو کہانا پہونچنا چاہئے مجہے یہ کہانا کہا ناکب رواہے مین خدا سے ڈرتی ہون
کہ ستر برس تک جونی بہوسی حلال کی کہاتی اب حرام کا کہانا کہاؤن مجہے اسی حالت مین رہنے دے
یہ کلبہ تیرے ایوان کی زیب اور عدالت کی زینت ہے تیرا ایوان بہت نہ رہیگا او میرے گہر کا
قصہ زمانہ دراز تک صفحہ اوراق روزگار پر لکہا رہیگا مین ان باتون سے رونے لگا اور
اوسکی ہمسایگی پر راضی ہوا سچ ہے حکایت کلبہ پیرزن و ایوان نوشیروان ابتک دفترون مین لکہی ہے
شعر خرابی حسن عمل ہین کہ روزگار ہنوز ۔ خراب می نکند بارگاہ کسری را ✝ منقول ہے کہ حاکم آذربایجان
نے ایک بڑہیا سے ایک قطعہ زمین طلب کیا اوسنے انکار کیا ہرگز نہ دیا حاکم نے ظلم و ستم سے
وہ قطعہ زمین اپنے گہر مین داخل کرلیا وہ پیرزن تکلیف سفر اوٹہا کے مداین تخت گاہ نوشیروان مین
آئی اور جب نوشیروان کے در دولت پر پہنچی دلمین کہا کہ حاکم آذربایجان ملازم نوشیروان ہے اوسنے
میرے گہر مین مجہے نجانے دیا اس درگاہ مین کیونکر جانے پاونگی یہ سوچ کے چند روز خاموش
رہی ایک دن نوشیروان شکار کو سوار ہوا پیرزن نے راہ روک کے اپنا حال کہا نوشیروان نے
بڑہیا کو ٹہرا کے ایک غلام معتمد کو حکم دیا کہ آذربایجان مین جا کے تحقیق کر کہ فلان محلے مین پیرزن
رہتی تہی کہان گئی اور اپنا قطعہ زمین اوسنے کیا کیا غلام نے بہی کیا اور حال دریافت کر کے
پہر آیا اور عرض کی وہ بیکس تہی ظالم نے ستم سے اوسکا گہر لے لیا اور پیرزن کا حال نہین معلوم کہ

پہونچیگا تو اس کلبہ میں آگ نہ جلاؤ اوسنے جواب دیا کہ عالم مین بہت بہو کے فاقہ کش چشم گریان
و دل بریان ہین اونکو کہانا پہونچانا چاہیئے مجہے یہ کہانا کہانا کب روا ہے مین خدا سے ڈرتی ہون
کہ ستر برس تک جونی بہوسی حلال کی کہاتی اب حرام کا کہانا کہاؤن بیٹے مجہے اسی حالت مین رہنے دو
یہ کلبہ تیرے ایوان کی زیب اور عدالت کی زینت ہے تیرا ایوان بہت نرہیگا اور میرے گہر کا
جہونپڑا ۱۲
قصہ زمانہ دراز تک صفحۂ اوراق روزگار پر لکہا رہیگا مین ان باتون سے رونے لگا اور
اوسکی ہمسایگی پر راضی ہوا سچ ہے حکایت کلبۂ پیرزن و ایوان نوشیروان ابتک دفترون مین لکہی ہے
شعر خرابی حسن عمل بین کہ روزگار ہنوز * خراب می نکند بارگاہ کسری را * منقول ہے کہ حاکم آذربایجان
نے ایک بڑہیا سے ایک قطعہ زمین طلب کیا اوسنے انکار کیا ہرگز نہ دیا حاکم نے ظلم و ستم سے
وہ قطعۂ زمین اپنے گہر مین داخل کر لیا وہ پیرزن تکلیف سفر اوٹہا کے مدائن تخت گاہ نوشیروان مین
آئی اور جب نوشیروان کے در دولت پر پہنچی دلمین کہا کہ حاکم آذربایجان ملازم نوشیروان ہے اوسنے
میرے گہر مین مجہے نجانے دیا اس درگاہ مین کیونکر جانے پاؤنگی یہ سوچ کے چند روز خاموش
رہی ایک دن نوشیروان شکار کو سوار ہوا پیرزن نے راہ روک کے اپنا حال کہا نوشیروان نے
بڑہیا کو ٹہرا کے ایک غلام معتمد کو حکم دیا کہ آذربایجان مین جا کے تحقیق کر کہ فلان محلے مین پیرزن
رہتی تہی کہان گئی اور اپنا قطعۂ زمین اوسنے کیا کیا غلام نے بہی کیا اور حال دریافت کر کے
پہر آیا اور عرض کی وہان کے حاکم نے ستم سے اوسکا گہر لے لیا اور پیرزن کا حال نہین معلوم کہ

کہان گئی پس غصے مین آ گئے نوشیروان نے موبدون سے پوچھا کہ امیر آذربایجان کو کسقدر دولت ہے

کہا وہ کسی چیز کا محتاج نہین نوشیروان نے فرمایا جسکے پاس اسقدر نعمت ہو اور ستم کرے

اوسے قتل کرنا لازم ہے سب نے کہا بجا ہے پس حاکم آذربایجان کو بلا کے قتل کیا اور اوسکا گھر

اوسی پیرزن کو بخشدیا اور اپنے پاس سے بہت کچھ مرحمت کیا اور منادی کی کہ جو ستم کریگا اوسکی

یہی سزا ہوگی اور فرمایا جو مظلوم برائے فریاد میرے پاس آتا ہے مجھتک نہین پہنچتا یہان ایک

جرس اسطرح لٹکایا جائے کہ غریب محتاج کا اوس تک ہاتہ پہنچے اور اوسکی صدا سے مجکو آگاہی

ہو نقل ہے کہ ایک روز نوشیروان نے بزرجمہر اپنے وزیر سے پوچھا کہ حلم کیا چیز ہے عرض کی حلم نمک

خوانِ اخلاق ہے اسلئے کہ جب حلم کو اوٹہین ملح ہوتا ہے او ملح نمک کو کہتے ہین اور کوئی طعام بے

مزا نہین دیتا اسی طرح کوئی خلق بے حلم اچھا نہین معلوم ہوتا نوشیروان نے کہا علامت حلم

کیا ہے کہا حلم کے تین نشان ہین ایک یہ کہ اگر کوئی ترش روئی سخت گوئی سے کلام کرے

جواب شیرین دے اور جو فعل سے رنج وایذا پہنچائے اوسکے ساتہ احسان کرے **مولف**

یاد رکہنا یہی ہی غایتِ حلم + زہر جو دی اوسی شکر بخشی + یہ صدف سی ملا ہے گوہر حلم + جو

کاٹے اوسے گہر بخشی + دوسرا یہ کہ اگر آتشِ خشم زمانہ شعلہ زن ہو اور اوسکی صولت غضب و سطوت

انتہا کو پہنچے خاموش رہے اور یہ دلیل اطمینانِ دل و تسکین روح ہے اور رسالکون نے

غضب کا علاج کیا ہے تیسرا غصے کا ضبط کرنا اگر کوئی مستحق عقوبت ہو اوسکی سزا دوسرے روز پر

رکہیے شاید حق و باطن تمیز میں آجاے اور لئے ہے در گذر ہے کتب مین آیا کہ نوشیروان نے ایک
عامل کو اس مضمون کا نامہ لکہوایا تہا کہ اگر تیرے تمام ملک میں ایک قطعہ زمین نامزروع رہیگا تجکو دار پر
کہنچوا دونگا اسمین یہ حکمت تہی کہ پادشاہ کا فایدہ خراج سے ہے اور خراج کا زیادہ ہونا آبادی
ملک پر موقوف ہے اور آبادانی زراعت سے ہے اور جبتک رعیت پر شفقت نکرے زراعت میسر
نہین ہوتی **بیت** مملکت معمور داری خلق را معمور دار + وز سر انشیان بلاے ظالمان دور دار
روایت ہے کہ ایکبار تین پادشاہ نوشیروان کی مجلس مین جمع ہوئے قیصر روم و خاقان ترک و
راجہ ہندوستان نوشیروان نے فرمایا کہ ایسا جمع ہونا اتفاقیہ ہے اب ہر ایک کوئی بات کہے
کہ پادشاہونکے سخن سخنونکے پادشاہ ہین یہ مجمع متفرق ہو جائیگا اور باتین صفحۂ روزگار پر یادگار
رہینگی **شعر** درین سرای کہن خوی کن بخوش سخنی + کہ بہتر از سخن خوب یادگاری نیست + اون
سب نے پہلے کسری سے درخواست کی نوشیروان نے درج دہان سے یہ جواہر
ابدار گوہر شاہوار نکالے کہ سخن ناگفتہ سے مین ہرگز پشیمان نہین ہوا اور اکثر سخنان گفتہ سے
بہت نادم ہوا ہون قیصر روم نے خزانہ خیال سے یہ نقد لا کے مجلس شہریار کے نثار کیا کہ جو مینے
نہین کہا ہے اوسکو کہہ سکتا ہون اور جو کہا ہے اوسپر قادر نہین ہون یعنے جو تیر سخن نشست بیان سے
جدا نہین ہوا اوسپر قادر ہون کہ جب چاہون ہدف پر پہنچاون اور جو کمان تقریر سے باہر ہو گیا
اوسے پہیر نہین سکتا خاقان ترک نے نافۂ سر بمہر بیان کہولا اور اوسکے خوشبو سے مشام

حضار مجلس کو یون معطر کیا کہ جب تک سخن مین نہین کہتا وہ میرا زیر دست ہے اور مین اوسپر غالب
ہون اور جب کہا مین اوسکا زیر دست اور وہ مجھپر زبر دست ہوا یعنے جب تک عروسِ سخن پردۂ فکر مین
ہے مشاطۂ خواہش کو اختیار باقی ہے چاہیے اوسے لفظ سے جلوہ دیدے چاہے نقابِ عدم مین
رکہے اور جب حجاب نرہا اور جمال بے پردہ اوٹہگیا پہر خلوتخانۂ اخفا مین اوسے نہین بہیج سکتے اہل
ہندوستان نے اپنے ریاض گفتار سے یہ گل خوشبو ریاحین دلجو جنکے نزہتگاہ فصاحت مین
دکہائے کہ جو کلمہ زبان سے نکلتا ہے یا معرضِ صواب مین ہے یا خطا مین اگر صواب ہے تو
جب تک اوسپر اپنا عمل نہو قابلِ اعتماد نہوگا اور اگر خطا ہے اوسے کچہ فایدہ نہین پس دونون
صورتون مین خاموشی اولی تر ہے **قطعہ** نظر کردم بچشم عقل و دانش + ندیدم بہ ز خاموشی خصالی
نگویم لب ببندد دیدہ بردوزم + ولیکن ہر مقامی را مقالی + اسطرحکی نوشیروان کی بہت باتین
کتب مطولہ مین درج ہین جملہ اونہین سے ایک یہ بہی ہے کہ وزرا کو حکم تہا کہ اول تعمیل
احکام مین تعجیل کرین بعد اوسکے اوس امرِ والا کے صادر ہونیکی وجہ پوچہین کہ اوس حکم کی
حقیقت سے بادشاہ خبردار کردے کہ نیک و بد کی پہلے تمیز کی ہے بعد اوسکے حکم
دیا ہے معرفت و دانائی شاہ پر دلیل کامل و گواہ عادل گذرنے سے اونکو نیک و بد کی
اطلاع ہوجاے گی اور اگر بفرض محال وہ حکم اقسام ممنوعات سے ہو یا یہ احتمال ہو کہ اسمین بعد
زمانہ دراز خرابی پیدا ہوگی اوسکے سبب کی آگاہی کے لئے بکرات و مرات التماس کرین کہ دلیل

پسندیدہ جو حکم کے نفاذ کا باعث ہے حاصل ہو موبدون اور وزیرون نے موافق اجازت کسری اوس حساب
اقوال حکمت اشتمال سے ہر امر کا راز اور ہر حکم کا سبب پوچھا اور جواب باصواب جو حاصل ہوا اوس سوال کے
قریب لکھکے دستخط کروالیا عجب معدن جواہر داد دری و نیکوئی مجموعہ معارف صوری و معنوی جامع قوانین
ملکی و مالی تیار ہوا اوسی کا نام توقیعات کسری ہے اس نسخے پہ بلکہ ہر سوال و جواب پر اگر سو گنج نثار کرین
سزاوار ہے ظاہر مین چھوٹی سی کتاب ہے باطن مین ایک دفتر انتخاب سے ہے وہ سوال و جواب یہ ہین
سوال ۱ سب آدمی درگاہ پادشاہی سے اس امر کے ظہور کا سبب پوچھتے ہین کہ باوجود ارتکاب متواترہ تقصیر
مردم گناہگار کی تکرار عفو کا کیا باعث ہے انتہی کلامہ اس سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ مجرم مکرر سہ کرر جرم
کرتے ہین اور حضرت عفو کر دیتے ہین اسکا سبب کیا ہے **جواب** گناہگار بیمارون کے مانند ہین
اور پادشاہان منصف مثل طبیبان چارہ گر جسطرح عود مرض مریض کو معاودت علاج سے دریغ
نہین کرتا اسی طرح بازگشت گناہ گناہگارونکو عفو سے بے پروا نہین کرتی انتہی حاصل جواب
یہ ہے کہ گناہگار مثل بیمار ہے اور پادشاہ بمنزلہ طبیب جب مرض عود کرتا ہے طبیب دوا
دینے سے انکار نہین کرتا **سوال ۲** قیدیان روم مین بہت لڑکے بے دایہ ہین اس باب مین
فرمان خدایگان کیا ہے **جواب** جب فرمان عاطفت نشان پہنچے اوسی وقت
اون لڑکون کو جن آدمیونکی دیانت و امانت پر سب کو اعتبار ہو سپرد کرین کہ وہ لوگ شفقت و
نرم دلی کہ خاصہ خاصان بارگاہ سلطانی ہے راہ مین لیکے زمین روم مین سبکو اونکی مادرون

پاس پہنچادین **سوال** مالِ خاموش یعنے سیم و زر فلان کسان کے پاس جتنے خاص کہتیونکا ثمر آبادی

سے ہے اموالِ خزاینِ خاصِ بادشاہی سے بہت زیادہ ہے انتہی حاصل یہ کہ فلان دہقان کا سیم و

زر تمام اموالِ خسروی سے زیادہ ہے دیکہئے اوسکا اور مال کسقدر زیادہ ہوگا **جواب**

اوسکا مال ہمارے بیت المال مین ہے اسوجہ سے کہ عمارت بلاد ہماری عمارت ہے انتہی

کلام یعنے اموالِ مذکورہ گو اوسکے گہر مین ہے لیکن فی الحقیقت میرے خزانہ مین ہے اسلیئے

کہ آبادی ممالک بعینہ آبادی ملک و مالِ رعایا ہے کہ بندہ بادشاہ مین اور مملوک کی ملک بحکم عقل

و شرع ملکِ مالک ہے **سوال** اس کوچ خسروانی مین سردار پاسبانانِ شہریار کا کیہ اسباب

شب روان چہ لیگئے **جواب** جس شخص سے اپنے اموالِ خسیسہ کی پاسبانی نہوتی

ہے نفوس نفیسہ بادشاہی کی حراست کیونکر ہو سکے گی انتہی یعنی ایسا شخص غافل عہدے

موقوف کرنیکے قابل ہے **سوال** سرعتِ زوالِ دنیا اور فرط استعجال فنائے جہان کا ذکر

ہمیشہ زبانِ حقایق بیان پر کیون جاری رہتا ہے **جواب** کل کا ذکر ہے کہ روزِ گذشتہ فردا تہا

آج کیا دیر ہے کہ کل ہو جائے انتہی غرض یہ ہے کہ گردشِ زمانہ کو دیکہنا چاہیئے کہ کل کا

دن کسقدر جلد پرسون ہو جاتا ہے دنیا کو قرار نہین ہے بس سرعت زوال ظاہر ہے **سوال**

شاہزادہ نرسی بہت زمین داروں کی املاک و زمین مزروعہ جو اوسکے زمین کے قریب تہی بجبر و ستم ا

تصرف مین لایا **جواب** فرمانِ شاہی پہنچتے ہی تمام اراضی مذکورہ واپس احمق سے مسترد کرکے

اونہین زمینداروںکو دیدینا واجب ہے اور اس گناہ بیموقع کے عوض مین املاک شاہزادہ جوان ستمگر سلیم

اراضی سے متصل ہون لیکے بے تکرار اونہین مظلومونکو سپرد کرنا چاہیئے کہ سب مفسدون اور احمقونکی

تنبیہ و تادیب کا سبب ہے **سوال** فلان طرف کے عامل نے لاکہ درہم خزانہ خاص سے لیکے

بے حکم سرکار محتاجونکو تقسیم کر دیئے **جواب** سائل سوال خیر اشتمال کو معلوم ہو کہ یہ امر مبارک ہمارے

دایرہ فرمان سے باہر نہین ہے انتہی یعنے فقرا و مساکین کو دینا عین میرا حکم ہے جوبات بادشاہ

کیوان جاہ سپہر سریر مہر کلاہ نورالدین جہانگیر شاہ خلف پادشاہ ہفت کشور جلال الدین اکبر بادشاہ

صاحبقرانی گورگانی کے عہد مین ظاہر ہوئی اس امر سے مشابہ ہے مشہور ہے کہ لوگون نے

عرض کی کہ آج کل چند ابلیس منشون نے پیشہ مکر و تلبیس اختیار کر کے قوت مہارت حرفہ مہر کنی سے

شبیہ نقش مہر پادشاہی بنائی ہے اور اس حیلے سے فرمان خطا توامان درست کر کے اون احکام کو

دست آویز بنایا اور اس وسیلے سے عملداران نواحی بلاد دور دست کو دہوکا دیکے زر خطیر تحصیلا ہے

اس صورت مین یہ مناسب ہے کہ مجرمونکی آنکہین نکالی جائین اور ہاتہ قطع ہون بلکہ قتل ہون اور شکم

چاک کیے جائین یہ سنکے پادشاہ نے زیادتی مہربانی و احسان سے فرمایا کہ انہون نے

جو ہماری مہر کو اپنی روزی کا وسیلہ کیا ہے گویا ہمارے حکم سے زر تحصیلا ہے اور اب جو یہ بات

ثابت ہوئی کہ اونہون نے زیادتی ضرورت اور غلبہ محتاجی و اضطرار و پریشانی سے یہ امر اختیار

کیا بعد تنبیہ و تادیب نصایح ہوش افزا و ظہور توبہ ہر ایک کے نام سرکار عالی سے مبلغ معین بطور

عددِ معاش مقرر کر دیئے جائین کہ پھر ایسی حرکت نکرین **سوال** خزانچی خزانہ خاص عرض کرتا ہے

کہ زیادتی بخشش و خرچ پادشاہی سے قاعدہ جمعیت خزانہائے اموال مین خللِ کلی ظاہر ہوا **جواب**

مال کا زیادہ کرنیوالا خدا ہے نہ تیرا بخل اور خزانے کا جمع کرنیوالا عدل ہے نہ تیری ہمتِ ضعیف تیری

اعانت سے ہم مستغنی ہین ہمارا کام فرمان دینا ہے اور تیرا کام فرمانبری انتہی کلامہ اس جواب کا

بی پروا ۱۲

بیان یہ ہے کہ زیادتی عطاے جنابِ کبریائی بادشاہونکے خزانونکی توفیر کا باعث ہے خزانچی کا

بخل و امساک نہین سبب ہے اور بادشاہونکا عدل عام اور احسان تام فراہمی دینار و درہم کا سبب ہے

کنیزون غلامونکی جز و خرد کو تھی ہمت نہین ہے حضرت غنی مغنی جل شانہ نے اپنی عنایت سے

سب دادگرونکو امور خیر مین اور ونکی نصیحت سے بے پروا کیا ہے عدل و احسان کا ظاہر کرنا

ہمیشہ سے ہے اور اطاعت و فرمان کا قبول کرنا خادمونسے **سوال** ۹ ہمادر دماغِ جمالِ گرگناثر

نام ۱۲

فارس نے لکھا ہے کہ عاملِ شہر اہواز نے سنہ بست و نہم جلوس مین آٹھ ہزار درہم دوبارہ مال

واجبی سے زیادہ خلاف دستور محال سے تحصیل کے خزانہ عامرہ مین داخل کیئے **جواب**

سب اموال مذکورہ خزانہ خاص سے محال مزبورہ مین لیجا کے بے تامل فقیر و غنی و ضعیف و قوی کو

جنسے لیا ہے پھیر دینا چاہیئے کہ رعایا سے زر ناواجب لیکے خزانے کی زیادتی چاہنا ایسا ہے

جیسے کوئی دیوار کی جڑ کھودکے مٹی نکالے اور کوٹھے پر کہگل کرے انتہی یہی مضمون بعینہ حدیث

مین آیا ہے اور عارف معارف حقیقی و مجازی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نے بھی فرمایا ہے

بلیت از رعیت شہی کہ مایہ ربود نہ پائی دیوار کند و بام اندود ۱۰ **سوال** گروہ قوم تربیعانے لئے

تملق و چاپلوسی سے اس درگاہ مین پناہ لی ہے اگر مخبر ونکے نزدیک و جاسوس مین **جواب**

جو شخص کہ تہا خلوپادہ عصیان سے افشائے راز بد اندیشی و تیرہ درونی و عداوت باطنی بظاہر نکرے

اوسپر عذاب ظاہری نہین ہو سکتا انتہی یعنے جتنے افشائے راز و عداوت [illegible] نہو وین اوسکو

ظاہر سزا نہین دیتا گو اوسکو دل سے بدجانون ۱۱ **سوال** فلان آدمی کہ گروہ رعایا سے

واجب الرعایت ہے درگاہ سے برسم انعام ونام کچھ دستخط تہا اب جو بہت دنون سے اوسنے اپنا

روزینہ مقرری نہین پایا ہے متصدی خزانہ عطائے شاہی کی شکایت کرلیے **جواب** متصدی

بمروت اس سستی کی سزا مین دم لینے کی فرصت نپائے فوراً عطیہ پادشاہی کہ حقیقت مین عطائے

حضرت حق جل شانہ ہے سایل کو پہنچائے ۱۲ **سوال** فلان شخص کیلیے نیکبختی قرب درگاہ سے

بے نصیبی کا حکم کسو جہ سے صادر ہوا **جواب** اندنون خوف جناب کبریائی سے امین اور

لطف رؤف حقیقی جلشانہ سے ناامید ہو کے اوسنے گناہ عظیم کیا اور یہ اوس درگاہ والا سے

محروم رہنے کی نشانی ہے انتہی یعنے وہ شخص نہ جناب خداوند تعالی سے خایف نہ اوسکے

مہربانی کا امیدوار تہا اور یہ بات اوس بارگاہ سے دور رہنے کی علامت ہے اور ایسے ہی

آدمی کو ملعون کہتے ہین اس سبب سے منے اوسکو اپنی درگاہ سے نکالدیا ۱۳ **سوال**

جاسوسان و اخبار نویسان کہ عیب جویان و راز گویان مردم ہین اونکی باتین سننے کی طرف

پادشاہ کی خواہش دیکھکے اہلِ دل لیے خرد آرایئے درگاہ کو تعجب ہوتا ہے بلکہ اس گروہ کا درگاہ میں
بار پانا اور حضرت کے قریب رہنا نہایت نامناسب جانتے ہیں اِنتہی یعنے عقلمند اس امر سے
حیران ہیں کہ ایسے پادشاہِ دادرس صاحبِ خرد نے اسطرح کے بدخواہانِ خلایق کو کس سبب سے
دوست سمجھکے اپنا مقرب بنایا **جواب** یہ گروہ یعنے مخبر بمنزلہ روزنِ خانہ تاریک ہیں باوجود
احتیاج روشنائی روزنِ خانہ تاریک بند کرنا کسی وجہ سے خردمند پسند نہیں کرتے **سوال** (۱۴)
خوان سالار جانتا ہے کہ جمیع خور و نوش سے جنکی جانب پادشاہ کی خواہشِ طبیعت زیادہ
ہے آپ کو زیادہ باز رکھتے ہیں **جواب** خردمند کو لائق ہے کہ جو چیز زیادہ مرغوب
طبع ہو اوسیتے آپکو بچاوے کہ دوا سے جو مکروہ طبیعت ہے بے نیاز ہو انتہی یعنے اگر چیز
مرغوب کو آدمی پیٹ بہرکے کہاویگا بیمار ہو جائیگا آخر دوا کی نوبت پہنچیگی اور دوا ناگوار
طبیعت ہوتی ہے پس ایسی چیز مرغوب سے جو مکروہ تک پہنچاوے باز رہنا اولی ہے **سوال** (۱۵)
فلان شخص کہ قوم شرفا سے ہے ایک سند اپنے بزرگونکے نام کی کہ متضمن عطائے چار ہزار دینار
سالیانہ دائمی سرکار سے مرحمت ہوئی تہی گذران کے عرض کرتا ہے کہ اس سلطنت کی کچہری سے
اس فرمان کے موافق کبھی یہ سالیانہ موقوف نہیں ہوا مگر شروع جلوسِ مبارک سے اب تک کہ
زمانہ دراز گذرا روزینہ دائمی منقطع ہوگیا یعنے مینے نہیں پایا **جواب** فرمان مانند پروانے اجرا
حکمنامہ جاوید صادر ہو کہ ہمارے فرزندانِ سعادتمند بھی اسکے پابند ہوکے بزرگون کی فرمان گزاری

سے انکار نکرین انتہی یعنے یہ فرمانِ آبا واجداد جسپر بطناً بعد بطنٍ عمل کرنا واجب لازم ہے جاری رہے ہو کہ پسرانِ سعید یا بدولت اسی قاعدے سے امر آبا واجداد کی اطاعت سے باہر نہون اگر مین اپنے بزرگونکے احکام بجا نہ لاؤنگا تو میرے بعد میرے لڑکے میرے فرمانونکے جاری کرنیمین تعمیل کب تندہی کرین گے بقول شیخ شیراز علیہ الرحمۃ **شعر** تو بجاے پدر چہ کردی خیر + تا ہمان چشم داری از پسر + **سوال** ۱۴ آجکل جو امرِ والائے شہریار صادر ہوا ہے کہ برائے تقرری امرِ سیاستِ اشرار و پاسبانی شہر و دیار کوئی شخص معاملہ فہم کاردان تجویز کرکے عرض کرین آپنے سب مردمانِ جہاندیدہ نے فلان مردِ ستودہ آزمودہ کو پسند کیا ہے اور اوسے لایق جسکو جانتے ہین انتہی خلاصہ یہ کہ جملہ مردمانِ جہاندیدہ نے حسب الحکم شاہ اوس شخص کارآزمودہ کو برائے کوتوالی شہر تجویز کیا ہے **جواب** اس شغل نازک کے کارگزار مین چار امر کمیاب ضرور چاہئین اول بدونکا دشمن جانی ہو دوم ہر بات کے مغز کو اور ہر کام کی اصل کو پہنچے سوم ظالمونکے حق مین نہایت سخت مزاج و درشت طبع ہو چہارم جو غریب و عاجز و زیردست ہون کسیکو آزار نہ پہنچائین اونکے لیئے رحم دل نیکخو سراپا رحم ہو اور یہ مرد جنمین آرام طلب اور کارپردازی سرکار کے لایق جیسے امر دشوار اوسے نہو سکیگا **سوال** ۱۷ سپہ سالارِ خراسان پوچھتا ہے کہ فلان کارگزار قربت جسکو سے کیون معزول ہوا **جواب** اس امر واجب کا سبب خیانت ہے اوسنے اون مستحقونکے حق مین جنکا حق میرے نزدیک کلی ثابت تھا اور جو خرچ وسے پاتے تھے چوری کی اور خیانت

اوس تحرضے کی ادائی مین جو میرے ذمہ واجب ہے نقصان کیا بلکہ اسنے مذہب و دین کی بنیاد خراب

کی ظاہر ہے کہ حاکم خائن باعث بعیب جمال خصائل و کمال فضائل پادشاہ سے یعنے پادشاہ کو لوگ

بد کہتے ہین کہ ایسے شخص کو کیون مسلط کیا **سوال ۱۸** داروغہ حبیب خاص کے وکیل کا خرچ اوسکی تنخواہ سے

(نام ہو وکیل کا)

بہت زیادہ اور رتبے سے باہر ہے اس سوال سے غرض یہ ہے کہ وکیل پر خیانت کا احتمال ہے

ورنہ آمدنی سے سوا کہان سے لاتا ہے **جواب** اگر آب نہر جاری بند کرنے پر جابجا ظروف بہت

(اندازہ) قلیل باقی رہے تو اوسکے مصارف جو مدعیون کے زعم مین دخل سے زیادہ ہین خیانت ہے

اور بدعت تازہ کے سبب سے ہین ورنہ تنخواہ سے زیادہ جو اوسکا خرچ ہے بطریق نہر جاری

(دین مین نئی بات پیدا ہو ۱۲)

سمجھنا چاہیے انتہی یعنے نہر پانی نکلجانے کے بعد بھی نہ معلوم ہوتی ہے ایسے ہی بعد تمامی زر پادشاہ

جو کچھ سابق کا باقی ہے صرف مین آتا ہے دیکھنے والونکو تعجب و شبہ ہوتا ہے ظاہر اس بیان سے

غرض یہ ہے کہ جس صورت مین اوسکی تنخواہ یا جاگیر موقوف کر دیجاہے اور اوسکا قلیل خرچ نہ رہے

بلکہ فاقے کی نوبت پہنچے تو چوری کرتا ہے اور اگر صرف بدستور سابق رہے تو اپنے پاس سے خرچ

کرتا ہے **سوال ۱۹** اہل ذمت کہ اس درگاہ کی پناہ مین ہین اونمین سے بہت آدمی بیای اسباب

معاش سے نہایت پریشان اور تنگی راہ اوقات گزاری سے بہت تنگ ہین **جواب** ان

پریشانونکو اذیت سرما و گرما سے بچانا چاہیے کہ خوش حالی اعانت و فریاد رسی شفقت سے تکلیف

محتاجی ظاہری و باطنی یعنے گرسنگی و برہنگی سے محفوظ رہین **سوال ۲۰** بہرمون سالار سپاہ خاص کی

سواری شہریار سواران قلیل سے بہت ناگوار گزرتی ہے کہ اس صورت مین وقت ضرورت بدکیشونکی
خبث باطنی سے کسی طرح امین و مطمئن نہین ہو سکتے انتہی بیٹے سالار سپاہ کو خیر خواہی و دور اندیشی سے
کہ مبادا بدخواہون اور حبشیون سے کوئی گزند پہنچے پادشاہ کی سواری مین تھوڑے سوارونکا ہونا
کمال ناگوار ہے کہ اس صورت مین اعدای دون سے امین نہین رہ سکتے جواب عدل و داد
نیکی و احسان عام کی یہ خاصیت ہے کہ دوست و دشمن برابر ہو جاتے ہین جمیع دوستان دوست
خصوصاً بہرون کو چاہیے کہ خیال فاسد و گمان مکروہ خاطرے دشمن سے پریشان نہ ہون سوال ۱۱
وقت عرض حالات زبان خلایق بیان پر آیا تہا کہ جو شخص تونگری و توانائی مین اپنی ذات کو درویشان ہون
سے زیادہ جانے گا وہ اپنی جانکو بزور زر ہلاکت خطر کا نشانہ بنائیگا جواب اسلیے کہ پادشاہ
سے ایکی غرض یہ ہین امور زیبا یعنی جان و مال و قوت معرض تلف مین آتے ہین سوال ۱۲
خزانچی سرکار عرض کرتا ہے کہ آجکل داد و دہش سلطانی جو حد اسراف سے گذر گئی ہے اکثر
معاف خزانہ و سہ کا خراج بالکل صرف ہو گیا اگر یہی حال رہیگا تو خزاین بادشاہان گذشتہ
بھی خالی ہو جاوینگے جواب خزاین شاہان عادل و باذل زیادتی بخشش سے خالی نہین
ہوتے کہ تمام عالم پادشاہان عالیشان کے بیت المال کے مانند ہے اور رعایا [illegible]
خزانچی ہین سوال ۱۳ ہر چیز کی گناہ و ہر کار کی اصل و حقیقت جو حضرت پوچھا کرتے ہین مگر
کیا سبب جواب نتیجہ دریافت امور یہ ہے کہ جبتک ہم رہین بعد ہر حق پوچھے اور ہر کی

انتہی اس جواب کی توضیح یہ ہے کہ بادشاہ دادگر کی غور رسی سے ہر بات کی اصل اور ہر امر کا
حق و باطل جیسا چاہیے معلوم ہوتا ہے اور اس تحقیق سے حاصل یہ ہے کہ اول بادشاہ خود اپنے
علم کے موافق براستی و درستی اوس پر عمل کرے بعد اوسکے رعایا کو بخواہش دلی یا بجبر حق کی
پیروی پر ثابت قدم کرے کہ سب حق کی طرف مایل ہوں و رباطل سے پرہیز کرکے نافرمانی حق
نکریں اور اول آپ عمل کرنا بعد اوسکے تابعین کو حکم دینا قرآن و حدیث کے مطابق ہے

سوال ۲۲ حضرت باوجود کثرت عطا وعدہ کم کرتے ہین اسکا کیا سبب ہے **جواب** بادشاہ
صاحب خزانہ کو جسکو کسی کا خوف اور کسی سے امید نہو وعدہ کم کرنا چاہیے اور بخشش بہت
انتہی یعنے سزاوار رتبہ بادشاہان صاحب اقتدار یہ ہے کہ وعدہ کم کرین اور بہت دین اسلیے
کہ دینے کا وعدہ اوس حالت مین روا ہے کہ اسباب عطا بالفعل موجود نہون یہ امید ہو کہ آیندہ
یہ اسباب مہیا ہو جائینگے یا بخشش مین کسی کا خوف ہو اور یہ باتین بادشاہ ہونیکے استقلال
وحصول دولت و اقبال مین مفقود بلکہ غیر ممکن ہین **سوال** ۲۳ ہمیشہ لشکر کشی و نہضت مین جانب
مقصد سب معتمدون سے پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے انتہی یعنے جب بادشاہ کو کوچ کرنا
منظور ہوتا ہے کسی واقف راز سے بھی یہ ارشاد نہین ہوتا کہ فلان طرف لشکر لیجاونگا اسکا کیا
باعث ہے **جواب** اسواسطے کہ مادہ خوف و امید سب طرف بجمیع وجوہ زیادہ ہو انتہی
یعنے سمت توجہ و جانب عزیمت چھپانے کی وجہ یہ ہے کہ جب خبر نہضت سلطانی ہر طرف

پہنچے گی ظالمانِ اطراف و جوانب اپنی جانب آنیکے گمان سے خایف و ترسان ہونگے
اور مظلوم خرم و شادمان **سوال** ۲۶ اگر سمتِ عزیمت کا مخفی رکھنا فائدہ مند ہے تو بعضے سفر مین
حضرت برملا کیون فرماتے ہین کہ فلان طرف کوچ کرونگا اصلا پوشیدگی روا نہین رکھتے
جواب اسلیئے کہ اوس طرف کے حکام کی دولتخواہی زیادہ ہو اور اون حدود کے والیون سے
درازدستی کم ظاہر ہو انتہی یعنے سمتِ ارادہ ظاہر کرنے سے یہ منظور ہوتا ہے کہ جب اوس
جانب کے حاکم اپنی سمت عزیمتِ شاہ سے واقف ہونگے دولتخواہی زیادہ اور جور
کم کرینگے **سوال** ۲۷ فلان فقیہ کے بارہ مین جو امرِ عالی خلافِ سابق نافذ ہوا ہے کہ
انجمنِ مشورت مین وہ بار نپاوے اور اسرارِ پوشیدۂ دولت سے واقف نہو اسکا کیا سبب ہے
انتہے یعنے فلان فقیہ کے حق مین پہلے ارشاد ہوا تھا کہ داخلِ بزم مشورہ رہے اور
صلاحِ امور مین شریک ہو اب کسو جہ سے منع فرمایا ہے **جواب** اسواسطے کہ اوسنے
خواہش کو اپنی رائے پر غالب کیا انتہے اس جواب کا بیان یہ ہے کہ وہ بیہودہ رائے
ظاہر دار ہے ظاہر کے خلاف کہ آراستہ و مہذب ہے باطن مین معلوم ہوا نفس پرست بد ز
ہوا اور یہ معمول ہے کہ ایسے ناکس جنکی عقلِ آزار دہندہ ہو پایہ شادِ خواہشِ طبع غالب
ہوتا ہے اون سبکی فکر و صلاح خاطی و غلط ہوتی ہے ایسونکی صلاحِ خیراندیشی پہ کسی
طرح اطمینان نچاہیے **سوال** ۲۸ ہر ایک فرمان بردار خاص کو باوجود تواتر ...

تنخواہ مقررہ جاگیرون اور معافیون کے مرحمت فرمانیکا کیا سبب ہے جواب جسمین اونکو
یقین ہو کہ ہماری اولاد و فرزند حیطۂ حمایت و رعایت شاہی مین رہینگے انتہی یعنے جب یہ
طریقہ نیک سبکے خیال مین قرار واقعی جمگیا کہ کسی حال مین اونکے بازماندون سے غافل
نہونگا اپنے قرابت دارونکے دل اخلاص اندیش کو تشویش سے مغلوب نہونے دینگے
اور بنائے ثبات عقیدت مین سستی و تزلزل کو جگہ ندینگے اندیشۂ تفرقہ سے باز رہینگے سمجہے
اس طریقے سے خدمتگزارون سے بیوفائی نہین ہوتی اور اخلاص و ارادت کی دلونمین
زیادتی ہوتی ہے سوال ۲۹ اولاد کو ترک و واگذاشت و عدم نگاہداشت کا سبب پوچہتے ہین
یہ ہے یعنے شاہزادونکی محافظت و تعلیم و ترتیب جو اونکی شان کے لائق ہے حضرت کی
جانب سے کیون نہین ہوتی اسپر دوراندیشونکو تعجب و تحیر ہوتا ہے خصوصاً کمینونکی صحبت
و مخالطت سے ممانعت نہین ہے اور اس امر ناشایان کو منع کرنا سب سے زیادہ ضرور اور
ارباب دولت و اقبال کے لیے زمانہ حال و آئندہ مین سزاوار و مفید ہے جواب اسلیے
کہ زمانے کے تجربے سے احوال روزگار پہچانین انتہی یعنے شاہزادونکو اس حالت کے
سوا طور و احوال زمانہ و اہل زمانہ کا تجربہ حاصل نہین ہوتا اور ابنائے روزگار کی ازمایش
نہان و آشکار جسکا جاننا سب اہل دولت کو خاص بادشاہونکی اولاد کو نہایت ضرور ہے
سوائے آمیزش اقسام مردم فقیر و غنی و ضعیف و قوی کہ سب کی طبیعتین مختلف ہوتی ہین ممکن

نہین ہے خلاصہ یہ کہ اسنے اسواسطے اسکو مطلق العنان کردیا ہے کہ ہر نیک و بد سے تجربہ
حاصل کرکے پختہ و آسودہ ... شکایات سے بے آمیزش انواع مردم نہین ہو سکتی
اسلئے کیونکی معاشرت ... نہین کرتا سوال فلان محتشم کو ضعف قوت
وسستی رائے و پستی فطرت کیون ... اوسکو خوار و بدحال فرمایا جواب
قبل اسکے کہ میرا شکوہ مجھسے کرے اوسنے خدا سے شکایت کی انتہی یعنے اوسنے پہلے مجھسے
استغاثہ نکیا اور خدائے عزوجل سے بیوجہ میری فریاد کی ظاہر ہے کہ اسطرحکا کردار دلیل عجز
وضعف ونشان عدم معرفت راہ چارہ وشناخت کار ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ اگر
اوسکی رائے صایب و فطرت بلند اور ہمت ارجمند ہوتی اوّل مجھسے سلسلہ جنبانی کرتا اگر کلید تدبیر
مابدولت سے کشایش کار سربستہ نہوتی اوسوقت حضرت کافل مہمات سے مستغیث ہوتا
اسی سے کہل گیا کہ اوسکا فہم کامل نہین ہے سوال کس سبب سے فرمایا ہے کہ پادشاہان
عالیشان کو واجب ہے کہ تمام خلق پر برابر رحم کرین اور بعض اوقات حجاب شدید مین
نرہین انتہی اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ طریق بعض سلوک مین پادشاہونکی عنایت عام و اکرام
خاص عوام وخواص کے ساتہ یہ چاہتی ہے کہ ہر وقت زیادہ روک اور سخت پہرہ نرہے
کبھی کبھی سبکو برائے امید رسی درگاہ مین حاضر ہونیکا اختصاص بخشین کہ بحکم برابری کہ مقتضا
عدل واحسان ہے قریبون اور بعیدونکو آسانئ دخل یکسان ہوکے دشواری آمد و رفت

سب پر سہل ہو جاے اور درویشانِ مردمانِ ... ہو جواب مترجم
بار طلب کو درگاہ مین آنے سے منع ... مضمون کی طرف
متوجہ کرتا ہے لیتھے یعنے وقتِ دربارِ ... ابوابِ اجازتِ بارِ عام بند ہو نا
درجاتِ سپاہ ورعیت درگاہِ ... کی طرف کہولنا ہے بلکہ خصوص و
دولت کو دشمنونکی جانب عرض و نیاز کی راہ دکہانا ہے اسکی شرح یہ ہے کہ جو لوگ
درگاہِ شاہی مین آنا چاہتے ہین جب اونکو ممانعت کیجایگی سب دشمنونکی طرف رجوع
ہو جاینگے کہ یہان برآمدِ کار نہین ہوتی شاید وہان مطلب بر آے اور یہ معمول ہے
کہ جہان فیمابین دو صاحبِ اقتدار عداوت ہوتی ہے اگر ایک کا کوئی ملازم خاص یا عام
ناراض ہو کے دوسرے کے پاس جاتا ہے وہ کمال دلدہی و قدردانی و پرداخت سے پیش آتا ہے
اس صورت مین اگر وہ میرے حضور بار یاب نہونے پاینگے اور اس سرکار سے اونکا مقصد
حاصل نہو گا غالب ہے کہ میرے دشمنونکی طرف جانیکا قصد کرینگے اور بنظر ضرور
و پریشانی کہ صاحب غرض دیوانہ ہوتا ہے خیالِ حق ... ہی اونکے صفحہ خاطر
اضطرار محو کر دیگا **سوال** حاکمِ ملکِ ہمدان کو یہ گمان ہے کہ مجھسے کوئی قصور سرزد نہین ہوا
اس سبب سے اپنی معزولی کی وجہ پوچھتا ہے کہ خبردار ہو جاے **جواب** مردانِ کار اور مرد میدان
عملدار آلاتِ حرب و ادواتِ پیکار کے مانند ہین اور آلاتِ جنگ وقتِ پیکار ہی باحتیاط و غفلت

رکہتے ہین کہ [illegible] احکام مصلحت اونکو [illegible] بادشاہ [illegible] سے اسی مشابہت ہے عمال کو مقتضاے صلاح

حال مکان معزولی [illegible] اجب [illegible] اور [illegible] مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیہ

اور وقت ضرورت اونکو خطاب [illegible] اکرام و احترام اور کام لیتے مین تو [illegible]

یعنے موقوفی وبحالی مین شک [illegible] خرسندی [illegible] خوشنودی وشکایتمندی کا مقام

نہین ہے امتحان اس جواب خیر دستور صاحب تدبیر صاحب خامہ وشمشیر محمد [illegible] زبیر

یعقوب خان والئی کشمیر کا قصہ ہے کہ اوس سرزمین آسمان آئین کی زمینداری اوسکے

وکلاے پادشاہِ فلک جاہ خورشید شان مالک رقبۂ گردنکشان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

صاحب قران کی طرف منتقل ہوئی اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب بعدِ فوت یوسف خان

پدرِ یعقوب خانِ مرحوم یعقوب خان اور یعقوب خان کے چچیرے بہائیون مین دوستی سے دشمنی

ظاہر ہوئی تو سردار و امرا بہی متفرق ہو گئے یعنے ایک دوسرے کا دشمن ہو گیا اور

[illegible] وتدبیر مدارا سے گذر گیا ایسی عداوت بڑہی کہ تدبیرِ صلح غیر ممکن ہو گئی

ناچار یعقوب خان نے [illegible] سے تنگ ہو کے تہیہ جنگ کیا [illegible] انتک کہ [illegible]

نے مقصد دلی ظاہر کر کے کینہ نہفتہ آشکار اور فتنہ خفتہ بیدار کیا بہت لڑائیان ہوئین

باوجودیکہ دوستداران یعقوب خان دلیر تہے مگر بحکم الحرب سجال کبہی غالب اور کبہی

مغلوب ہوتے تہے یعقوب خان تو شروع ہی مین اپنے وزیر سے بدخواہون اور

بد اندیشونکی عیب گوئی سے اندیشہ ناک تہا چند [illegible] نے نفاق [illegible] نہو حوا ایسے مردانہ و فرزانہ کی شراکت سے اور بہی مایوس [illegible] خیر خواہ دانشمند کو کبہی نظر بند اور کبہی مقید رکہتا تہا اور ہر دفعہ جب [illegible] ہوتا تہا تو یہ سمجھتا تہا کہ اگر وزیر کا پاؤن درمیان نہو گا کام [illegible] اب [illegible] مصطر ہوئی طرح سکو رہا کرتا تہا اور سخت سخت قسمین کہاتا تہا کہ اب مین تجہسے کبہی دغا نکرونگا اس دست آویز متین سے سر رشتہ عہد و پیمان مستحکم ہوتا تہا اور جب وہ رہا ہو کے دفع دشمن کے لئے نامزد ہوتا تہا اہل خلاف اوسکا نام سنتے ہی اوسکی گمنامی و ناکامی کے درپے ہوتے تہے ہر بار جب اوسکی سرداری سے کام حسب دلخواہ انجام پاتا تہا پہر حریفان نا دولت خواہ ایسا یعقوب خان کو بدگمان کرتے تہے کہ اوس عالم خردمند کو جسنے فنون تدابیر و سیاست متعلقہ وزارت مین ثانی معلم اوّل کہنا بجا ہے دیوانونکی طرح طوق و زنجیر پہناتا تہا جب یہ حرکت ناہنجار بدخواہونکی شامت نفاق سے کہ آپکو خیر خواہ ظاہر کرتے تہے چند مرتبہ ظہور مین آئی و زیر قدیم النظر سے بطور ضرب المثل زبان پر لایا کہ [illegible] ہوئی رہبری سے راہ ہدایت و طریق تحقیق سے ناواقف ہے اور اسی راہ سے آپکو شاہان ہوشیار مین شمار کرتا ہے میرے ساتھ اسطرح مسلوک ہوتا ہے جیسے اس کشور کے دہقان تبر ہیزم شکن کے ساتھ نفع سطر اس ملک کے دہقان وقت احتیاج موسم گرما مین برائے فراہمی مایحتاج زمستان و

کرتا ہے اور تحقیق اصول تصانیف [illegible] طریقہ [illegible] [illegible] عنایت امور

اوسے بہت ظاہر ہوتا ہے سوا [illegible] بارگاہ مین حاضر ہو

اپنے گناہونکی جنکے سبب سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] اور جو

نیکی اوسکی طرف نسبت [illegible] ہمکو رہا کرتا [illegible]

کہتا ہے کہ جو جرم و تقصیر کیے ہین میرے کارندون نے کیے ہین مین ہون ہیے

بری ہون **جواب** اوسکا عذر بہت وہ بھی ناپسندیدہ ہے اگر قاتل یہ کہے کہ مقتول

کو مینے نہین قتل کیا میری تلوار نے مارا ہے ارباب شعور کے نزدیک یہ عذر کیونکر

مقبول ہوگا انتہی اس جواب سے پادشاہ کی غرض یہ ہے کہ جن لوگونکا یہ حوالہ کرتا ہے

وہ بیچارے مجبور ہین لائق مواخذہ نہین ہین غالب ہے کہ اونہون نے اپنے حاکم کے

رضا کے خلاف کوئی بات نہ کی ہو اور اوسکے قول کے موافق بھی پادشاہ کا عتاب اوسی پر

ہوگا وہ اپنے کارندونکو سزا دے یا عفو کرے غرض [illegible] مواخذہ اون لوگون

کیطرف نہین پہنچا اس جواب [illegible] مین [illegible] طریقہ اہلبیت علیہم السلام

کے مطابق ہے امام [illegible] امام امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے

کہ ایک غلام کے مقدمہ مین کہ اوسنے اپنے آقا کے حکم سے ایک شخص کو قتل کیا تھا فرمایا

وہل عبد الرجل الا کسیفہ یقتل السید ویستودع العبد السجن یعنے آیا نہین ہے غلام مرد مگر

ناگوار ہوئین یہانتک کہ بہت وحر[illegible] وواہیات سے بے حاصل دور و نزدیک و بد و نیک لیے
حق مین سپے در پے پہنچنے قریب تہا کہ خدا [illegible] میری نیت خیر بنیاد شہرون اور آدمیون کے
بارہ مین صلاح [illegible] سوال کس استحقاق سے فرمایا ہے کہ فلان
ستودہ منش آزمودہ روش [illegible] اخلاص سے ہے جواب
وہ ہمیشہ میرے عیوب پوشیدہ سے درپردہ مجھے آگاہ کرتا ہے اور اونکے آثار دور کرنے مین
اپنی طاقت سے زیادہ کوشش کرتا ہے کہ اونکی بدی دارین مین مجتک نہ پہنچے اور وہ عیب
دوست و دشمن و دور و نزدیک سے موافق مقدور چہپاتا ہے سوال فلان نیک شمایل
صاحب ناز کے درمیان کون سی چیز حائل ہوئی جسکے سبب سے اوسکی بنائے نزدیکی مین
خلل دوری نے راہ پایا انتہی یعنے وہ شخص بہت نیک خصلت تہا اور اپنے اوپر نازان تہا
پس کون سی چیز ان دونون صفتونمین مانع ہوئی جسکے سبب سے نزدیکی بسباط سے دور ہوا
جواب اوسکا انتہائے ناز میرے ملال کا باعث ہوا انتہی اس مبہم جواب کی توضیح یہ ہے
کہ اس بات پر وہ کمال نازان تہا کہ بارگاہ سلطانی مین اورون پر ممتاز ہون اور یہ فخر و کبر
حد سے گذر گیا تہا اس وجہ سے میری خواہش اوسکے نسبت بہت کم ہوگئی مثل مشہور ہے
کثرة الادلال داعیة الاملال یعنے زیادتی ناز خواہندہ ملال ہے سچ ہے بہت نمک باعث شور
لاتا ہے اور بہت نزدیکی دوری کا ثمرہ دیتی ہے سوال فلان سپہ سالار کو باوجود

کمال مرتبہ اطاعت و فرمانبرداری دائمی گناہگار [illegible] اور شرمندہ [illegible] مین کیون شمار کیا جواب

وہ سست رائی و زیادتی سخت روئی و فضول [illegible] کمال ضعف و ناتوانی و نہایت

سستی و کاہلی اپنی چستی چالاکی خلقی او [illegible] ہنری کا دعوی کرتا ہے اور جو کام

اوسکے سپرد ہوتا ہے اور اوسکے انصرام میں اپنی [illegible] سے انکار کرکے یہ بہانہ کرتا ہے

کہ یہ کام میرے مرتبے کے لائق نہین ہے اپنی طاقت و تیزی کے لباس مین نافرمانی

کرکے اپنے قصور کا اقرار نہین کرتا کہ مجھسے اس کام کا انصرام نہین ہو سکتا سوال فرمان

شاہی جو فلان سالار سپہ کے دربار مین حاضر ہونے کے لئے صادر ہوا تھا وہ زیادتی بار زر داری

کے بہانے سے اپنے مقام سے کوچ کرنے مین سستی کرتا ہے اور اسی سبب سے یہان آنا او

دشوار معلوم ہوتا ہے جواب اگر وہ بیوقوف کثرت ملازمین و گرانی اسباب و مشقت کے

عذر سے سستی کرتا ہے اور مع علایق یہان آنا اوسپر بہت گران ہے مین بار سنگین اوسکے

دوش سے اوتار کے فقط سر پر قناعت کرتا ہون انتہی یعنے بجرم نافرمانی و عدول حکم

اوسکو قتل کرتا ہون سوال عامل علاقہ فوس [illegible] نے بلاد کی عمارت و زراعت کی

زیادتی مین اسقدر کوشش کی کہ جتنا محصول ہر فصل مین آتا تھا اوس سے دونا کیا جواب

فورا پانچ لاکھ درہم نقد اس خدمت ستودہ کے صلے مین اوس کار آزمودہ کو بھیجے جائین اور

اوسکی تنخواہ دونی کردیجاے اور چار و نظرف جو دیہات و مزارع اوس علاقے سے متصل ہو

اوسکے سابق کے پرگنون مین داخل کردیئے جائین کہ اوسکے خوبی عمل ہو انصاف

اون سب پرگنونکی رعایا خوش حال و عیال فارغ البال ہون **سوال** کسی گناہ جانے یہ تیاں

مالی سے فلان حاکم کی استیصال رکھے اپنے اور بطور رغبتہ تلاشی اوسکے تمام مال کی

ضبطی کیواسطے بکمال کوشش و جستجو امر عالی صادر ہوا **جواب** بموجب عقل و شرع سلاطین

ذوی الاقتدار پر بدی کو مٹانا اور نیکی کو مشہور کرنا واجب ہے اس صورت مین مناسب ہے

کہ اپنی ہمت سبکی نیکی و آراستگی مین مصروف رکھکے اپنا اور سب آدمیونکا مال عالم کی نیکی مین

صرف کرین انتہی یعنے جس صورت مین کہ بدونکے ہاتھ مین مال ہونے سے لوگونکو تکلیف اور

انتظام دنیا مین خلل ہو تو نیکونکو اوسکا ضرر یقینی ہو یا گمانی دفع کرنا ضرور ہے کہ بدی کے

شروع کرنیوالے اوس چیز کے صرف کرنے سے جو جائے پیدایش بدی ہے یعنے مال و زر سے

باز رہین اور اونکا مال آدمیونکی بہتری مین خصوص نگہبانی دین و محافظت خلق خدا مین

صرف کرکے سبکو شایستگی تمام نیکی و آراستگی کی طرف رجوع کرین **سوال** فلان شخص کے

بارہ مین جسکی دولتخواہی کی ارباب اخلاص درگاہ براستی گواہی دیتے ہین حکم یقینی دشمنی

کیون صادر ہوا **جواب** اوسکی گفتار و کردار سے دشمنی خدا ظاہر ہے اور جو خدا کا

دشمن ہے وہ بندونکا دشمن ضرور ہوگا اس صورت مین یقین ہے کہ وہ مخلوقات کا بھی دشمن

ہوگا اور دشمنی خلق خدا بطریق اولی دشمنی پادشاہ ہے اسلیئے کہ پادشاہ حافظ و نگہبان

خلق سے ہے سوال ۴۲ فلان شخص بدباطن ظاہر آرا کہ درگاہ شاہی سے دادخواہونکی ظلم کی تحقیقات کی

کے لئے اطرافِ بلاد مین گیا تہا مردمانِ معتبر کی گواہی سے ثابت ہوا کہ بیدیانتی و فریاد

رشوت ستانی سے اوسنے ظالمونکا ظلم چہپایا اور ستم گوناگون کی پوشیدگی سے اسطرح کا ظلم

تازہ مظلومون پر روا رکہا جواب وہ شخص دین سے بے دیانت دنیا مین میری طرف سے

بدبختی سزاوارِ قتل ہے اور آخرت مین اللہ کی جانب سے عذابِ بیشمار و خلودِ نار کا مستحق ہے
ہمیشہ و ہمیشگی

سوال ۴۳ کس سبب سے فرمایا کہ شاہزادہ نرتی کو ہمارے ساتہ ایسی نسبت ہے جیسے دوا
نام پسر گودرز بود

مضرت رسان کو بدن انسان کے ساتہ جواب اسلئے کہ میری راہِ استوارِ رضا سے

باہر ہے اور میری خواہش کی پیروی سے علیحدہ رہتا ہے انتہی یعنے اوسنے اپنی خواہش

طبع کی موافقت کہ حکم عقل کے مخالف ہے اور میری رضا و خواہش سے دوری قبول کی ہے

اور بمشورۂ عقلِ صلاح اندیش میری رائے دانش آرائے کی پیروی نکی جسمین مصلحت دیکہی ظاہر ہے

کہ ایسے فرزند کی نسبت سے دوائے مضرہ و زہرِ مہلکہ کے کہانے کی گزند درپیش ہے بلکہ

زہرِ قاتل سے بہی زیادہ ہے ایسے فرزند و خویش و اقارب سے ملنا اپنے خاندان کا قطع کرنا ہے

سوال ۴۴ کس راہ سے تشخیص فرمایا کہ فلان شخص خداجوئی مین موسوم ہوکے نشانی توحید

سے مخصوص نہوگا انتہی یعنے فلان شخص خداجوئی مین مشہور ہے موحد نہین ہے بلکہ

مشرک ہے یا یہ کہ خداجوئی مین نامرد ہے موحد نہوگا یعنے قائلِ وحدتِ خدا نہوگا بلکہ

اس تلاش محمود سے شرک کی طرف میل کریگا **جواب** اس وجہ سے کہ جو کچھ اوسکی سماعت
مین پہنچتا ہے اوسپر ایمان لاتا ہے انتہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایسا مردِ نادان
جو اہلِ نزاع و جدال کے شبہونکے دور کرنیمین توانا نہوا اور جو کچھ دروغ و راست و جائز و
ناروا سنے بے روو تردد و توقف سے یعنے بلا تحقیق اوسکو معتبر جانے اور بے دریافت تمیز نیک
و بد اوسکا معتقد ہو جاے وہ شخص گروہِ محال گو ضلال (گمراہی ۱۲) جو ہمین شریک ہوکے سعادتِ اقرار
توحید سے شقاوتِ انکار کی طرف میل کریگا بلکہ بہت جلد طریقِ اعتقادِ پیدایش و آخرت سے
منحرف ہوکے سعادتِ دارین سے بے نصیب ہوگا **سوال** دولتخواہانِ دربار پوچھتے
ہین کہ حضوری بارگاہ و نزدیکی درگاہ سے فلان شخص کے دور کرنے کے بارے مین امرِ والا
کس سبب سے صادر ہوا **جواب** اس سبب سے کہ وہ از روے نا راستی راہِ رائے
درست سے مکر و فریب کی طرف مائل ہوا انتہی اس جواب کی شرح یہ ہے کہ اوس زیانکار
پیمان شکن نے ہمیشہ صلاح پرسی مین راہِ راست رائے صایب سے کنارہ کیا اور مدام
طریقِ راست اندیشہ صادق سے علیحدہ رہا اور پیروی راستی درست رفتاران لایق مشورہ
و امانت دار ہاتہ سے دیکے برگزیدگانِ نیکجو کی رہزنی مین قطاع الطریقونکی (راہزن ۱۲) راہ پر قدم رکھا
سوال فلان حاکم کے مکان کے دروازے کہود ینے کے لئے امرِ عالی کس وجہ سے صادر ہوا
جواب اوسنے ہمارے فرستادہ کو اپنے درگاہ مین قید کیا انتہی یعنے اوس نے سعادت

فرستادہ درگاہِ شاہی کو اپنے دروازہ او بازخانہ پر موقوف و محبوس رکھا بلکہ امید دخل سے
محروم و مایوس کیا اس دلیری کے عوض مین اوس کور احمق کی اسقدر سزا و تنبیہ ضرور ہے
انتہی خلاصہ یہ کہ اسنے میرے فرستادہ کو اپنے دروازے پر روک رکھا دربار مین آنے
کی اجازت ندی اس جرم کی عوض مین اوسکے گھر کے دروازے سینے کھدوا ڈالے

سوال زبانِ حقیقت بیان پر جاری ہوا کہ فلانے کہ کو قریب ہے کہ لغزشِ زبان کثرت
گفتار کو لازم ہے گردابِ بیپایان مین گرا دے انتہی یعنے زیادتی گفتگو کو لغزشِ زبان ضرور ہے
اور وہ شخص پر گوئی کے سبب خواہ نخواہ ایکدن گردابِ اضطراب و محلِ خطر مین گریگا **جواب**
اس سبب سے کہ وہ اپنی زبان کو اپنی خواہشِ نفس کیطرف پھیر لیتا ہے انتہی ابن جواب کا
بیان یہ ہے کہ وہ لائقِ نفرین حقیقت مین حصہ زیرکی و آگاہی سے محروم اور زیادتی نادانی
و احمقی سے موسوم ہے ہمیشہ اوسکی ہمتِ پست کی کشش جاذبہ طبع کیطرف کشیدہ اور اوسکے
دل کی گردش خواہشِ طبیعت کی جانب پھری رہتی ہے ظاہر ہے کہ ایسے لوگونکی
بازگشت سوائے جائے خوفناک و مہلک اور طرف نہین ہوتی خلاصہ یہ کہ اوسنے اپنی زبان
کو موافقِ خواہشِ طبیعت روان کیا ہے اسپِ زبان کو بے لگام اور شمشیرِ لسان کو بے
نیام رکھکے جو کچھ دلمین آتا ہے کہتا ہے ایسا شخص اپنی جان سے ہاتھ دھوتا ہے اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے لسان العاقل من ورآء قلبہ و قلب الجاہل من ورآء لسانہ

یعنے زبان دانا اوسکے پشت دل سے ہے اور دل نادان اوسکے زبان کے پیچھے یعنے

مراد یہ ہے کہ زبانِ عاقل جبتک دل سے بات نکلے اور کلام کرنے کی اجازت نپائے

حرکت مین جرات نہین کرتی اور نادان کا دل اوسکے خلاف ہے یعنے بےمشورہ عقل جو کچھ

نیک و بد کہنا نہ چاہئیے اوس کے صاحب کی زبان پر آتا ہے پس صلاح وقت ہاتھ سے

جاتی رہتی ہے اور کام خراب ہوتا ہے اور اس مقدمہ مین صاحبانِ صدق اخبار و حکمت کردار

کی گفتار سے یہ بات ثابت ہے کہ ہر صبحکو زبان تمام اعضا سے خطاب کرتی ہے کہ کیف حالکم

بخیر انتم ام لا یعنے کیسا ہے حال تمہارا خیریت سے ہے یا نہین سب اعضا ایک زبان ہو

کہتے ہین کہ ہمارا حال بہترین خیر و عافیت ہے اگر تو چہوڑے یعنے اگر تیری آفت سے نجات

پائین تو بہتر ہے ورنہ خراب اور اسی کے موافق حدیث ہے کہ لسانک کلب عقور ان

اطلقتہ فتکک یعنے زبان تیری ایک کتا ہے کزندہ اگر چہوڑے تو اوسکو قتل کرے تجھکو

یہی مطلب حکیم خاقانی نے نظم کیا ہے رباعی تیغی است زبان کشیدہ و بکار تیغ زبان را

کشیدہ سر نگہدار ۰ خاصہ کہ زبان سگ گزند است ۰ در حبس دہان زبان نگہ دار است

سوال جمیع مخلوق اسکے معتقد ہین کہ جس حالت مین قسمت ازلی روزی مقررہ کی فقیر کی

کا باعث ہے بخشش و عطا سے پادشاہ ہونگا احسان رعایا و برایا پر ہوگا حضرت کو اس امر

مشہور سے کیون انکار ہے جواب اس انکار کا یہ باعث ہے کہ مبادا وقت داد و دہش

[illegible]

بمقتضاے طبیعتِ انسانی اس گمان سے کہ یہ لوگ شکرگزار ہونگے سبکے حق مین زیادہ احسان کرنے
کرنا مجہپر گران ہوا انتہی یعنے یہ بات انسان کے آب و گل مین ہوتی ہے کہ جو اوسکا شکرگزار ہو اوس سے
خوش ہوتا ہے اور پہر اوسپر احسان کرنیکا قصد کرتا ہے اور جو کفرانِ نعمت کرتا ہے اوس سے اوسکے
بدگمان و روگردان ہوتا ہے جب میرے خیال مین یہ آیا کہ خلق پر زیادہ احسان کرنا اوس
ممنون ہونیکا باعث نہین ہے تو شاید اونکے احسان و عطا مین سستی کرون اسلیے اس
اعتقاد کی اصل دل سے دور کی ہے **سوال** فلان مردِ متمول کو اسے پہلے کہ وہ خود
زر تحصیل کرے یا عنایتِ شہریار اوسکو تونگر بنا دے حضرت نے مالدارون مین کیون شمار کیا ہے
جواب اسوجہ سے کہ میرے پادشاہ ہونے سے پہلے وہ مجکو بدیدۂ پادشاہی دیکہتا تہا
انتہی اس جواب کا مطلب یہ ہے کہ وہ مردِ سنجیدہ ازادہ میرے پدرِ قباد کے زمانہ مین باوجود
اور بہی شاہزادے تہے کمال کار آگاہی سے استحقاق رتبۂ پادشاہی کی نظر سے مجہے
دیکہتا تہا اس سبب سے مین بہی اس مردِ صایب راے صاحبِ نظر کو اوس زیادتی
قدر و مقدار کے ساتہ کہ اسسے زیادہ تر لایق ہے مرتبۂ اعتبارِ اغنیا مین معتبر جانتا ہون
سوال اسم فلان شخص کہ اعیان و نامدارانِ شہریار سے ہے دشمنانِ شہریار مین
شامل کرنیکا کیا سبب ہے **جواب** وہ بدبخت راندۂ درگاہ ہمیشہ مابقی عمرِ ابد پیوند اور دولت ابد
مدتِ دولتِ جاوید بے پایانِ خسروانِ آل ساسان تمام نجومیون سے پوچہا کرتا ہے انتہی

یعنی وہ نجومیون سے پوچھتا ہے کہ عمرِ سلطان کسقدر باقی ہے اور دولتِ آلِ ساسانیان

کب تک آخر ہو گی بس ہماری جان و مال کے زوال کا خواہان جو یان ہے سوال

ذکرِ خیرِ گذشتگان آبا و والا شان وغیرہ بطریقِ تکرار و استمرار کا کیا ثمرہ ہے انتہی

یعنے حضرت جو اپنے آبا و اجداد وغیرہ کا ہمیشہ ذکرِ خیر کیا کرتے ہین اُس سے کیا فائدہ ہے جواب

اِس ذکرِ خیر سے ہمارا مقصد یہ ہے کہتا بقائے عمر و روزگار باقی ماندگان بلکہ جمیع آیندگان

اولادِ ما بد ولتہا و تمام فرزندانِ بندگانِ خداے عزوجل ہا اِس باب مین میری پیروی کرین

انتہی ذکرِ خیرِ گذشتگان مین اولاد کو اپنی آبا و اجداد کی پیروی سے یہ فایدہ ہے کہ بعدِ مرگ

روحِ انسانی کو عالمِ برزخ مین بدنِ مثالی[1] سے تعلق ہو یا نہو پہلے بارے مین اپنے فرزندون کے

ذکرِ خیر و مدح و ثنا سے بہت آسایش و راحت و لذت و سرور حاصل ہوتا ہے اصحاب

ارواحِ پاک و خواصِ افرادِ قسمِ انسان مثلِ اکابرِ انبیا و اولیا کو بدن ترک کرنے کے بعد عالمِ

پاک مین ذکرِ خیر سے کمال آرام ملتا ہے حضرت خلیل الرحمن صلوات اللہ علیہ اپنے معروضہ

دعا مین جو استدعا کرتے تہے قرآنِ خدا اونحضرت کی زبانی فرماتا ہے واجعل لی لسان

صدقٍ فی الاٰخرین یعنے پیمبر میرے لئے زبانِ صدق آخرین مین اِسکی تفسیر یہ ہے

کہ یا خدا دنیا مین میرے بعد میرے حق مین شہرتِ خوب و ذکرِ خیر و جمیل و ثنا و آوازۂ نیک

زبانِ آخر زمانیان بگفتارِ راست گویا کر کہ اِسکا اثر روزِ قیامت تک باقی رہے اِس دعا کے

[1] بدنِ مثالی اوس کو کہتے ہین جو عینِ بدن کی مانند ہوتا ہے

سبب سے اسنے یہین کہو تی ہے کہ مستحق ہو نہ ہیتے ہو انحضرت کر دوست رکہانیلے اور اونکو مدح
نیکی یاد کرنیکے اسی طرح انبیا علیہم السلام سے ایک بزرگ سنے لے ایک دینار کا
کچہ معین کر کے اوسکے وصیت کی تہی کہ ہر سال موسم حج مین سب لوگونکے مقام مین حضرت
کے محاسن پسندیدہ وخصایل حمیدہ باواز بلند شمار کرے اور انحضرت کے حق مین دعا
ترحم کیے اور کہے کہ کان علیہ الرحمۃ کذا وکذا وقال کیت وکیت وانہ من الخصال
کذا وکذا یعنے ہو اوپر رحمت اسقدر اور اسقدر کہا اسطرح اور اسطرح اور اونکی خصلتین ایسی
اور ایسی ہین خلاصہ یہ کہ تین چیزونکا ذکر کرے اول شمار اوصاف دوم کلمات زکیات سوم شمایل اس
امر سے یہ فایدہ ہے کہ نیکونکے درجے بلند اور گناہگارونکی برائیان کم ہوتی ہین اخبار صادق
صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم مین وارد ہے کہ گناہگارونکے حق مین چالیس مومنونکی گواہی اونکے اثر کا
سبب ہوتی ہے حاصل یہ کہ بدونکو جو مومن نیکی یاد کرتے ہین تو ارحم الراحمین اونکے جرم عفو کرتا ہے
اور اگر نیکونکو نیکی یاد کرتے ہین تو اونکا درجہ بلند ہوتا ہے رب کریم گمان مومنین و کلام صادقین
باطل نہین کرتا اور یہی اونکی زیادتی رحمت کا باعث ہے **سوال** کس سبب سے فرمایا
کہ تعین ہے کہ فلان شخص دنیا مین بذلت وخواری ہلاک ہوا اور آخرت مین جہنم مین جگہ
پائے **جواب** یہ حالت حقیقت حال ومال اہل ریا وسمعت ہے یعنے جو لوگ اور ونکو
دکہلانے اور سنانے کے لیے دینی کام کرتے ہین اونکا یہی حال ہوگا انتہی اس اجمال کی

تفصیل یہ ہے کہ حکم قطعی کی یہ وجہ ہے کہ وہ بد عاقبت قلتِ رلسے اور زیادتی ناپاکی غفلت سے
اوس بدحالی مین جو خرابی دنیا و خواری آخرت بلکہ دونون جہانکی ذلت و گمراہی کا باعث ہے
اعنی ریا و سمعت مین مبتلا و گرفتار ہے یہ نکوہیدہ صفت کہ سراسر رسوائی و خواری و زشتی کا سبب ہے
اوس شخص کا خاصہ ہے ربا و ریا و زنا کہ سب بدیون سے زیادہ بدین گو صورتمین مختلف مشترک
ہین لیکن حقیقت مین ان سب بدیونکا سردار ریا ہے اسلئے کہ ریا مانع اصل فیضان احسان
وجود ہے اور زنا قاطع نسل یا عینِ ذاتِ وجود اور ریا ظاہر مین شرک جلی ہے اور باطن مین شرک
خفی خدا اپناہ مین رکھے ریا و ربا و زنا وغیرہ سے **سوال** مجلسیانِ حضور پادشاہی
بیچ مقام ظاہری و باطنی ہین کہ فلان شخص کی غیبت و بیہودگی سے عبارت ہے کس سبب سے
جرات و دلیری کرتے ہین انتہی اس عرض کا بیان یہ ہے کہ کس قوت سے حضرت کے
سامنے چند نزدیکانِ قربِ درگاہ نے فلان شخص کے باب مین کہ صاحبانِ اعتبارِ دربار سے
ابوابِ مذمت و عیب جوئی کھولے ہین اور اسسے عجیب یہ ہے کہ اس امرِ نامناسب کے
صدور مین سب کی عزت فرمائی ہے **جواب** وہ راست روی سے منحرف ہوا اور سبب سنے
ملنے اوسکی حفظ آبرو سے انحراف کیا انتہی اس جواب مبہم کی توضیح یہ ہے کہ جب ظاہر
ہوا کہ وہ خیانت آئین سلوکِ شاہراہِ دیانت و دین سے منحرف ہوا اس گناہِ عظیم کی
سزا واجب ہوئی اسلئے سننے ہی اوسکی حمایت کی طرف سے نظرِ عنایت و عنانِ رعایت

بیہری الوس خیانت کے عوض مین اوسکی نگہبانی آبرو ترک کی اور اوسکی آبرو کی پردہ دری کے بارے مین اوسکے ہمچشمونکی عنانِ نظر رہا کرنا مینے آسان جانا **سوال** فلان شخص کو باوجود کمینگی بزرجمہر پر کہ بزرگ ہے کیون مقدم کیا ہے اسلیے کہ شیوۂ ستودۂ بادشاہ دوستی و تقدیم اشراف ہے انتہی یعنے پادشاہ نے جو فلان شخص کو کہ نالایق و فرومایہ و کم اصل ہے بزرجمہر حکیم پر کہ بے نظیر و بزرگ صاحبِ رتبہ ہے مقدم کیا ہے مقربانِ درگاہ سلطانی کو حیرت و حسرت و اندوہ و افسوس ہے سوا اسکے بلحاظِ اشراف پروری و قدردانی اہل فضل و ہنر کہ وصف ذاتی پادشاہ ہے سبکو زیادہ تر تعجب ہوتا ہے **جواب** اسلیے کہ کمینہ مغرور سب دواؤن سے زیادہ فائدہ مند ہے انتہی یعنے یہ امر سرکشون اور مغرورون کی تادیب کے باب مین سب باتون سے زیادہ تر مفید ہے اس گروہ دانش پژوہ کا اس باب مین تعجب کرنا نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ بات درد خود پسندی کے لیے دوائے پسندیدہ ہے اگر بفرض محال خردمندونکے تعجب کا مقام ہے تو اہلِ حکمت و صاحبانِ آداب کی خودپسندی و خودبینی سے سو حصہ زیادہ تعجب ہوگا خلاصہ یہ کہ اوس کمینے کو بزرجمہر حکیم پر اس سبب سے مقدم کیا ہے کہ بزرجمہر خودبین ہے اور اس درد کی دوا اسے بہتر اور نہین ہے پس اگر عقلمندونکو اسے تعجب ہوا تو غالب ہے کہ اہلِ دانش کی خودبینی سے جسکے دور کرنیکا یہ علاج کیا ہے

سو حصے زیادہ متعجب ہوینگے **سوال** فلان محتشم کو باوجودِ کمال وثوق واعتماد خدمت داری

خدام کمال لینے کے بعد نزدیکی درگاہ سے دور کرنیکا کیا سبب ہے **جواب** یہ وجہ ہے کہ

اوسنے بدی کینہ ظاہر ہوئی اینتھے یعنے اوسکو حضور شاہی مین آنے سے اس سبب سے

منع کیا کہ اوسنے خلق کی عداوت ظاہر ہوئی اس جواب کی توضیح یہ ہے کہ بعض بدی اخلاق

پوشیدہ اعنی بغض وکینہ کے ظاہر ہونے سے اوسکی تازہ نالیاقتی ثابت ہوئی ایسے سیاہ

دل بیحیا کو بعد ثبوت حالِ پوشیدہ اپنی نزدیکی خدمت دینا پادشاہونکی عقلمندی سے

دور ہے **سوال** اندنون جماعت رعایا نے درگاہِ والا مین آکے فلان دہقان کی

شکایت کی ہے ایک نہر جو اونکے کہیتون مین ہوکے نکلی ہے موافق حکم قباد اوسنے

کہود دی ہے باوجودیکہ یہ لوگ اپنی جگہ کا حق تمام وکمال لیچکے ہین مگر اس نظر سے کہ

اراضی مذکورہ کو زیادہ ضرر پہنچے گا اوس نہر کے جاری ہونے سے راضی نہین

جواب سلاطینِ عدالت دین واحسان آئین اسبابِ فوائدِ عام ومنافعِ کلی نظام

سے نقصانِ خاص وآفت وجزئی کے سبب سے ہاتھ نہین اوٹھاتے حضرت آفریدگار

گیتی جلشانہ نے حکمت کاملہ سے بنظر نفع عام واہل عالم آفتاب کی ذات مین انتہا کے

فایدے امانت رکھے ہین قدرے ضرر بہی اوسکے وجودِ فایض الجود کے تابع ہے

خلاصہ یہ کہ اوس نہر سے قدرے نقصان ہے اور اوسکے ممانعت سے اکثر

بلکہ کل اہلِ زراعت و سکونت کو ضرر پہنچے گا بس ضررِ عام کا دفع کرنا ضررِ خاص پر مقدم ہے
بدستور جاری رہے **سوال ۶۲** کس دلیل سے فرمایا ہے کہ جسوقت پادشاہ داد و دہش سے
کسترانتی پاسدارون اور نگاہبانون سے جدا رہے اوس خدا کی یاری و نگہبانی
جو کسی حال مین اوسسے جدا نہین ہوتا دشمنونکی مکر سے اوسکی امان مین محفوظ رہتا ہے **جواب**
اس دلیلِ قطعی سے کہ پادشاہانِ عادل بمنزلہ ارواحِ عالم ہین اور رعیت بمرتبہ اجساد جسکی
روح جسم سے نکلجاے اوسکی موت مین کوئی شک نہین ہوتا انتہے یعنے جبتک کہ حضرت
آفریدگار جلشانہ حکمتِ کاملہ سے جہان و اہلِ جہان کی آراستگی کا انتظام چاہتا ہے اوس
پادشاہ کو جو اوس آراستگی کی نگہبانی کا وسیلہ اور دنیا کی آرام کا باعث ہو بطریق اولی
محفوظ رکھتا ہے **سوال ۶۳** فلان شخص کی نشت گردن سے زبان کھینچنے کا حکم کس
سبب سے بہتر جانا ہے **جواب** جو باتین سنے اوسنے نہ کہین تہین اوسنے میری
زیادتی بیان کین اور اون باتون سے ضررِ عالم و فسادِ رعیت ہے انتہی اس ابہام
کی توضیح یہ ہے کہ اوس شرانگیز نے ایسی بہت جھوٹی باتین میری جانب منسوب کین جیسے
صلاحِ نظامِ کل مین فسادِ کلی پہنچنے کے سوا اور کچھ صورت نہ تہا اگر وہ باتین فتنہ انگیز سنتین
خاص و عام کو ضرر پہنچے اس جوابِ شاہی کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ میری جانب سے ایسی جھوٹ باتین رعایا سے
کہتا ہے جنسے آراستگی امورِ رعیت بگڑ جائے پس اس وجہ سے کہ اس فعلِ بد کی موجد و باعث زبان ہے اوسی کو

اس جرم کے عوض پشت گردن پیچھے نکال لینے کا حکم دیا کہ جیسا گناہ ہو ویسی ہی سزا دینا واجب ہے

٦٤ **سوال** کس راہ سے امر واجب الاذعان صادر ہوا ہے کہ کارِ ملکی و مالی سرکارِ عالی سے فلان شخص کا دستِ تصرف کوتاہ کرنا چاہیئے **جواب** اوسنے اون لوگونکی مدد ولت حکمی کی جو اوس سے مرتبے مین اعلیٰ ہین اس سبب سے یعنے اون لوگون پر حکمرانی سے اوسے منع کیا جو اوس سے مرتبے مین کم ہین انتہے یعنے اوس بدکردار کے گناہ کی سزا کے لئے جو آپنے زبردست کے فرمان کی فرمانبرداری سے منحرف ہوا اوسکے حکم کو اوس [illegible] طلبی ہونے سے باز رکھا کہ قدرت کے بعد شدتِ ضعف و سستی اور سرداری کے بعد تلخی بیکاری اوٹھا کے شاید اپنے زبردست کے فرمان واجب الاذعان کی نافرمانی نکرے اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ اوسنے میرا زبردست ہو کے میری نافرمانی کی اسکے سزا مین یعنے اوسکے زیر دستونکو اوسکی نافرمانی کا حکم دیا

٦٥ **سوال** فلان دیرینہ معتمد جسکے آبا و اجداد اوکی حضرت کے آبا و اجداد اوکے ساتھ جانبازی کرنا زبانِ زدِ خاص و عام ہے اوسکی زیادتی سزا کشش کے حکم کا کیا باعث ہے **جواب** جو لوگ میرے غضب و عتاب مین مبتلا ہین اون سے آمیزش کرنا اور میرے حکمِ سخت و قہرناک کو آسان جاننا اس امر کا باعث ہے یعنے میری مقہورون اور مغضوبون سے جو نفاق سے منسوب و متہم [illegible]

منسوب ہین وہ بہت آمیزش رکہتا ہے اگر خدانخواستہ بد راہی حسنِ ارادت تہ دلی وکدورت
مشرب صفائی مودتِ باطنی سے آمیزش نکی ہے تو شبہ میری سختی غضبناکی وتند خوئی کی
سہل انگاری وسست گیری پر دلیل ظاہری ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ عتاب شاہی
مین گرفتار ہین اونسے وہ بدئی دل وکدورت خاطر سے نہین ملتا خلوص دل ومحبت
کامل حاصل ہے اور یہ امر اختلاط ظاہری سے ثابت ہوتا ہے بس معلوم ہوا
کہ اوسنے میرے قہر کی آفت آسان جانی **سوال** ۶۶ فلان شخص کو انواع شر وعقوبت
پہنچانے کے لئے امر والا کیون صادر ہوا **جواب** اسلئے کہ اوسنے میری نیکی
وخیرخواہی سے سب نیکون اور ابرارونکو باز رکہا **سوال** ۶۷ کس رو سے
فرمایا ہے کہ فلان شخص منحوس رحمت حق جل وعلا سے مایوس ہے **جواب**
وہ بدبخت اپنے اختیار مین بندگان خدا سے مہربانی ورحم دلی کے بدلے سنگدلی
وسختی سے پیش آیا اور ایسا ناسعادتمند بیشک وشبہ امید بخششِ عام حق تعالے سے
بے نصیب رہتا ہے **سوال** ۶۸ کس راہ سے فرمایا ہے کہ سرداران امور عامہ
دیوانی خصوصاً متصدیانِ دیوان عدالت کا طریقہ ہمیشہ یہی ہے کہ اپنی جگہ پر
[illegible] ہین اور اپنے مقام کے ارد گرد مظلومان مظلوم نما کا ہجوم نہ ہونے دین انہی سے
[illegible] سپرد ہین اونکو چاہئے کہ جدا جدا بیٹہین اور اپنے قریب آدمیونکو

عنوماجوظالم کہ مظلوم ہونگے دس مین آور جو جابر مجبور ہونگے ہیں مین ہون اونکے
جمع ہونے دین جو ارباب اسی امر حقیقی کی حقیقت یہ ہے کہ ایسے مقامون پر اژدہام
ہونے سے اصول امور کی تحقیقات نہین ہوسکتی اور زعور افعال وکینہ اعمال مین فرق
آتا ہے اور کینہ وکدورت قلوب واقوال کا باعث ہے یہ ہے مکارونکا جمع ہونا
فریب و دغا و مفسدہ کا سبب ہے اور اونکے ہجوم سے دادخواہون اور فریادیونکی
راہ بند ہوجاتی ہے **سوال** ۴۹ کس دلیل سے زبان حقایق بیان پر آیا ہے
کہ عقلمند کو چاہیئے کہ اپنے ہمسرون اور نزدیکونکی راہ مین دام مکر وفریب کسیطرح
نہ بچھائے **جواب** اسلیئے کہ بموجب وجوب مکافات پہلے خود ہی اوس دام مین گرفتار
ہوا انتہی پادشاہ نے اس مثل مشہور کے مطابق فرمایا ہے کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش
سوال حضرت نے جو حکم دیا ہے کہ وقت تقسیم عطا فلان شخص سے کلام تفرقہ کرین
اسکا کیا سبب ہے انتہی اس ابہام کا بیان یہ ہے کہ جسوقت اس درگاہ کی عطا
سے دروازے سے کہ ہمیشہ تمام رعایا وبرایا کے لیئے باز رہتے ہین ملازمین کے مشاہرہ
جاریہ کے پہنچانے کیواسطے اوٹھتا ہے تب اگر کہلین تو فلان شخص کے لیئے سوائے وعدہ مین افزائش
اور کچھ نہوا اسکا حاصل یہ ہے کہ پادشاہ نے فلان شخص کے حق مین کس وجہ سے فرمایا
کہ وقت تقسیم تنخواہ مقررہ کل لشکر وسپاہ اوسیسے کلام تفرقہ کرین یعنے کہ ہیں نادہند

اجکل مین تیری تنخواہ ملی جاتی ہے اس لیت ولعل بیہودہ مین اور کچہ نہین جواب اسلیے

کہ اوسنے مقام کردار مین کلام کو جگہ دی انتہی یعنی اوس ناشایستہ مرد سے وقت کار

ومیدان گیرودار سوا گفتگوی لاف وگزاف اور کچہ ظاہر نہین ہوتا ہے اور مقام کار مین

جز قول بیجا کوئی کام اوسے عمل مین نہین آتا بس چاہیے کہ وہ بہی سخنان رضا آمود وامید

آمیز سے خرسند وخوشنود رہے **سوال** کس سبب سے فرمایا ہے کہ فلان قدیم الخدمت

نہایت بدی اور برائی کا سزاوار ہے انتہی یعنے فلان بندہ دیرین کہ پشتہا پشت سے

حضور کی غلامی مین حاضر ہے باوجود بتقصیری اوسے کا [illegible] رو [illegible] کس سبب سے

فرمایا ہے **جواب** اس وجہ سے کہ اوسکی جان وتن نے ہماری نعمت وتربیت سے

پرورش ونشو ونما پائی ہے اور اسقدر احسان ونیکی کی عوض مین ہمارے ساتہ

بدی کرنیکی فکر سے غافل نہین ہوتا انتہی یعنے وہ زیان کار ناسپاسی وکفران سے

کہ حقیقت مین کفران اقسام سخت کفر سے ہے اداے شکر وسپاس گزاری کی

جگہ احسان ولی نعمت کے بدلے مین بدی ادا کرتا ہے باوجود یکہ اوسکے آبا واجداد کی

ارواح واجساد نے بہی دولت کدہ آل ساسان [illegible] نعمت عدل واحسان سے

ترتیب پائی ہے اسی دولت کے نیکخواہو نکی بد اندیشی سے غفلت نہین کرتا **سوال**

[illegible] شاہو نکو کہ پادشاہو نکو اپنے راز وجان کی نگہبانی وپاسبانی

بدون اور ریلو بیاروسے ونہایت ہے انتہی اس سوال کا بیان یہ ہے کہ حضرت نے جو
فرمایا ہے کہ پادشاہان ہوشمند کو لازم ہے کہ اپنے نقد راز پوشیدہ کو اپنی نقش گی انکا یہ
مانند کمینون سے یعنے اہل حرص وطمع ومکر وخواہش سے باحتیاط تمام محفوظ رکھین اسکا
لیا بھید سے جواب اسمین یہ راز ہے کہ جواہر اسرار عظیمہ ملوک کو جنکا چھپانا خلایق
کے جسم وجان ومال وآبرو کی حفاظت کا سبب ہے سب بزرگونکے راز پوشین سے
زیادہ پوشیدہ رکھنا بہتر ہے کہ کمینونکی خساست طبیعت سے وہ اسرار آرایش دنیا ہے
فانی سے ہی رکھنا تین سے سوال کیسے دلیل لیا ہے فرمایا ہے کہ حاکمونکو واجب ہے کہ بیکار رو
کارگزار کے مرتبہ مین برابری نکرین انتہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سب والیونکو
واجب ہے کہ کاردانی ومعاملہ فہمی پر عمل کرکے پہلے ہر کارکن وعامل کا مرتبہ بنظر درست
دیکھین اور کارگزار وبیکار مین باندازہ تفاوت رتبہ ترجیح وبزرگی دین بیکار برابر کرنیکی
جواب اس راہ سے کہ اسکو برابر کرنیے سے ناقص اپنی بزرگی کے ایان سے
اپنوا ہی رہ بہ سمجھتے مین اور کامل اس سبب سے خودداری مین مصروف رہکے
دل سے کام نہین رکھینا رسے ان دونون صورتونمین بنایے اجرایے
امور مین بہت خلل ظاہر ہوکے ہر کام کی آبرو رونق ہوتی ہے اور کارخانہ روزگار سے
رونق اوٹھجاتی ہے سوال حضرت نے جو فرمایا ہے کہ پادشاہونکو

یہ چاہتی ہے کہ جب کام اہل کاران شایستہ کو سپرد فرمائین اور شخصونکو بھی جو اون کامو
لایق ہون خاطر مین رکہین اسکا کیا سبب ہے انتہا یعنے کسواسطے فرمایا ہے کہ
سلاطین دوربین کو از راہ ہوشیاری واجب ہے کہ جب کار ملکی یا مالی کسی کاردانکو
سپرد فرمائین اوس کام کے لیئے اہل دانش و فرہنگ سے کسی اور کو بھی جو نیکی
رائے اور رویہ مین مشہور ہو اور از روئی استحقاق و استعداد اوس کام کو کر سکے
پہلے سے اپنی نظر پایہ نگر مین رکہین جواب اسلیئے کہ اگر کوئی حادثہ پیش آیئے اور
کوئی شخص اوسکے مانند نہو بیشبہ کار فرما اوس حالت مین کسی فرومایہ و نااہل کا محتاج
ہوگا اس صورتمین اوسکے مانند ہوگا جو عقاب کو باختیار چہوڑ دے اور اضطرار سے
اوسکی جگہ پر مگس کو بٹہائے انتہی اس اجمال کی یہ تفصیل ہے کہ اگر مقتضائے قضا و قدر
وہ کارگزار امر ضروری مین مبتلا ہو اور اوسکے برابر کوئی اوس کار بزرگ کے لایق
جسمین تاخیر نہین چاہیئے دستیاب نہو ناچار اوس کارگزار شایستہ کی جگہ چند روز کے
لیئے کسی ناپسند کا آرزومند ہوگا اور اوسکے سلوک نا ہنجار سے ... بھی
لغزش سے خالی نہین ہوتا اوس کام مین سستی و خلل ... پڑیگا سوال کس لیئے
ناشایستہ ہے فلان سردار خدمتگاران و معتمدان دیرینہ کو حکام عہد دولت خسروی مین
... ہوشیار اور دوسرے شخص کے زمانہ دولت کا خواہان انتخاب فرمایا ہے

انتہی یعنے فلان سرداریسے ایسی ہی حرکت نالایق ظاہر ہوئی جو پادشاہ نے ملازمان
بارگاہ مین سے اوسکو اپنا بدخواہ اور دوسرے شخص کی حکومت کا خواہان
جانا جواب اس سبب سے کہ ولی عہدِ دولت کے انعقاد بیعت کے باب مین اور
اپنے مرتبے کے استحکام مین نہایت جلدی کی انتہی یعنے وہ سست عہد زیادتی
سخت روئی سے ہمیشہ ولی عہدِ دولت کی استواری عہد و پیمان اور
اونکے عقدہ بیعت کے استحکام کا خواہان و جویان رہا میری نظرِ عاقبت بین مین
یہ رائے جلدی کی راہ کو زینت دینی ہے گو ظاہر مین یہ بات میری دولت
کی نیک اندیشی اور اس دولت خانے کی خیر خواہی پر دلالت کرتی ہے لیکن ایک
سبب سے بدخواہی سے خالی نہین ہے اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ شاہزادہ
ولی عہد کے ساتھ وہ بکمالِ اطاعت و فرمانبری پیش آیا اور عہد و پیمان مستحکم کیا
کہ اونکے عہد دولت مین مرتبۂ اعلی پایئے گو ظاہر مین یہ دولت خواہی عاید دولت
ہے یعنے ولی عہد کی متابعت عین میری فرمانبرداری ہے لیکن باطن مین بدخواہی
ہے اسلئے کہ اوسکے دل مین ہر دم یہی بات آتی ہوگی کہ میرے ایام دولت جلد تمام
ہون اور ولیعہد تخت نشین ہون سوال یہ جو فرمایا ہے کہ دوستانِ دولت
کی صفائے عقیدت اس مرتبہ ظاہر ہونی چاہیئے کہ اوسکے ظاہر کرنے کے

محتاج نہون اسکا کیا سبب ہے جواب اس جہتِ استمرار کا ثمرہ یہ ہے کہ اونکے
ثابت ہونیکے پر برخلافِ عادتِ معہود گواہی و قسم سے غنی بلکہ دعوی سے بہی مستغنی
ہون اس صورت مین عطایاے سلطانی کیوقت اپنے شناساؤنکی تعریف کے ذریعے
اور سعی کے وسیلے سے بے نیاز ہونگے انتہی یعنے جو لوگ دوستِ دولت خیرخواہ
سلطنتِ ابد دولت ہین اونکی خیرخواہی ایسی ظاہر ہونی چاہئے کہ گواہی و قسم کے
محتاج نہون اسکا یہ فایدہ ہے کہ اگر اونکی نیک خواہی خوب ثابت نہوگی تو
پادشاہ کی داد و دہش کیوقت اور ونکے وسیلے کے محتاج ہونگے کہ پادشاہ کو
اونکی دولت خواہی سے آگاہ کرین اور پہلی صورت مین بے سفارش اپنے مقصد کو
پہنچین گے **سوال** کس وجہ سے زبانِ حقایق بیان سے فرمایا ہے کہ پادشاہان
عادل کے حق مین دعا کرنا گو بظاہر خاص اونہین کے لئے ہے لیکن حقیقت مین سب
رعایا و برایا بہی اوسمین شامل ہین **جواب** اس رو سے کہ ہم مانند ارواح ہین
اور رعیت مثل اعضا انتہی یعنے پادشاہانِ دادگر دہش گستر اجسادِ عالم کے لیے
بمنزلہ ارواح ہین اور سب رعایا اون اجسام کے بجاے اعضا کے مانند اور اجساد
کا قیام ارواح کی قوام سے ہے پس دعاے کل بعینہ دعاے جزو ہے اسکا
خلاصہ بطورِ تفصیل یہ ہے کہ پادشاہ بمنزلۂ جان ہین اور خلایق بمشابہ جسم اور جسم کا قیام

بے روح دشوار ہے اگر بادشاہ خلق میں نہو خلایق مین پریشانی اور ملک مین ویرانی وسوء تدبیر ظاہر ہو اور صلاح عالم مین فساد پیدا ہو پس جسنے پادشاہ کے حق مین دعائے خیر کی حقیقت مین کل خلق کے حق مین دعائے نیک ہوئی **سوال** فلان سردار کے بارہ مین کس گستاخی کے سبب سے امر والا صادر ہوا کہ اوسکا پایۂ قدر و مقدار جسقدر ہے اوسے کم کرین اور حتی المقدور اوسکا دست قدرت کوتاہ رکھین **جواب** وہ مرتبہ اعلی و برتر پر پہنچے کا بہت ارادہ کرتا ہے اور وہ مطلوب بالا دست اوسکے پایۂ پست کے لایق نہین ہے اور اسے بالاتر یہ ہے کہ اپنی کوتاہ بینی سے اظہار تنزل درجات قدر و مقدار دولت اور دعویٰ کمی مراتب قدر دوستان دولت کے وسیلے سے اپنی ترقی چاہتا ہے انتہی یعنے اوسکی یہ غرض ہے کہ کوئی عالی رتبہ بلا سبب یا بیقصور اپنی منزلت سے گرے اور اوسکی جگہ پر مین سرفراز ہون یا یہ کہ اولیائے دولت کو کم مرتبہ بیان کرنا اوس درجۂ والا پر پہنچنے کا وسیلہ جانتا ہے **سوال** حضرت نے جو فرمایا ہے کہ قوام ملک و دولت محض زیادتی مال و کثرت سپاہ سے نہین ہے شناسان حقایق اسرار اپنی آگاہی کے لیئے اسبات پر کوئی دلیل چاہتے ہین **جواب** اس سے کہ باوجود اموال و لشکر دین و دانش کے محتاج ہین اسلئے کہ یہ دونون پادشاہ کے استوار کنندہ و کار

ہین انتہی یعنے پادشاہ باوصف حصولِ کثرتِ افواج واموال کسیطرح دین ودانش کو
بمرتبہ کمال حاصل کرنے سے بے نیاز نہین ہے کہ یہ دونون امرِ جلیل القدر فساد کے
عارض ہونے سے بنائے پادشاہی کو جنبش وکجی کیطرف سے خوبی ودرستی کی جانب
لاکے استوار کرنیوالے اور حافظ ومصلحِ مزاجِ دولت ہین **سوال** بمقتضائے اطاعتِ حکمِ بادشاہ
اصدارِ فرمانِ متضمنِ تنبیہ بہبود وزیر کے باینکہ ظاہر بے ادبی کے دروازے کہلے رکہتا ہی سوال
کیا جاتا ہی کہ فرمانِ عالی شان کس مضمونکا جاری ہوا تہی یعنے حضور والا نے جو بہبود وزیر کی
تنبیہ کیلئے کہ اوس سے بے ادبی ہو گئی تہی فرمان جاری کرنیکا حکم دیا ہے اوس حکم کی
فرمان بری ضرور ہے اسواسطے سوال کیا جاتا ہے کہ فرمان مین کیا مضمون
لکہا جائے **جواب** فرمان اس مضمونکا جاری ہو کہ بہبود وزیر کے لئے بہر حال
اس امر کے جاننے اور کاربند ہونے مین حال کا فایدہ اور آئندہ کے بہتری ہے
کہ وزیر بمنزلہ لباس ملوک ہین اونکے خواص سے اونکی خصلتین قیاس کرسکتے ہین انتہی یعنے وزیر کی ظاہر
پیرا استگی پادشاہ کے باطن کی زیورِ عاداتِ سلطانی وخصائلِ ملکی سے آراستگی کی علامت ہے خوبی و
درستی کردار وگفتار وکجروی شیوہ وروشِ وزیر حسنِ سلوک وبدیِ سیاستِ ملوک کے لئے نزدیک ودور
دلیل قاطع ہے اسی کے موافق عقلمندون نے کہا ہے کہ وزیر دانا کو واجب ہے کہ جہان
تک ہو سکے پاس ونگہبانی ناموسِ دین ودولت وحفاظتِ صولت ولی نعمت ملک و

ملت کے لئے اپنے ظاہر و باطن کی حفاظت کرے کہ دنیا و عقبی میں عتاب و عذاب سے
محفوظ رہے **سوال ۸۱** کس سبب سے فرمایا ہے کہ پادشاہ انواع آفت و اقسام
نکردہ جو باعث خوف ہین رعایا پر آیا ہے دفع و رفع کرتے ہین اسکی شکرگزاری سے اسکے
مطلوب ہے پہنچانے اور مرغوب کے دینے سے سکو زیادہ لازم و واجب ہے **جواب**
اس نظر سے ہے کہ جو کچھ پادشاہونکی بخشش و جود کے نتیجہ سے ظاہر و باطن اہل عالم کو پہنچتا ہے
قدر و مقدار کے اعتبار سے اوسکی انتہا اور حد ہے اور جو پادشاہونکے افضال و
احسان آشکار و نہان باز داشت مکارہ و مصائب نگاہداشت آسیب بلا و سختی کے
ضمن مین رعایا کی جانب ظاہر ہوتے ہین حقیقت مین وہ حسن ذاتی و نکوئی واقعی مین
بیحد و بے نہایت ہین انتہی اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ پادشاہ کی بخشش سے
خلایق کو پہنچتا ہے اوسکی کوئی حد و نہایت ہوتی ہے اور زمانے کے مکروہات
جو رعایا کو بچاتے ہین اسکا احسان رعیت کے ذمہ لا انتہا ثابت ہے پس انکے افضال
باطنی کا شکر اوس عطائے ظاہری سے زیادہ چاہیے **سوال ۸۲** فلان وزیر سے
کون سا گناہ صادر ہوا جو حضرت نے اوسکی طرف سے نظر عنایت پھیری اور پایہ
وزارت سے گرا دینے کے لایق جانا **جواب** اوس سست رائے پست اندیشہ کی
زیادتی سوء تدبیر سے بناے کار سرکار مین کمال ضعف و سستی ظاہر ہوتی یہانتک کہ اوسے

سلوک ناہنجار سے غلہ دیہ و محصولات آبادی کی توقیر منقطع ہو گئی انتہی اس جواب سے

جواب بواقفیت قوانین ادق پرور شاہان ماسبق ستودہ اطوار آقائے نامدار جناب راجہ مہاراجہ

دلیپ سنگھ صاحب بہادر دام حشمتہ مشابہ ہے بالفعل شروع سنہ ۱۲ فصلی مابین [illegible]

پرائم منسٹر لالہ رام شنکر لال کو عہدہ نیابت سے مہاراجہ بہادر نے معزول فرمایا

تو برائے درج کتاب سوانح عمری حضور ممدوح راقم نے نائب مرقوم الصدر کی موقوفی

کی وجہ پوچھی مہاراجہ بہادر نے تین سبب بیان فرمائے اول غرور دوم کاہلی سوم

صرف ناجائز بس اسی پر تمام کیا سوال فلان شخص کی تعظیم و تکریم میں کہ اوسکے

نسب و ذات کی راہ سے کوئی ترجیح کا باعث نہیں ہے سبکو تامل ہے انتہی یعنے

فلان شخص کہ اوروں سے کسی طرح مرتبے میں زیادہ نہیں ہے اور حضرت نے

اوسکو بزرگی دی ہے سب آدمیوں کو تعجب ہے اسلیے کہ انسان کی بزرگی کا باعث

نسب آبائی و شرف ذاتی ہے اور حضور کا دستور بھی یہی ہے کہ اشراف صحیح النسب کو

اجلاف مجہول النسب پر ترجیح دیتے ہیں اور اوس شخص میں یہ امر نہیں ہے

جواب بادشاہ کی نئی بزرگی دینی انسان کے نسب قدیم کو گرا دیتی ہے فلان شخص

اور جو اوسکے مانند ہیں اعتبار شرف دیرینہ سے بے نیاز ہیں انتہی یعنے جب ہمنے

اوسکو ارجمند کیا ہماری عنایت نے اوسکو نسب قدیم سے بے پروا کر دیا علی ہذا القیاس

صاحب مرتبہ ہوا

جسکو پادشاہ وقت نوازے اوسکا حسب نسب قدیم پر ناز کرتا ہے اس مقصد کا بیان
یہ ہے کہ اس نوع عالی کے افراد سے خواص وافزونی نفسانی مراد ہے کہ حقیقت مین
بمنزلہ فصل نوع انسانی ہین اسلئے کہ لطافت اصل و شرافت نسب حقیقت مین گوہر
مرتب ہے جوہر تمیز نہین ہے اور پادشاہان خرد ور خردمند پرور کا شایستگان پایہ
سرفرازی کو گرامی رکہنا موافق فضایل نفسانی خصایل ملکی وانسانی ہے فلان بن
فلان ہونے سے نہین ہے مثل مشہور کُن عِصَامِیًّا وَلَا تَکُن عِظَامِیًّا یعنے عصامی
ہوا ستخوانی نہو عصام نعمان پادشاہ عرب کے دربان کا نام ہے کہ فی نفسہٖ شرافت ذاتی
وکرامت خلقی مین کامل تہا اسسے غرض یہ ہے کہ اپنی ذات کو مثل عصام عزیز وگرامی
کرا ور مٹہی بہر ہڈیون پر یعنے آبائے گذشتہ پر ناز نکر اور قول عصام ہے کہ نفس
عِصَامٍ سَوَّدَت عِصَامًا وَعَلَّمَتہُ الکَرَّ وَالاِقدَامَا یعنے ذات عصام نے سردار کیا
عصام کو اور تعلیم کی اوسکو بزرگی وپیش قدمی اور حضرت امام برحق وامیر مطلق
علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا قول ہے کہ اَلشَّرِیفُ مَن شَرَّفَہُ السُّلطَانُ یعنے
بزرگ وہ ہے جسکو پادشاہ بزرگی دے اور مامون عباسی یا عبدالملک اموی کا
قول ہے کہ نَحنُ الزَّمَانُ مَن رَفَعنَاہُ ارتَفَعَ وَمَن وَضَعنَاہُ اتَّضَعَ یعنے ہم زمانہ ہین
جسکو ہم بلند مرتبہ کرین رفیع القدر ہوا اور جسکو ہم گرائین وضیع الشان وپست پایہ ہو

ہم زمانہ مین ہے کہنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ زمانے سے نے اسطرح یا ایسا کیا

ان تینون قولون کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانکو آبا و اجداد پر تفاخر کرنا نہ چاہیے اپنی ذات سے

کوئی کمال و جوہر پیدا کرے کہ جہان جاے عزیز و گرامی ہو **سوال** فلان سوداگر

پیشہ اپنے گہر مین شیوہ ناپسندیدہ اہل لہو و لعب کی پیروی کرتا ہے یہانتک کہ

ان امور ناپسندیدہ کو دیدہ و دانستہ اہل ہمسایہ سے چہپاتا ہے **جواب**

اگر ان اعمال کو ہمسایہ بہی اس طریق سے نکرے تو یہ احتمال ہے کہ سب آدمی

اسی راہ پر ہو جائین انتہی یعنے اگر جاہلون اور بدکارون کے گروہ سے ہر ناہنجار

اس مرتبہ فاسقو نکے بازار کی رواج پر بہی فسق و فجور کے ظاہر نکرین اوسی سیرۃ

ایام کے طریق پر چلے پادشاہو نکے عذاب کی راہین اور صاحبان احتساب[1] کے

مواخذے کے دروازے ہر مقدمہ مین بند ہو جائین **سوال** فلان عامل باوجودیکہ

آفت کر مین مبتلا نہین ہے از روئے حیلہ گری خود بہرا بنا ہے اور اپکو ناشنوا مشہور

کیا ہے **جواب** اوس مسکین کو اسقدر بدبختی اعنی گرانی سامعہ کی خواری اپنے

اوپر پسند کرنا کافی ہے اور تجویز احمقی اوسکی تادیب و تنبیہ باوجود کمال دانائی

نادانی ظاہر کرنا ناپسند ہے انتہی یعنے اس تجویز سے کہ وہ بیوقوف ہے اوسکو

سزا دینا اپنی حماقت ملک مین ظاہر کرنا پسندیدہ نہین ہے اوسکے لیے اس مقدمے

[1] احتساب اون چیزون کا جو شرع [illegible] ممنوع ہین [illegible] ۱۲

مین یہی بدبختی کافی ہے کہ اس مرض کی نسبت اپنے اوپر روا رکھکے سب کی نظر مین
سبک و حقیر ہوا **سوال** فلان سردار زیادتی مادۂ عصیان سے ترک طاعت بجا
پردہ اوٹھا دینے پر قناعت نہین کرتا بلکہ نغمۂ خارج آہنگ یعنے بے تال اظہار
بغی و خروج پردے سے باہر گاتا ہے انتہی خلاصہ یہ کہ فلان سالار لشکر باوجود
مادہ عصیان کی زیادتی ہے کہ محض پردہ دری نافرمانی پر اوسکو قناعت نہین ہے
محاربہ و مقاتلہ پر آمادہ ہے **جواب** وہ نافرمان بر کہ شور و شر کی زیادتی کا سبب ہے
اوسکے قید کرنے کے لئے فرمان جاری ہو کہ سب براہ روان وادی تباہی کی
درستی کا باعث ہو **سوال** فلان نایب جہاذریون کاتب دیوان سرکار جو بادشاہ
کے بار بار طلب فرمانے سے داخل درگاہ شہریار ہوا ہے اس سبب سے نہایت
رنجیدہ و پراگندہ رہتا ہے **جواب** جہاذریون دانا جانتا ہے کہ مرد کام کے
لئے درکار ہین نہ کام مردون کیواسطے قدر بے آراستگی جہام حضور اوسکے
بلانیکی باعث ہے امور دیوان سے کوئی امر نہین ہے انتہی یعنے وجود مردان
کاربر وجود کار مقدم ہے یعنے اوسکو ایک کام کے لئے طلب کیا تھا اسلئے
بلایا تھا کہ کام اوسکی رائے سے تجویز کرون **سوال** بہرام جو نشانہ بادشاہ آجکل درگاہ والا بقصد سیر و شکار
اطراف دار الملک مین گیا ہے انتہی یعنے بقصد شکار اندازی ہو بہانہ تماشائے صحرا وہ مطلق العنان ہوا

باحتمال توقع بداندیشی کہ لازمۂ اقربا ہے اوسکو مہلت و فرصت دینا ہوشیاری سے
بہت دور ہے اور دونون صورتون مین یعنی شکار کے بہانہ کرنے اور انکو تعلقون او سکا
رکھنا ضرور ہے اس سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ بہرام حضرت کے اقربا سے سیر و
شکار کے بہانے سے ملک مین پھرتا ہے یہ بات ہوشیاری سے دور ہے مبادا
عمال و سرداران اطراف کو ورغلا کے انتظام شاہی مین خلل انداز ہو جواب
میری خیر اندیشی بے صدور کوتہ اندیشی اوسکے سیر و تفرج کی مانع نہین ہو سکتی
جبتک بہرام سے بے ادبی و کجی ظاہر نہو اوسکو اسباب مسرت و لذت سے
باز رکھنا نہین سوال ۱۹ نو تھیلیان نقد اور آٹھ سے گاو نر و بقر اور گیارہ ہزار گوسفند
صاحب سرزمین مازن کو جو اسلئے عطا ہوتے ہین کہ بغی و فساد سے راہ اطاعت
مین آئے اور اس سبب سے سر خودسری رسن فرمان بری سے نہ نکالے
اولیائے دولت کے زعم مین اس امر سے بنیاد سلطنت عظمی مین سستی و ضعف
پایا جاتا ہے انتہی یعنے اسقدر نقد و جنس مطیع کرنے کے قصد سے ایک آدمی کو
جو بندگان سلطانی سے کمتر ہے دینا پادشاہت کے ضعف کا باعث ہے
جواب جو شخص اس سرمایۂ حقیر سے اوس زمین بزرگ کی تسخیر اور اوس سرزمین کے
سپہر نشان کے سرکشونکی بندگی کا ارادہ کرے وہ اپنی تجارت سود مند اور ا

ترازو کے پلّے غالب کریگا انتہی خلاصۂ جواب یہ ہے کہ وہ سرزمین بہت بزرگ ہے
اوسکے نسبت میری یہ عطا بہت کم ہے بس میری سوداگری نا سود ہے کہ اوس
زر سے ایسے سرداران گردن کش کی تسخیر کا ارادہ کرتا ہوں سوال سائل خلق
جوانمردی کہف سخاوت پادشاہ کو جسکے زیادتی سب رعایا و برایا کی کمال راحت کا
سبب ہے اول درجہ اسراف سے قریب جانتے ہیں جواب اون مسکینوں کو
یہ معلوم نہیں ہے کہ جو مستحق کو اپنے پاس سے محروم جانے دیوے نہ وہ اوس
مال کا مالک ہے نہ اوس مال سے اوسکے لئے ثبات و بقا کا فائدہ ہے سوال
والئی ولایت ارمنیہ پوچھتا ہے کہ حضرت جو پادشاہان گذشتہ کی بہت مدح کیا
کرتے ہیں اور خسروان ماضی کو سلاطین حال پر ترجیح دیتے ہیں اسکا کیا سبب ہے جواب
والی کو معلوم ہو کہ جو حق ماضی ادا نکرے بزرگان گذشتہ کی بزرگداشت میں فروگذاشت
کریگا باقیوں کی حرمت و نگہبانی کی نگہداشت اور اونکے حقوق نعمت ادا کرنے میں
ہمیشہ اوسکا اعتبار نرہے گا اور اوسکو بھی اپنے بعد یگانہ و بیگانہ سے رعایت کی
امید نہیں ہے گی انتہی یعنے آبا و اجداد کا فرزندوں پر حق ہے کہ ہر طرح کی فیض و بہبود
زمانہ موجود زمانہ ماضی کی بدولت ہے بس جو شخص اس حق کو ادا نکرے اور
بزرگوں کا شکریہ و ذکر جمیل عمل میں نہ لائے اوس پر یہ اعتماد نہ ہوگا کہ باقی ماندوں کی

عزت و توقیر کریگا اور اونکی نعمت کا حق بجا لائیگا اور ایسے شخص کو چاہیے کہ دوست
و بیگانہ سے اس نیکی کا امید نرکھے کہ اوسکے بعد اوسے یاد کرینگے **سوال** ۹۲
سب اہل شہر و دیار گروہ یہود کے بارے مین کہ دشمنی دین و دولت سے منسوب اور
عالم بالا سے بذلت و خواری منکوب ہے (نام وزیر ۱۲) پادشاہ کی رحم دلی ناپسند کرتے ہین
یہ چاہتے ہین کہ اوسکی (بدحال ۱۲) امداد موقوف ہو بلکہ اس بات کی درخواست کرتے ہین کہ یہ گروہ
بلادِ ایران سے نکالدیا جاے **جواب** زمانۂ دراز سے یہ طایفہ اس درگاہ مین موردِ
مہربانی سلاطین رہا ہے میرے سایۂ حمایت و رعایت مین بہی آسودہ ہے اور ایسے ا
قبیح کو نیک کہنے والے کہ حقیقت مین امرِ بد کو آرایش دینے والے ہین اس بات
سے غافل ہین کہ اسطرح کی صلاح مین محض فسادِ ملک و عینِ عیب و زشتی ملوک
ہے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چند گروہِ یہود دشمنِ ما بدولت ہے لیکن اسوجہ سے
کہ عہدِ سلاطینِ ماضیہ مین معزز و محترم رہا ہے مین بہی اوسکی حمایت کرتا ہون **سوال** ۹۳
فلان سپہسالار شاہراہِ اطاعتِ پادشاہ سے منحرف ہوکے کجی و عصیان کیطرف
حد سے زیادہ مایل ہوا **جواب** اوس بدنصیب نے میری نافرمانی کمال کو پہنچائی
اوسے سعادتِ آسمانی منقطع ہوگئی انتہی یعنے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی نیکبختی کا حصہ
اسی قدر تہا کہ میرا مطیع رہا اب اوسمین سے کچھ باقی نرہا **سوال** ۹۴ شگون گیرونکا جب

گروہ آزاد سالارِ لشکر کی طرف کہ سردارِ بندگانِ نیک عقیدت سے ہے گذر ہوتا ہے اوسکا جا

مادہ عصیان کی زیادتی منسوب کرتے ہین اونہی بیچنے شہر مین نگیری یعنی جب گروہ آزاد کیطرف

جاتے ہین یہ فال نکالتے ہین کہ اوسنے نافرمانی شاہ ظاہر ہوگی اور وہ کمالِ بندہ فرمان

بردار ہے **جواب** اگر یہ خبر صحیح ہے وہ سالار بھی اپنی نیت بد کی شامت سے کسی اپنے

زبردست کے ہاتھ سے اپنی گردن کشی کی تلوار سے قتل ہوگا **سوال ۹۵** بعض ارباب بصیرت

و دانایانِ دہر فلان ناآزمودہ باطن کو بے شناخت ظاہری بترقی مراتب خواص

مقربانِ درگاہ مین اختصاص دینا بہتر نہین جانتے حالانکہ زمانہ قباد مین حضرت اوسے

رضامند و خرسند نہ تھے بلکہ ناامین و ہراسان تھے انتہی یعنے فلان شخص کو کہ مجھ

ناآزمودہ کار ہے پادشاہ نے جو بے شناخت مقربون کے درجے تک پہنچایا ہے سرداران

قیافہ دان متحیر ہین اور اس امر کو نامناسب جانتے ہین اور پہلے اپنے پدر قباد کے

زمانے مین حضرت اوسے راضی بھی نہ تھے بلکہ خائف و ترسان تھے **جواب**

وہ ستودہ سیرت آزمودہ باطن عہد قباد مین اپنے مالک کی بندگی صلاح دولت

و پاس ناموس سلطنت ملک و ملت کی لباس مین ادا کرتا تھا اور مجھسے دوری ظاہری

و باطنی ظاہر کرکے میرے باپ کا تقرب چاہتا تھا اس قسم کے مرد آزاد جوانمرد

زادے انواعِ یاری و مدد اور کمالِ اعتبار و اعتماد کے سزاوار ہوتے ہین **سوال**

مہرک نے کہ بندگان قدیم سے ہے اپنی زعم مین خدمت دیرینہ کا تمام حق نہین
پایا ہے باوجودیکہ حضرت سے عوض خدمات خدام مین سب پادشاہون سے حاصل
بزرگون سے زیادہ ہین جواب مہرک نے خدمات سابق پر اعتماد کیا باوجود تقصیر خدمت زمانہ حال حق
بندگی ناکردہ بھی مجھسے چاہتا ہے ناچار اوسکے اور سب تقصیر کرنیوالونکی تنبیہ کے لیے اوسکو اور غلامون
خدمتگارون پر جو کسی حال مین خدمت سے غافل نہین مقرر کیا انتہی یعنے مہرک نے پہلے البتہ خدمت کی
اب خدمت مین کوتاہی کرتا ہے اور مجھسے خدمت سابق کے موافق بدلا چاہتا ہے
ناچار جو لوگ خدمت مین کوتاہی کرتے ہین اون سب کی آگاہی کے لیے اوسکو
اون خدمتگارون پر جو کبھی خدمت مین کوتاہی نہین کرتے اور ہردم حاضر باش رہتے ہین
مقرر کیا **سوال** ۹۷ کس دلیل سے حضرت باربار فرماتے ہین کہ پادشاہون
کے لیے اپنے وعدے وفا کرنا دشمن آدمی فتح سے **جواب** بیوفائی کہ صدر وفا
سے ہے اولیاے دولت کی دوستی کی عدم استواری کا باعث ہے اور دشمن
ناامید ہوکے لڑائی مین دونی کوشش کرتے ہین لیکن آدمی کوشش کرنیوالا امید حمایت
کرنیوالا ہے زیادہ ہے انتہی خلاصہ یہ کہ اگر پادشاہ وعدہ وفا کرنا اپنا شعار نکرے
تو دوستان دولت کو اوسکی دوستی پر اعتماد نرہیگا اور اس سبب سے دشمنونکو
مقابلے کی جرأت زیادہ ہوجائیگی **بیت** دولت ہمہ ز اتفاق خیزد بیدولتی از

نفاق خیز دیدہ ان مقدمات کے موافق پادشاہونکی وفا و تلخی ہونکی دوستی پر زیادتی
سلطنت کا باعث ہوگی اور سبکا اطمینان دلی باہم عہد و پیمان اہلکی پایداری کا سبب
اور دشمنونکی کمی کوشش کا موجب ہوگا اور یہ دونون صورتین یعنے اعتماد و اطمینان
گمان غالب ہے کہ خردمندی کا ثمرہ بخشین سوال ۹۸ فلان عملدار کے بارے مین حضرت
کی رائے خوشنودی و رضا سے کراہت و دشمنی کیطرف کیون پہری ہے اور یہ امر
حضور کے آثار کردار و گفتار سے ظاہر ہے انتہی یعنے حضرت پہلے فلان عملدار سے
راضی و خوشنود تہے اب اوسے آزردہ ہوگئے ہین اور اوسکو اپنا دشمن جانتے ہین اور یہ
امر کلام و افعال شاہ سے ہویدا ہے اسکا سبب کیا ہے جواب وہ بیکار وقت تفویض
اعمال ہمیشہ عذر ناپسند پیش کیا کرتا ہے سوال ۹۹ زبان حقیقت بیان شاہ پر مکرر
آیا ہے کہ دانا کو چاہیے کہ جب اپنے ہمرتبہ غضب سلطانی مین آئین کسی طرح شماتت
روا نرکھے جواب اس منع کرنیکا سبب یہ ہے کہ ایسی بلا کی ظاہر ہونیکے وقت
اوسکے بارے مین اور لوگونکی شماتت اپنے موقع پر نہو اور اس وجہ سے مصیبت
دوچندان نہوجاے انتہی یعنے ملنے اس سبب سے شماتت کو منع کیا ہے
کہ مبادا وہ بہی کسی بلا مین اپنے ہمرتبہ کے مانند گرفتار ہوجاے تو اور لوگ
اوسکی شماتت نکرین سوال ۱۰۰ جن آدمیونکو بزرگی آبائی حاصل نہین ہے اور سلاطین

اونکو بزرگی دیتے ہین اس امر پر جو لوگ معترض ہین اونکے اعتراض کو حضرت کیونکر
ناپسند کرتے ہین جواب اس امر سے میری یہ غرض ہے کہ اونکے آبا و اجداد کی
بزرگی کی تحقیقات کرنے مین کہ اسسے پہلے اونکو بزرگی قدیم اور اصالت دیرینہ حاصل
تھی میرے آبا و اجداد کے لئے ملامت نہوا تھی اس جواب کی شرح یہ ہے کہ
مین اسلیے شرافت آبائی مردم کا خیال نہین کرتا ہون اور اونکو بزرگی دیتا ہون
اور اس امر کے بد جانے والونکو بد جانتا ہون کہ میرے بزرگون نے اونکے
بزرگونکو قبل اسکے کہ اونمین بزرگی و اصالت قدیم پائی جائے معزز رکھا ہے
اسصورتمین آبا کرام ما بدولت مورد طعنہ ہونگے اور اس جواب مین ان معانی
کا بھی احتمال ہے کہ اسلیے مین کسی کے آبا و اجداد کی بزرگی کا خیال نہین کرتا ہون
اور یہ شرافت نسبی انسانکو مکرم و محترم رکھتا ہون کہ نسب کا کچھ اعتبار نہین ہے کیا
ضرور ہے کہ میرے آبا و اجداد آدم سے ابتک سب امرا و سلاطین ہون بس اس امر کی
تفتیش میرے آبا کرام کیطرف ملامت لیجاتی ہے اسلیے خیال بزرگی قدیم و شرف
ماضی نظر سے گرا دینا چاہیے سوال ہمیشہ وقت کلام زبان حضرت پر جاری
ہوتا ہے کہ اپنے کار و اشغال کے امیدوارون پر ستم نومیدی روا رکھنا نہین
چاہیے جواب اسلیے کہ ظلم اوس شغل کیطرف نہ پھرے انتہی قول مترجم ہے

قولِ مترجم ہے کہ بعض نسخونمین اس جواب مین یعنے لئلا یرجع الظلم عن المشتغل الی نجابت

لفظ عن علی ہے موافق نسخہ اول ظاہرا یہ مراد ہے کہ وہ ستم جسکا تمکو ہے کامونمین خیانت

عمالِ امیدوارانِ کار سے خوف مبادا اونکے بارہ مین بیمروتی کرنے سے اون

تمہاری طرف وہی ستم راجع ہو یعنے آخر کو اوسکو بدی تم پر سرایت کرے اور صورت

نسخہ علی مین یہ معنی ہوتے ہین کہ ظلم مظنون کی جس شغل مین سرایت کرنیکا تمکو خوف ہے

مبادا اوسی شغل کی طرف رجوع ہو یعنے اوس کام کے فروغ مین نقصان پہنچنے کے

خوف کے احتمال سے شاید امیدوارونکے نحوست ناامیدی ایک ہی مرتبہ اوس شغل

مین نقصان کرے اس بیان کی توضیح یہ ہے کہ جو لوگ کام کے امیدوار ہین اور اونکی

خیانت سے لپنے کام مین نقصان پہنچنے کا خوف ہے اوس سبب سے اونکے

ساتھ بیمروتی کرکے اونکو اوس کام سے محروم رکھتے ہو شاید وہی بیم و خوف تمہاری طرف

پھرے یعنے تمہارا کام برہم و خراب ہو سوال کس دلیل سے فرمایا ہے کہ کار گزاران

کار ملکی و مالی اگر خیانت سے اپنے خزانون مین مال جمع کرین گویا اپنے معدونکو سموم سے

بھرین انتہی یعنے جو دزدی و دغابازی سے اپنے گھر مین مال جمع کرے گویا اپنا

پیٹ زہر سے بھرے اس بیان سے غرض یہ ہے کہ چوریکا مال چور کی ہلاکت کا

باعث ہوتا ہے جواب اسواسطے کہ اوس مال کی اور اونکے خیانت کی بقا اور

تک سے ہے جبتک پادشاہ کی اوسسے حاجت متعلق ہے انتہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے
کہ اون اعمال کے کار تحریر جنہون نے اونکی خیانت روا رکہی ہے اوسی وقت تک
خائنانِ بدانجام کی جان و مال باقی رہتے ہین جبتک اونکے محتاج ہین اور جب بے نیاز
ہوجاتے ہین دونونکو یعنے اوس مال کو جو چوری سے جمع کیا ہے مع جان تلف
کرتے ہین اور مالِ دزدی کو زہر سے اس سبب سے مشابہ کیا ہے کہ دیر کے بعد
جب زہر معدے مین قایم ہوتا ہے اوسوقت اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح زہر
خیانت مال و جانِ خائن ہین اوسوقت تک اثر نہین کرتا جبتک اوسکی احتیاج
ہے اور جب احتیاج باقی نہین رہتی فوراً اپنا اثر ظاہر کرتا ہے سوال کس رو سے
فرمایا ہے کہ فلان اخبار نویس جسکو فلان طرف کی وقایع نویسی سپرد تہی عجب نہین ہے
کہ عنقریب اس امر کا محتاج ہوجائے کہ کوئی بارگاہ پایدولت مین اوسکا نام لیکے اوسکی
خبر عرض کرے جواب اس راہ سے کہ راہِ اخبار اوسنے بند کردی انتہی اسکی
کی توضیح یہ ہے کہ اوس خبر رسانونکے افسر نے اپنی پست رائی و کوتاہ اندیشی سے
جہانکا عہدۂ اخبار اوسے سپرد تہا اون محالون اور پرگنون کے عاملونکے خوف
اسقدر سستی و تامل کیا اور خدمت اخبار رسانی مین اسقدر تاخیر کی کہ رفتہ رفتہ اوس طرف
کے روزنامچہ کی آمد بالکل موقوف ہوگئی یہانتک کہ اوسکی جگہ پر دوسرے مخبر کی حاجت ہوئی

کہ اوسکی خبر درگاہ والا مین پہنچاتے ہین **سوال** حضرت کس دلیل سے اکثر فرماتے ہین کہ پادشاہ ہونیکے لئے ہر باب مین بہت راہین مختلف ہین اور رعایا کی راہ سب طرح ایک ہی ہے

جواب سلاطین کی رائے کی راہین اختلاف اسباب صلاح و راستی رعایا کے سبب سے تدبیر و نہین پراگندہ ہوتی ہین اور رعیت کے لئے اطاعت کے سوا دوسری بات نہین ہے انتہی اسکی شرح یہ ہے کہ طریق امور سلطنت زیادتی دخل تدبیر ملکی و مالی و اقسام سیاست رعیت و سپاہ کے سبب سے بیحد ہین و سبب ہمایا ورایا کی سلطنت سوائے سلوک طریق اطاعت ملوک دوسرا امر نہین ہے **سوال** کس وجہ سے فرمایا ہے کہ فلان شخص کی زبان سے اوسکی کمینگی پہچانی جاتی ہے انتہی یعنے بیان خالات مردم مین کسو بہ سے ارشاد ہوا ہے کہ فلان شخص کی ہائیہ دات کی کمی اور پایہ نظر کی کوتاہی اوسکی زیادتی سخن بیفایدہ اور درازی زبان سے پیدا ہے

جواب اسواسطے کہ جو کچھ سنے دربار مین اوسکے نہ آنیکے باب مین دربانون سے درپردہ کہا تہا اوسنے اپنی زبان سے اظہار کیا انتہی یعنے جو کچھ سنے اوسکے مقدمہ مین دربانون سے کہا تہا کہ کمی دانائی و بینائی کے سبب سے دربار مین نہ آنے پاتے اوسنے ہر انجمن مین اپنی زبان سے اوس حکم کو آشکار و اظہار کیا حاصل یہ کہ اگر وہ کم ظرف و پست پایہ نہوتا اپنی ذلت علانیہ آدمیون پر ظاہر نکرتا

اور حلم پوشیدہ پادشاہ خود برملا کھلکے خلق کی نظر مین ذلیل ورسوا وحقیر ہوتا سوال
کس مصلحت سے فرمایا ہے کہ فلان شخص کے باب مین چشم پوشی بہتر نہین ہے
انتہی اس مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ تغافل وتجاہل عارفانہ فلان بطالت کوش جہالت کیش
کے حق مین فائدہ مند نہین ہے اہل بصیرت و دوراندیش کے نزدیک اصحاب فساد
سے چشم پوشی بہت سودمند دوا ہے اور بزرگواری وہوشیاری کا سبب ہے
اوسکو اصلا صلاح کی طرف نہ لائیگی خلاصہ یہ کہ فلان شخص مرد جاہل ہے اگر
اسلئے اوسکے عیبون اور قصورون سے چشم پوشی کیجایگی کہ آگاہ ہوکے اون
عیبونکو چھوڑدیوے یہ ممکن نہین ہے اسواسطے کہ یہ عاقلونکا کام ہے جواب
اسوجہ سے کہ اوسکے نفاق پر میری آگاہی کا علم اوسکو حاصل ہے انتہی اس ابہام کی
توضیح یہ ہے کہ اوس مجموعہ مفاسد کے حال فاسد کی اصلاح نہونیکے حکم کا یہ سبب ہے
کہ وہ جانتا ہے کہ مین اوسکے خبث جبلی ونفاق تہ دلی سے آگاہ ہون حاصل یہ کہ
اوسکو معلوم ہے کہ مین اوسکے نفاق کو جانتا ہون توبھی اپنی حرکات ناشایستہ سے
باز نہین آتا جس صورت مین اوسکو میری بےعلمی معلوم ہوتی تو اپنے افعال بد
کب تائب ہوگا سوال شہریار جو دشمن سے تنہا جنگ کو جاتے ہین دانایان
درگاہ اسکا سبب پوچھتے ہین انتہے اس سوال کا بیان یہ ہے کہ ہوشیاری واحتیاط

جو شخص عارفانہ دانستہ انجان ہوجاوے اوسکو متجاہل عارفانہ کہتے ہین ۱۲

کی راہِ راست سے بے راہی تہوّر و دلیری کیطرف حضرت کی زیادتی خواہش دیکھکے
دانایان درگاہ عاقبت بینی کی راہ سے بہت دور جانتے ہین کہ نظرِ انجام نگرِ شہریاری
دوراندیشی ہر کام کی تہ کو پہنچتی ہے اور اسطرحسے یہ امور عاقلون کی عقل سے ناپسند
جانتی ہے بس کس سبب سے دیدہ و دانستہ خلافِ فہمیدۂ عقل تجویز فرمایا جاتا ہے خلاصہ یہ کہ
باوجودِ ہوشیاری و دوراندیشی برائے جنگ و مقابلہ عدو حضرت کے تنہا جانے سے
دانایان درگاہ کو حیرت ہے اور اس ناعاقبت اندیشی کا سوال کرتے ہین کہ نظر انجام نگر
شاہ ہر کار کی اصل و تہ کو پہنچتی ہے اس قسم کی باتین حضور خردمندی سے دور جانتے ہین
اپنے بارہ مین کس سبب سے حکمِ عقل کے خلاف عمل مین لاتے ہین **جواب** اسلیئے کہ
جب میرے اظہار دلاوری کا آوازہ سراسر آفاق مین مشہور ہوگا اور میرے زیادتی
سختی و حملہ وری اور کثرت خوف و بیم دوست و دشمن کے دلمین سماجائے گی وہ بداندیش
جو مجسے مطمین تھے اندیشے سے پریشان ہو کے مجسے بہت ڈرین سکے اور خیر خواہو
دلونکو کہ ہر صورت مین خیر کے خواہان رہتے ہین اس بات سے بداندیشونکے مکر
زیادہ اطمینان ہوگا اور قواعدِ دین و دولت کو دو سبب سے یعنے خوف دشمن و
تسلی احباب سے از سر نو قیام ہوگا **سوال** ۱۰۸ زمرۂ خواص درگاہ اور اولیائے
دولت خواہ سے فلان شخص کو خارج کرنیکے حکم کا باعث کیا ہے **جواب** اس حکم

کا یہ سبب ہے کہ میرے رازِ نہانی کے جواہر گران مایہ دنیاے فانی کے مالِ خسیسہ کے
لالچ سے میرے دشمنانِ دینی و جانی کے ہاتہ اونسنے بیچ ڈالے انتہی یعنے میرے راز
نہانی کہ جواہر نفیسہ کے مانند ہین اور مال سے کے اونکے مقابلے مین کچہ حقیقت نہین ہے
(گران مایہ و پسندیدہ ۱۲)
اونسنے دشمنون سے کہہ دئے اونکے عوض مین اونسے زر لیا **سوال ۱۰۹** کس لغزش
کی علت مین امرِ والاے شہریار صادر ہوا کہ فلان محتشم کو مجمعِ شہر و دیار مین کوبکو بال
کہولے پہرائین **جواب** سب عوام و خواص کی محفلو مین جو امر اوسکے مرتبے
کے لایق نہین ہے اونسنی بیان کیا یعنے مجہسے اور خاصان درگاہ سے اپنی
آمیزش اونسنے ظاہر کی کہ میرے نزدیکی اور میرے نزدیکون کے حقارت و سبکی کے
سبب سے بناے امورِ ملکی و مالی مین خللِ حال و آئندہ راہ پاے انتہی خلاصہ
یہ کہ ہر کس و ناکس سے یہ کہتا ہے کہ مین مصاحبانِ خاص سے ہون اور اوسکی
غرض یہ ہے کہ مقربانِ درگاہ بادولت کی حقارت ہو اور انتظام حال و آئندہ مین
خلل پیدا ہو **سوال ۱۱۰** موافق فرمانِ پادشاہ فلان عملدار کو کہ اہل درایت و کفایت سے ہے
(دانستن ۱۲)
کس وجہ سے ذمہ داری کارِ سرکار سے باز رکہتا ہے یعنے فلان شخص سے کارِ سرکار
نکال لینے کے لئے کس سبب سے فرمان صادر ہوا اور موافق فرمان عالی عمل مین آیا
لیکن اوسکی وجہ ہمارے ذہن ناقص مین نہین آتی امیدوار ہدایت و ارشاد مین **جواب**

اوس پست فطرت سست فکرت نے وہ پیشہ فرمایہ جسکا ارتکاب نفس نفیسۂ انسانی کیے
لئے ننگ سے ہے حاصل کیا اور طمع بے محل جو کمینوں کا شیوہ ہے اور کسی وجہ سے شرعاً
وعقلاً اوسکی طرف توجہ روا نہین ہے اوسنے جائز رکہی سوال فلان معتمد کہ نزدیکان
بساطِ قربِ شہریار سے ہے بعد کمالِ مرتبۂ اعتبار و اقتدار اوسنے اسباب قدرت
و رتبہ کیون دور کیئے اور اوسکے قدر و مقدار مین کس سبب سے کمی کی انتہی یعنے
اوس نزدیک درگاہ کو ہر کام مین بکمال اختیار دیا بعد اوسکے کیا سبب ہوا جو اسباب مقدور و اختیار
اوسکو باز رکہا اور قدر و عزت کم کی جواب اوس تہی مغز نے زیادتی اسباب توانگری اور وسعت سامان
ثروت سے کہ کم اصلونکی تنگی ظرف طاقت اوسکی تحمل نہین ہوتی ہے توانائی مین بجر کیا اور اس روش
ناہنجار سے گمراہی کی راہ اختیار کی سوال کس سبب سے حکم ہوا ہے کہ فلان والی اپنے مرتبے سے
گرایا جاے یا کوئی رتبہ اوس سے کمتر متصور نہو جواب اس سبب سے کہ وہ شخص باوجود عدم نجابت ذات
و اصالت نسب اورنے استحقاق و استعداد ترقی پایۂ عالی اپنے مرتبے کا امیدوار تہا
جسسے زیادہ نظر مین نہ آئے بلکہ اوس سے سوا متصور نہو سوال سالار پاسبانان
سرکار منزدو یہ اپنے نایب کی موقوفی کی وجہ بقصد آگاہی پوچہتا ہے جواب
کام پانا اوسکے حد سے گذرجانیکا باعث ہوا اور یہ زیادتی مفسدہ اوسکے مادۂ اصالت کے فساد
دلالت کرتی ہے انتہی اس جواب کا بیان بوجہ خوشنما یہ ہے کہ مرتبہ نیابت پانا

اوسکے احوال گذشتہ بہلا دینے کا باعث ہوا اور اوسکو عصیان کی غلطی مین ڈالا اور یہ
حالت کہ بدگوہری و فرومایگی نسب کے سوا اور دلالت نہین کرتی ہے یقین ہے کہ
اوسکو ضد و زور سرکشی و طغیان پر رکھتی خلاصہ یہ کہ عہدۂ نیابت کے حاصل ہونے سے
وہ اپنا حال گذشتہ بہول گیا اور یہ اوسکی عدم اصالت کی دلیل ہے اسلیئے
اوسکو معزول کیا اگر اس عہدے پر رہتا یقیناً بغاوت و سرکشی کرتا **سوال**
کسواسطے فرمایا ہے کہ میری باطن صاف مین فلان شخص کے سوا کسی سے ایسی
کدورت نہین ہے کہ دشمنی و بغض کے مرتبے مین پہنچے **جواب** اسواسطے کہ جو کچھ
میرے بارے مین اوسکی نفس بداندیش سے اوسکے باطن مین ہے مین دیکھتا ہون
انتہی اس تحریر کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اوس نفاق پیشہ کے دلمین میری بدخواہی
پوشیدہ ہے اوسکا ظہور شاہد عادل دل کی گواہی سے میرے درجۂ مشاہدہ و
معاینہ مین ہے ظاہر ہے کہ صاف طبیعتونکو تیرہ درونونکا بغض معلوم ہو جاتا ہے
سوال فلان محتشم کی قدر و مقدار کم کرنیکے لیئے کس وجہ سے حکم والا صادر ہوا
جواب وہ خود لیئے اپنی گمنامی کو جو قبل شہرت و شادکامی تہی دیدہ و دانستہ
بہول گیا اور جو لوگ ناشکر ہوتے ہین اور اپنا مرتبہ نہین جانتے ہین اونکا شیوہ
اختیار کیا **سوال** فلان والی کو کام سے موقوف کرنیکا کیا سبب ہے **جواب** یہ وجہ

کہ محالِ ولایت اوس ناشایستہ کار کو سپرد کرنے سے پہلے اچھی طرح آباد تھے حیف
مقام بقصدِ اصلاحِ فاسد اوس مفسد کو سپرد ہوئے اوسنے موافقِ حکم عمل نکیا سیری سختی
عذابِ خشم اپنی نافرمانی پر آسان جانی بلکہ بجائے استعمالِ معاملاتِ اعمالِ بمقاصد اختیار کئے
اور اصلاح کے بدلے فساد پیدا کیا ناچار اس شرارت کی جرم مین تلخی موقوفی کہ عاملو
بار یمین آفتِ آتش سے گرمی مین ہزار مرتبہ زیادہ ہے اوسکے لئے تجویز کی کہ سبب مفسدونکی
عبرت کا باعث ہوا اور فساد سے صلاح و راستی کی طرف آئین اور تباہ کاری سے
شائستگی قبول کرین **سوال** فلان شخص کہ بزرگانِ ملک سے ہے کسوجہ سے موافق
حکم پادشاہ پراگندہ سخنی و ہذیان گوئی سے ملقب ہے **جواب** اس شخص کا ہر قصد اوسکے
باطن سے بے تامل و اندیشہ باہر آتا ہے انتہی یعنے اوسکے جمیع قصد بمشورۂ حکمِ عقل
ظاہر ہوتے ہین اس سبب سے معلوم ہوا کہ اوسکے سب قول متقولہ محالات و تخیلات
اوہام و اغلاط سے ہین اس حالت مین سوائے یاوہ گوئی و ہرزہ درائی اور کیا کہنا
چاہیے انتہی یعنے اسی حالت کو ہذیان کہتے ہین کہ بے فکر و تامل جو کچھ رطب و یابس
آئے زبان پر لائے **سوال** کس راہ سے فرمایا ہے کہ میرے شغل کی وقت کارِ
سرکار مین فتور و تقصیر روا رکہنا نہین چاہیے انتہی یعنے جسوقت مین شغل ملکی و مالی مین
شل رفعِ شرِ اعدا و جبرِ کسرِ اولیا مشغول ہون میرے غفلت کے سبب سے کہ تغافل

وتجاہلِ عارفانہ سے ہے بنائے امور مین قصور و فتور کو راہ دینا نہین چاہئے سوال

یہ کہ اگر مین دیدہ و دانستہ اور کسی مقدمے کے شغل سے مثلِ دفعِ ظلمِ دشمنان یا اصلاحِ حالِ

محبان غافل ہو جاؤن تو کارگزارونکو چاہیئے کہ مجھکو غافل نہ جانکے میرے کام مین

سستی نکرین **جواب** اسلیئے کہ جب مین کام سے فارغ ہون تو کارپردازونکو تقصیر کے

سبب سے سرزنش نکرون انتہی یعنے جب مین اوس کام سے فراغت پاؤن تو اپنے

کام مین اونکے گناہ تقصیر کے سبب سے وہ موردِ درشتی و عتاب نہون اور سبکے کام

ملنے کی امید مین خلل کا باعث نہو **سوال** ۱۱۹ دارا کو جو صلہ و بخشش مین حضرت نے

مخصوص کیا ہے باوجودیکہ وہ مرتبہ خلافت و نیابت کے فائدے اور نفع پاتا ہے

متولیانِ کارِ دیوانی نہایت بیجا اور بیوجہ جانتے ہین **جواب** اسواسطے کہ مجکو یقین

ہے کہ یہ سب میرے انعام و احسان اگر اوسکی تمام عمر اسی طرح جاری رہین تو بھی دارا کے

ایکذرے کے علم و عمل سے جو اہلِ عالم کو فائدہ پہنچتا ہے اوسکے برابر نہین ہو سکتے **سوال**

سب رعایا و برایا کہتے ہین کہ پادشاہ سب اہلِ جہان سے سوا اسکے خوش نہین ہوتے

کہ اپنے کام مین استوار اور فرمانبرداری مین دلنما ہون باوجودیکہ پادشاہ کے لیئے

نہایت آرام و راحتِ بدن سے ہے اور رعیت کیواسطے انتہا کا رنج و محنتِ جان و تن اور

وہ آسایش اس مشقت کے مانند نہین ہے انتہی اس تقریر کا بیان یہ ہے کہ سلاطین

فرمان برداروں سے یہ چاہیئے ہیں کہ عقیدت میں درست ہوں اور خدمت میں سستی

نکریں اور اطاعتِ احکامِ سلطانی میں سب امورِ سلطنت نہایت دانستگی و بینائی سے

بجا لائیں اسے کم پر قناعت نہیں کرتے حال آنکہ رعایا اونکی نہمت کی گرفتاری سے

عینِ مشقت کشی و رنج برداری و تحمل و بردباری اضطراری میں رفاہِ حال و فراغ بال

سلاطین کے مانند نہیں ہے اور حالِ فارغ کو شاغل پر قیاس کرنا عاقل کے نزدیک

قیاس مع الفارق ہے ان دونوں میں برابری نہیں ہے ہم بین تفاوتِ رہ از کجاست

تا بکجا ۔ خلاصہ یہ کہ جسقدر رعیت رنج و محنتِ جسمی و قلبی میں گرفتار ہے اوسی قدر بادشاہ

کو آرام و راحت حاصل ہے پس یہ دونوں ضدین کسطرح برابر ہوں یعنے رعیت

سے پادشاہ کی اطاعت خاطر خواہ غیر ممکن ہے **جواب** عوام رعیت میں بہت ہیں

اور سب ایک کام میں مشترک اور پادشاہ تنہا و بیشریک اور عوام میں ہر ایک کا قصد

جدا ہے اور ہمارے قصد سبکے قصدوں میں بٹے ہوئے ہیں اور اون میں سے ہر ایک کا

قصد تمام ہوجاتا ہے اور ہمارا قصد اونکے امور میں دائمی ہے باوجودیکہ وہ بہت ہیں اونکے

امور میں ایسے کوئی تدبیر باقی نہیں رہتی جسمیں خوفِ کوتاہی ہو انتہی اس جواب کا

بیان بطورِ اجمال یہ ہے کہ گروہِ مردم موافقِ عدد و کثرت میں ہیں اسپر بھی سب کاموں میں ایک

دوسرے کا مددگار ہے اور پادشاہ باوجود یکتائی اپنے جمیع رعیت کے دوان اونکو تقسیم کرانیدہ

کر دیکے سکے قصد و مہام ظاہری و باطنی کی جلد تدبیر کر لیتا ہے جب اونکا کام و مقصد پورا

ہوتا ہے اور قدر کثیر بادشاہ کثرت کے اعتبار سے ہے کہ ہمیشہ باہتمام تمام انتظام سلک نظام کلی

وانصرام مہام کلی ... خلق مین انجام کو پہنچے والے ہین مین یعنے مطالب خلق آخر

ہونے والے ہین یعنی با وجود قدر اوسر انجام کار نہایت مین دقایق سیاست و تدبیر سے

کوئی دقیقہ باقی نہین رہتا کہ کوئی اونکے حرف تقصیر پر انگشت گرفت رکھ سکے خلاصہ یہ

با وصف کثرت کار نہایت جنکا انصرام میرے ذمہ ہے میری طرف سے اونکے اہتمام

مین کوئی کوتاہی نہین ہوتی عوام کو با وجود کثرت و معاونت ہمدگر فرد واحد یعنے بادشاہ

کی اطاعت کیا دشوار ہے **سوال** [۱۲۱] فلان شمشیر زن کی جرم و گناہ عرض کئے جاتے ہیں

اوسکے بابمین حضرت کس وجہ سے توقف فرماتے ہین اور قبول نہین کرتے ہیں **جواب**

مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے کام مین اوسکے نزدیک جان عزیز دیدینا بہت

بے حقیقت ہے جو ایسا خدمت گزار مرد کار شایستہ پیکار رو نبرد ہو اسی قدر

بزرگی کے لایق اور اسی مرتبہ کے سزاوار ہے **سوال** [۱۲۲] اہل روم کا جرم و گناہ جو

حضرت نے عفو کیا ہے دو تنخواہ چاہتے ہین کہ اوسکے سبب سے آگاہ ہون **جواب**

اظہار توبہ و ظہور ندامت و اعتراف نادانی کی رہبری سے میری بزرگی اونکی بخشایش

گناہ کیطرف لے گئی انتہی یعنے اہل روم نے اپنے قصور کا اقرار کیا اور اپنے فعل سے

پشیمان و تایب ہوئے ناچار اونکا جرم اپنی صفت کرامت کے لحاظ سے معاف
کر دیا سوال ۱۲۳ آجکل بہت بزرگ درگاہ والا مین آکے شکر عنایت حضرت باری تعالی
حصول امن و امان فراغت و راحت زمین و زمان کے ضمن مین بسد رخنہ حدود و رفع
فتنہ فساد مفسدان و کسر صولت دشمنان و دفع جور ستمگاران برکت عدل و احسان
شہریار کے سبب سے ادا کرتے ہین جواب سب جانتے ہین کہ جسنے رعایا پر شاہان
دادگر نیکوکار کی اطاعت کی راہ مین چلنا لازم کیا اوسی نے پادشاہون پر بھی رعیت
کی نگہبانی مین کوشش تمام خرچ کرنا واجب فرمایا بلکہ اپنی سب خواہشونکی توجہ کے
باب مین جمیع وجوہ و جہات سے سپاہ و رعیت کی حمایت و رعایت کیواسطے
بمراتب وجوب زیادہ کیا اب اونکے نام دفتر مین لکھنے چاہیئے کہ سبکا احسان ظاہر کرنیکا
بدلا موافق جزائے احسان باحسان بوجہ احسن ظہور مین آئے انتہی یعنے خدا تعالی
نے پادشاہ کو سب خواہشونکی جانب مثل سیر و شکار وغیرہ توجہ کرنا سپاہ و رعیت
کی حمایت و رعایت کے لئے واجب کیا اب سرکار سے اون سبکی تنخواہین
مقرر کردینی چاہیئے کہ جیسے اونہون نے مدحت عدل و داد کی ضمن مین شکر گزار
ہوکے مجپر احسان کیا ہے مجکو بھی چاہیئے کہ اونپر نسبت نیکی پیش آؤن سوال ۱۲۴ فلان
عامل جسکے بارے مین دربار مین حاضر رہنے کو امر والا صادر ہوا تھا مدت مدید سے

متعیان درگاہ سے ہے اوسکے عرض حال کے باعث تکرار کی راہ سے آداب کا
پردہ اوٹھا دیا اور جواب کی بزرگی نپائی اس حالت پر بہی کہ اوسکے حال نے انواع
بدحالی تمام وکمال [illegible] کی اور حال نزدیکی سے کے موافق آئندہ انجام بد ہونیے پر دلالت
مطابقی سے بموجب التزام درگاہ آگاہی کی درخواست کرتے ہین انتہی خلاصہ یہ کہ جس عامل
کو درگاہ مین حاضر رہنے کا حکم ہوا تہا وہ مدت سے حاضر ہے اوسکا حال خلاف
ادب کئی بار عرض کیا مگر حضور نے کچہ جواب نہ دیا اب اوسکا بہت برا حال سے معلوم
ہوتا ہے کہ عنقریب اوسکا انجام بد ہوگا باوجود تباہی درگاہ شاہی مین حاضر رہنے کا
سبب سے **جواب** وہ تباہ کار رونق عمل گروہ رعایا وجماعت برایا کو خاص جو لو
اوسکے گماشتونکے جور سے قریب ہلاکت ہوکے اوسکے پاس دادخواہ جاتے ہے
اپنے دروازے پر استادہ وقید رکہکے داخل ہونیکے اذن سے محروم ومایوس
رکہتا تہا ناچار اس جرات کے گناہ مین کہ جزائے اعمال واجب سے اوسی گناہ کے
مانند اسلیئے فرمان عالی صادر ہوا کہ اوسی قدر درگاہ مین منکوب ومحجوب رہے کہ
اپنے کردار نابکار کا عوض کہ اپنے زیردستونکے نسبت عمل مین لایا میرے دربانون
سے کہ اوسکے زیردست ہین پاتے **سوال** ۱۲۵ خیرخواہونکو اس امر نہان کی آگاہی
کی خواہش ہے کہ کل [illegible] شہریار پر آیا تہا کہ فلان شخص سے اپنے نفس کے

دلالت مطابقی ... دلالت تضمنی ... دلالت التزامی ... غیاث اللغات

باز رہیں بخوف نہیں ہوں جواب ظاہر ہوا کہ وہ کم دیانت خیانت شعار مالِ دنیا کی
محبت میں گرفتار ہے انتہی اس جواب کا بیان یہ ہے کہ جسکا باطن دوستیِ مال سے مملو
ہوتا ہے اس قولِ راست کے موافق کہ دشمنونکے دوست حقیقت میں دوستونکے دشمن
ہوتے ہیں آخر کار وہ دوستونکا دشمن ہو جائیگا حاصل یہ کہ میں دنیا کو دشمن جانتا ہون
اور اوسکے جاہ و جلال سے محبت نہیں رکھتا اور وہ دیوانہ مال و منال سے بسبب غرور
میرا عدو ہو جانی ہو جائیگا سوال ۱۲۶ حاکم فارس نے موافق حکم شہریار تخت گاہ اصطخر
سو آدمی قوی جثہ کار آزمودہ انتخاب کرکے بعد امتحان و آزمایش مکرر برائے بندگی
درگاہ بھیجے ہیں وہ مدت سے درِ دولت پر حاضر ہیں اونکے باب میں کیا حکم ہے جواب
اون سبکو آگاہ کر دینا چاہئے کہ اس درگاہ کے خادمون سے میری اصل غرض
محض محبت و تولی و اخلاص و عقیدت جبلی ہے خدمتِ بدنی و پرستاری ظاہری
نہیں ہے اور کثرتِ عنایت و اجرای خلوص محبت کے ملاحظے سے ہے انتہی
اس جواب کا بیان یہ ہے کہ خادمونکے روزینہ مقررہ و مشاہرہ مستمرہ کی ترتیب اور
اسی قیاس پر سب خدمت گارونکے لئے میری جمیع عطا و احسان اونکی محبت
دلی و دوستی باطنی کے حاصل ہونے سے ہے دست و پا و اعضائے قوی کو
کام میں لانے سے نہیں چاہتے ہیں کہ دیکھ بھال سے خدمت شاہ شروع کریں

سے بہت پرحذر رہے کیونکہ یہ بیچارے اس دلیری سے ابتدا نکرین یعنے نقصان آخر کار سے

اندیشہ کرکے بے تامل (غافل ۱۲) و غور بادشاہ کی خدمت مین جرات نکرین اگر بے فہم و اندیشہ

یہ کام شروع کرینگے آخر کار نقصان جانی و مالی ضرر اوٹہائینگے **سوال** ۱۲۷ فلان

شخص جواہر خانہ شہریار کے تحویلدار کی نسبت خیانت ظاہر کرتا ہے **جواب** میرے

معتمدونکو ناشستی کردار سے نسبت دینا نہین چاہئے اور میری رائے پر اعتراض کرنا

نہ چاہیے انتہی اس جوابکا بیان یہ ہے کہ جبتک عہدہ داران کار جلیلہ سرکار سے

ایسی خیانت نہو جسکے ثابت کرنیمین زیادتی ظہور سے بیان گواہ و قسم کی محتاج نہو

محض گمان و قیاس سے میرے اہل اعتماد کی آبرو کی پردہ دری سے پیش نہ آئین

اور دقایق اعتراض سے کوئی دقیقہ میری رائے دانش آرائے پر بوجہ خوشنما روا نرکہین

یعنے جنہیں اونکو معتمد کیا ہے جب اونپر خیانت کی تہمت کی (گمان بد کرنا ۱۲) گویا مجہپر اعتراض کیا **سوال** ۱۲۸

یہ جو حکم ہوا ہے کہ فلان شخص ہر انجمن شہر و دیار مین رسوا کیا جائے اور مرد و زن کی

ملامت سے ہر گلی کوچیمین اوسکی آبروریزی ہو اسکا سبب کیا ہے **جواب** وہ کم

عقل تکبر و سرکشی سے کہ لازمہ بدذاتی ہے باوجود قلت سرمایہ احتشام جامہ

خدام سے نکلکے لباس بزرگان مملکت و اعیان دولت مین آیا اور ایسے ہی گذر کے

آسمان پر جانیکا قصد کیا یعنے میری (ہمچشمی) ہمسری و برابری کا اوسکو دعوی ہے **سوال** ۱۲۹

فلان شخص سے کیے لیئے کہ صاحب استحقاق و استعداد سے ہے عنایت و رعایت قلبی و دلی
و احسان و تحسین زبانی و فعلی کے دروازے کس سبب سے بند ہوئے انتہی یعنے فلان
شخص مستحق عنایت و رعایت مہربانی و احسان سے کیون محروم ہے جواب اون
بد اطوار نے میری نیکیونکو ناپسندیدہ دوست و دشمن مین بنظر قبول نہ دیکھا
اور اس دولتخانہ اقبال کی بزرگی کے لوازم جیسے چاہئیے بجا نہین لایا سوال ۱۳
کس سبب سے فلان سردار موافق حکم شہریار فلان کہتر کا محکوم و فرمان بردار ہوا جو
وہی پہلے اوسپر حاکم و فرمان روا تہا جواب اس سبب سے کہ کام پانے سے
وہ مست ہو گیا اور اوسکی مدد چاہتے ہین مجہسے بہی بے پروائی ظاہر کرتا ہے انتہی
اس جواب کی تقریر یہ ہے کہ پستی پایہ کے بعد حکومت کا ملنا اوسکی خود پرستی کا باعث
ہوا اور کثرت تنگدستی کے بعد قلت فراخدلی اوسکے غرور و بدمستی کا باعث ہوئی یہانتک
کہ کم ظرفی و تنگی حوصلہ سے اپنی زیادتی تونگری کی طاقت کو کہ میرے سبب سے نیاز کرنے
سے ہے مجہی سے بیپروائی کا سرمایہ بنایا اس حوات کے گناہ مین کہ غافل ہے تنبیہ
واجب ہے اوسکی سزا بلندی سے پستی تجویز فرماکے اوس کمینے کے زبردست کو
اوسپر زبردست کیا سوال ۱۴ کس سبب سے اونکی حقیقت حال کے بیان مین فرمایا ہے
کہ فلان نیک محضر میرے انتہائے مراتب عنایت اور اعلی درجات رعایت کا سزاوار

ہوا جیسے فلان بداختر میری پستی درکات سے بے لطفی و نامہربانی کا مستحق ہوا **جواب**
اس سبب سے کہ دونون انتہائے مرتبۂ نیکی و بدی مین ہین انتہی اس ابہام کی توضیح
یہ ہے کہ مجکو تحقیق معلوم ہوا کہ یہ وفاق آئین یعنے نیک محضر کہ میری دولت کا اور
میرے دولتخواہونکی دولت کا خواہان ہے کمال مرتبۂ بہبود جوئی و خیرخواہی مین ہے
اور وہ نفاق سرشت یعنے بداختر انتہائے مایۂ بداندیشی و بدخواہی مین **سوال**
باب آلان اور وہان کے قلعون اور سرحدونکی نگہبانی کی زیادتی مصارف و
(نام ولایت ترکستان)
مخارج سے کہ اون مقامون تک پہنچنا مشکل ہے خزانے خالی ہوگئے یہانتک کہ
جو کچھ باقی ہے بعض لشکر کی آدہی تنخواہ کو بہی اصلا وفا نہین کرتا سبکا کیا ذکر ہے اس
وجہ سے شاپور موبذان کی رائے اس امر پر قرار پائی ہے کہ یہ زر قلیل کہ زیادتی قلت
سے کم سے بہت کمتر ہے بطور صلہ اونکو دیدین اور سبکو شروع سال مین تمام حقوق ادا
کرنے کے وعدے کی خوشخبری دین یہ مصلحت برائے حسن ثنا و ذکر جمیل صلاح
شہریار کی نسبت اور لشکر کے حال و مآل کے لئے تنخواہ ناقص لینے سے بہتر ہے
انتہی اس سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ خرچ کی زیادتی سے خزانہ مین زر اسقدر کم رہگیا ہے
کہ لشکر کی آدہی تنخواہ بہی ادا نہین ہوسکتی اسلئے شاپور عالم عالمان کی یہ رائے ہے کہ
یہ تہوڑا زر بطریق صلہ و عطا لشکر کو دیکے یہ وعدہ کردیا جائے کہ تمہاری تنخواہ شروع

ہوا جیسے فلان بداختر میری پستی درکات سے بے لطفی و نامہربانی کا مستحق ہوا **جواب**
اس سبب سے کہ دونون انتہائے مرتبۂ نیکی و بدی مین ہین انتہی اس ابہام کی توضیح
یہ ہے کہ مجکو تحقیق معلوم ہوا کہ یہ وفاق آئین یعنے نیک محضر کہ میری دولت کا اور
میرے دولتخواہونکی دولت کا خواہان ہے یعنے کمال مرتبۂ بہبود جوئی و خیر خواہی مین ہے
اور وہ نفاق سرشت یعنے بداختر انتہائے مایۂ بداندیشی و بدخواہی مین **سوال**
باب الان اور وہان کے قلعون اور سرحدونکی نگہبانی کی زیادتی مصارف و
نام ولایت ترکستان ۱۲
مخارج سے کہ اون مقامون تک پہنچنا مشکل ہے خزانے خالی ہوگئے یہانتک کہ
جو کچھ باقی ہے بعض لشکر کی آدہی تنخواہ کو بہی اصلا وفا نہین کرتا سبکا کیا ذکر ہے اس
وجہ سے شاپور موبدان کی رائے اس امر پر قرار پائی ہے کہ یہ زر قلیل کہ زیادتی قلت
سے کم سے بہت کمتر ہے بطور صلہ اونکو دیدین اور سبکو شروع سال مین تمام حقوق ادا
کرنے کے وعدے کی خوش خبری دین یہ مصلحت برائے حسن ثنا و ذکر جمیل صلابت
شہریار کی نسبت اور لشکر کے حال و مآل کے لئے تنخواہ ناقص لینے سے بہتر ہے
انتہی اس سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ خرچ کی زیادتی سے خزانہ مین زر اسقدر کم رہگیا ہے
کہ لشکر کی آدہی تنخواہ بہی ادا نہین ہوسکتی اسلئے شاپور عالم عالمان کی یہ رائے ہے کہ
یہ تہوڑا زر بطریق صلہ و عطا لشکر کو دیکے یہ وعدہ کردیا جائے کہ تمہاری تنخواہ شروع

ہ موبد علما و دانا و صاحب دین آتش پرستان ۱۲

جواب ہوا جیسے فلان بداختر میری پستی درکات سے بے لطفی و نامہربانی کا مستحق ہوا
اس سبب سے کہ دونون انتہائے مرتبۂ نیکی و بدی مین ہین انتہی اس ابہام کی توضیح
یہ ہے کہ مجکو تحقیق معلوم ہوا کہ یہ وفاق آئین یعنے نیک محضر کہ میری دولت کا اور
میرے دولتخواہونکی دولت کا خواہان یعنے کمال مرتبۂ بہبود جوئی و خیر خواہی مین ہے
اور وہ نفاق سرشت یعنے بد اختر انتہائے مایۂ بد اندیشی و بد خواہی مین **سوال**
باب آلان اور وہان کے قلعون اور سرحدونکی نگہبانی کی زیادتی مصارف و
نام ولایت ترکستان ۱۲
مخارج سے کہ اون مقامون تک پہنچنا مشکل ہے خزانے خالی ہوگئے یہانتک کہ
جو کچھ باقی ہے بعض لشکر کی آدہی تنخواہ کو بہی اصلا وفا نہین کرتا سبکا کیا ذکر ہے اس
وجہ سے شاپور موبدان کی رائے اس امر پر قرار پائی ہے کہ یہ زر قلیل کہ زیادتی قلت
سے کم سے بہت کمتر ہے بطور صلہ اونکو دیدین اور سبکو شروع سال مین تمام حقوق ادا
کرنے کے وعدے کی خوشخبری دین یہ مصلحت برائے حسن ثنا و ذکر جمیل صلابت
شہریار کی نسبت اور لشکر کے حال و مآل کے لئے تنخواہ ناقص لینے سے بہتر ہے
انتہی اس سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ خرچ کی زیادتی سے خزانہ مین زر اسقدر کم رہگیا ہے
کہ لشکر کی آدہی تنخواہ بہی ادا نہین ہو سکتی اسلئے شاپور عالم عالمان کی یہ رائے ہے کہ
یہ تہوڑا زر بطریق صلہ و عطا لشکر کو دیکے یہ وعدہ کر دیا جائے کہ تمہاری تنخواہ شروع

ے موبد عالم دانا و صاحب دربار آتش پرستان ۱۲

یہ بات تعلیم کی پہر حال محلِ انقطاعِ جبالِ لزکان سے دریائے خزر تک ہر جا رخنہ وگذرگاہ
سنگ رخام کے تختون سے بند کر دی اور رراکہ چونے وغیرہ سے استوار کر کے سنگی تختون کو
لوہے کی بہاری مینحون سے پایدار کر دیا اور جا بجا برج لگا اونچا کیا گہلا کے بہر دیا اور
اوس دیوار کی نیو پانی تک کہود کے قایم کی اور درمیانِ دریا ایک میل سے زیادہ
لیجا کے اوسکے تہ سے پانی کے اوپر لائے اوس دیوار کو اسقدر مستحکم کیا کہ گمان وقوف
اوسپر سدِّ یاجوج کا شبہہ ہوتا ہے اور دونون دیوارون مین کاروانِ تجار اور
مردمانِ دیار کی آمد و رفت کے لئے بمقدارِ قلعۂ کلان فاصلہ رکہکے اوسکے موافق
دروازہ آہنی نصب کیا جب کوئی قافلہ دشتِ ترکان و بلادِ تاتار و جمیع اطرافِ شمال
سے ایران مین آتا ہے یا ایران سے اوس سمت جاتا ہے دروازہ کہول دیتے ہین اور
قافلونکے جانے کے بعد پہر مقفل کرتے ہین ابتک یہی طریقہ ہے اور اوس وقت سنتے
لاکہ سپاہیونکی جگہہ پر لشکرِ ایران سے ایک ہزار آدمی اوس سرحد کی نگاہبانی اور
دربند سد کی محافظت کے لئے مقرر ہوئے اوس سد کو پارسی دربند خزر
و دربند آہنین اور ترک دیمور قاپو کہتے ہین اور عربی مین باب الابواب اور باب الان
مشہور ہے سوال ۱۳۳ بہزاد عملدار کے باب مین کہ عملداری مین اوستاد نے کس وجہ سے
فرمایا ہے کہ اوسکی سب تدبیرین درہم و خراب ہو گئین اور اوسکے عمل کی تمام ضایع

وہ عمل ہو گئے **جواب** مجکو معلوم ہوا کہ اوسکا زمانہ اوسکی اصلی مین گذرتا ہے اور عمر کا حصہ بستی و بیخبری امور سرسری مین تمام ہوتی ہے **سوال** زبان حقیقت بیان پر سبب اسکا کہ فلان محتشم کو بخشے مال وجاہ سے ایسا بہرہ ہے جیسے اشجار و نباتات کو ابر باران کی برق سے **جواب** اسلئے کہ مستحقونکو اپنی مال وجاہ سے نفع کرتا ہے انتہی اسکے جوابکا بیان یہ ہے کہ اوس بدانجام نے اپنی مال وجاہ کے فایدے سے کہ نصاب[1] کمال پہنچا ہے ارباب استحقاق کو ناامید کیا اور اوسکے اموال مین بحکم قسمت وحوالہ ازلی حقیقت مین محتاجون اور دردمندونکا حق شامل ہے اور اوس سبب سے نوبت سکو انتہائے مرتبہ نیازمندی پر بہی اپنے حقوق سے مطلق بے بہرہ کیا پس موافق قاعدہ حضرت احکم الحاکمین کہ ہمیشہ عوض دینے مین جاری رہتا ہے وہ بدنصیب مال وجاہ سے بے نیازیٔ خداداد اپنی تونگری سے محروم ہوا اس تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی اوسکا مال نصاب شرعی کے مرتبے پر پہنچگیا ہے مگر زکوۃ نہین دیتا اور حق تعالے نے تونگر کے مال مین فقیرونکا حق رکہا ہے پس جو اونکی حق تلفی کریگا خداوند کریم اوسکو آخرت مین محروم رکہے گا اور یہ اوسکے عمل کا عوض ہے **سوال** کس وجہ فرمایا ہے کہ ہر مزاد کے آثار افعال واطوار سے مواد دماغی کا فساد معلوم ہوتا ہے اور اس سبب سے تعلیم علاج کا محتاج ہے **جواب** اس وجہ سے کہ محال آباد کو خراب کر دیتا ہے انتہی

[1] نصاب اصل مال جسکی زکوۃ واجب ہو ۱۲

یعنے جس ولایت کا انتظام اوسکو سپرد ہوتا ہے تہوڑے زمانہ مین اوسکے قواعد درستی مین خللِ فسادِ کلی پیدا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ایسا امرِ ناشایستہ سوائے خللِ عقل نہین ہوتا اور اسطرحکا عملِ فاسد بجز زیادتی مادۂ فساد سودائے شور انگیز ظہور مین نہین آتا **سوال** کس راہ سے فرمایا ہے کہ فلان مالدار ناگہان تلفِ مال کی مصیبت مین گرفتار ہوجائیگا **جواب** اسلئے کہ بے استحقاق سب مال ایک ہی مرتبہ حاصل کیا انتہی اس جوابکا بیان بوجہ خوب یہ ہے کہ اوس سب مال کا حاصل کرنا موافقِ خواہشِ حق نہ تہا محض آمدنی حرام سے حاصل کیا مطابق مصرعۂ مشہور ع بباد آمدہ ہم بباد می رود ✤ جس راہ سے آیا ہے اوسی راہ جائیگا مصرع ع مالِ حرام بود بجائے حرام رفت ✤ **سوال** [137] دولتخواہانِ درگاہ التماس کرتے ہین کہ فلان شخص کو حضور درگاہ سے دور کرنیکی بسلئے امر والا کیون صادر ہوا **جواب** اوسکا سبب یہ ہے کہ اوسنے مکروہ ب کی طرف میل کی انتہی یعنے اوسنے مشورے کیوقت راہِ راستی اور درستِ ہنجار یعنے امانت دارانِ لائقِ مشورہ کی پیروی سے اور راہِ راستِ رائے صائب [138] اور رویۂ صادق سے کنارہ کیا اور نیکانِ طالبانِ خیر کو راہ بتانے مین برائے رہزنی راہِ خیر راہ زنونکے طریق پر گیا اس راہ نے اسطرح سے نابکار کو پادشاہ ہونیکے انجمن مین راہِ فریب دینا طریقِ عقلمندی سے بہت دور ہے

یہ چاہتے ہیں کہ اوّل مرتبہ جو کچھ قدیم سے مقرر کر دیا تھا برقرار رہے کہ خاطر کمترین پرستاران کہ اندیشہ بیش و کم سے پراگندہ ہے مطمئن ہو **جواب** درخواست چہرہ آئندہ اس باب مین قرینِ صواب ہے اسلیئے کہ کمالِ محبت بالفعل اور امید زیادتی آئندہ زیادتی نعمت پر موقوف ہے اسی طرح نقصانِ دوستی وکمی امیدواری کمی فضل واحسان سے وابستہ ہے اسواسطے حکم ہوا کہ جو کچھ اوسکی رسوم سے بطور تقلیل تھوڑا بہت کم کیا ہے وہ اموالِ خاصِ سرکار سے بے کسر و قصر اوسکو پہنچائین اور اوسکے جاریٔ استمراری پر بارہ ہزار درہم اور بڑہا دین اور میری جانب سے آئندہ کی نیکی کا امیدوار کر کے خوشحال و خرسند کرین کہ ہر طرح خوشنود و رضامند ہو **سوال** نوع انسان بہت قسمین ہین اور ہر قسم کا مقتضائے طبعی کے اختلاف سے متصف ہونا ظاہر ہے اور شاہانِ انجام بین و ہوشیار سے اقتضائے طبایعِ مردم کا خلاف نہونا لازم ہے اونمین سے بعضونکی بہی موافقت باوجودِ مخالفتِ خواہشِ بنیاد دشوار و محال ہے سبکا کیا ذکر ہے مثلاً جو لوگ فرشتہ طینت ہین شیوۂ دینداری و دانش کے سوا اور کچھ نہین چاہتے ہے پادشاہ سے اسی بات مین خوش ہوتے ہین کہ دینداروں اور حق پرستوں سے صحبت رکھے اور اصحابِ دانست وکفایت شہریار سے صرف عزمِ ملوکانہ برائے اصلاحِ مالی وملکی و توفیرِ اموالِ خزاین و بذلِ ہمتِ مالکانہ و زیادتی

عمارات بلاد و زراعت سے سوا اور کچھ توقع نہیں رکھتے اور ارباب امور دار العدالت
سلطان دادگر سے توجہ کار مظلومان و غور رسی معاملات دادخواہان و اعانت
طالبان و اصلاح فساد چاہتے ہین اور جو خوشحالی کے جویا ہین وہ حضرت سے
سوائے سیر و شکار و حرص دید گلزار اور کچھ غرض نہین رکھتے اور جو آدمی آرام
طلب ہین وہ ملک سے سوائے افزایش راحت و آسایش و زیادتی اسباب
شادی و سرور و معاشرت اہل غنا و طرب و مخالطت اصحاب رود و سرود اور
کچھ پسند نہین کرتے اور صاحبان جنگ و حرب و اصحاب تیزہ و ضرب حضور سے
اشتغال سیف و سنان و آمیزش مرد افگنان و خلطہ مردان میدان نبرد چاہتے
ہین موافق مخالفت و ضد امور مذکورہ کسی صورت مین موافقت نہین ہے
جواب جب اہل دنیا بہت ہوئے اور ایک کی خواہش طبیعت دوسرے کی
خلاف ہوئی تو پادشاہ اہل دنیا کی خواہشون کے ساتھ کہ آپسمین مخالف ہین اوقات
مختلفہ ہین کیونکر موافقت کر سکے گا ایکوقت کا کیا ذکر ہے مین موافق طاقت
بشری جہانتک ممکن ہو سکتا ہے ہر گروہ کی مراد سے حسب صلاح وقت در حال
اہل جہان ہاتھ نہین کھینچتا **سوال ۱۴۴** کس را مے سے زبان صدق بیان پر آیا ہے
کہ فلان فرد مایہ کی زیادتی کلام آجکل مجھ پر بہت گران ہوتی ہے حالانکہ سابق مین

اوسکے کلام سب سے زیادہ مقبول تھے **جواب** اسوجہ سے کہ سخنان بیفروغ
کی زیادتی سے کہ صدق وصفا کا نور اونسے جاتا رہا میرے گوش و دل اور اہل
انجمن حضور کو سننے اور قبول کرنے کے رنج مین ڈالا **سوال** ۱۴۵ کس استقامت سے
فلان نیک اختر کے حق مین فرمایا ہے کہ یگانۂ زمان اور اپنے ہمسرون اور ہم سنون
ممتاز ہے بلکہ اس زمانے مین کوئی اوسکے مانند نہین ہے **جواب**: دسعادت
سرشت مرد آزاد: ایسا پاکیزہ گوہر ہے کہ اوسکا نظیر دنیا مین پیدا نہین ہوا اوسکے
خصائل ستودہ کے دلایل سے ایک یہ ہے کہ باوجودیکہ میری درگاہ سے اوسکی
خمیر و طینت ۱۲
مرادین پوری نہین ہوتین اور کوئی اوسکا ارادہ حاصل نہین ہوا میرے شکوہ
سے زبان آشنا نہین کی بلکہ حرف گلہ لب پر نہین لایا **سوال** ۱۴۶ کس دلیل سے
فرمایا ہے کہ فلان نفاق پیشہ کی خلوص نیت خیر خواہی اولیائے دولت پادشاہی
مین بدخواہی و بداندیشی کی آمیزش کا جو مجھے گمان تھا وہ یقین کے مرتبے پہنچا
جواب اس وجہ سے کہ میرے بداندیشون کے اقوال سننے کی طرف اوسکی
شدت رغبت باطنی اوسکے علامات حال سے ظاہر ہے اور میرے اولیائے
دولت کی وقوع لغزش و خواری کی خواہش اوسکی عادت گفتار و کردار سے نمایان
وہویدا ہے **سوال** ۱۴۷ فلان متعرب کو کیون حکم ہوا ہے کہ گفتار مناسب طبع و موافق

مزاج سے فلان محتشم کی نسبت عدم رضامندی ظاہر کرکے شہریار کی آتش خشم

وغضب کو نہ بھڑکائیے **جواب** اسلئے کہ دردمندی کے وقت وہ یار و یاور سے

جدا نرہے انتہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب سب اس شیوہ ناستودہ کو میری

مرضی کے موافق جانین جس راہ سے ہوسکے بوسیلۂ خوشامدگوئی مقام رضاجوئی

مین آئین اور بامید حصول موافقت وقت وحال بابدولت آدمیونکو بموجب حقیقت

مین خود رنجیدہ کرین رفتہ رفتہ اس سلوک ناہنجار سے یارونکی دوستی اور امداد کا

طریق بند ہوجائے بلکہ دوستونکی دشمنی اور آشناؤنکی بیگانگی سے دروازے کہلجائین

جب برگشتگی روزگار اپنا کام کرکے ادبار کی نوبت اوتنگ پہنچانے پادشاہونکی

توجہ کا سایہ اونکے سر سے نلے ناچار بے یار و مددگار رہجائین اور مخالف

فرصت پاکے اونکو ہلاک کرین **سوال**[۱۴۸] صاحب دیوان مظالم[1] کو ہر مجمع اور محفل مین

آشناؤن اور بیگانون عالمون اور جاہلون کے سامنے سرزنش و رسوا کرنیکا کیا

باعث ہے **جواب** مجکو معلوم ہوا کہ وہ بدبخت دادخواہونکی فریاد رسی کا ہرگز اقبال

نہین کرتا بلکہ دادخواہونکو خواہ نخواہ اپنے دروازے پر نگاہ رکھکے اپنے پاس نہین

آنے دیتا اور اپنے جور و بیداد سے میری بدنامی کی خبرین دنیا بھر مین مشہور ہونا

روا رکھتا ہے **سوال**[۱۴۹] کس علت سے فرمایا ہے کہ اولیائے دولت مین سے

[1] مظالم بفتح میم وکسر لام تیرہواں جمع مظلمہ ہے یعنے ستم اور عدالت گاہ اور وہ جگہ جہان ظالمونکو سزا دین ۱۲

مزاج سے فلان محتشم کی نسبت عدم رضامندی ظاہر کرکے شہریار کی آتشِ خشم
وغضب کو نہ بھڑکائیے **جواب** اسلئے کہ دردمندی کے وقت وہ یار و یاور سے
جدا نرہے انتہی اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے کہ جب سب اس شیوۂ ناستودہ کو میری
مرضی کے موافق جانین جس راہ سے ہو سکے بوسیلۂ خوشامدگوئی مقامِ رضاجوئی
مین آئین اور بامیدِ حصولِ موافقتِ وقت وحالِ باید ولت آدمیونکو بموجب حقیقت
مین خود رنجیدہ کرین رفتہ رفتہ اس سلوکِ ناہنجار سے یارونکی دوستی اور امداد کا
طریق بند ہو جائے بلکہ دوستونکی دشمنی اور آشناؤنکی بیگانگی سے کے دروازے کھلجائین
جب بیوستگئ روزگار اپنا کام کرکے ادبار کی نوبت او تنگ پہنچانے پادشاہونکی
توجہ کا سایہ اونکے سر سے سے نے لے ناچار بے یار و مددگار رہجائین اور مخالف
فرصت پاکے اونکو ہلاک کرین **سوال** ۱۴۸ صاحب دیوانِ مظالم کو ہر مجمع اور محفل مین
آشناؤن اور بیگانون عالمون اور جاہلون کے سامنے سرزنش و رسوا کرنیکا کیا
باعث ہے **جواب** مجکو معلوم ہوا کہ وہ بدبخت دادخواہونکی فریاد رسی کا ہرگز اقبال
نہین کرتا بلکہ دادخواہونکو جو انجواہ اپنے دروازے پر نگاہ رکھکے اپنے پاس نہین
آنے دیتا اور اپنے جور و بیداد سے میری بدنامی کی خبرین دنیا بھر مین مشہور ہونا
روا رکھتا ہے **سوال** ۱۴۹ کس علت سے فرمایا ہے کہ اولیائے دولت مین سے

تقریر یہ ہے کہ سب کے حال و مال کی اصلاح اوس سب مال کے پہنچانے پر منحصر ہے
اسواسطے کہ جسکی ادائی بدفعات دینے سے تاخیر مین پڑی ہے جس صورت مین ایک ہی بار مجموع طلب کرینگے
ناچار سب ایک ہی حال مین بے زر و خراب حال ہوجائینگے اور زیادتی محتاجی و قلت توانگری و علت
رنج و مصیبت اونکی ہلاکت و فنا کا باعث ہوگی اس باب مین احمد بن حسن میمندی وزیر
آل سبکتگین نے عرضداشت رعایا کے جواب مین یہ سخن مختصر کہا تہا الخراج جراح
(نام پدر سلطان محمود ۱۲) دواءہ اداءہ یعنے خراج اوس زخم کے مانند ہے جسکا علاج مواد فاسد کے
دور کرنے پر منحصر ہے **سوال** فلان والی کی موقوفی کے لئے امر عالی کیون صادر
ہوا ہے **جواب** وہ بہت آرامی سہل کار ہے جنکے انجام مین جو خردون اور کم عقلون
اہتمام سے راست و درست ہو سکتے ہین خود مشغول رہتا ہے اور کار و اشغال
عظیم جو بزرگون اور عاقلون کی کوشش کے سوا درست نہین ہو سکتے اونکو ناقص و
معطل رہنے دیتا ہے **سوال** کس وجہ سے حکم ہوا ہے کہ فلان شخص کی نزدیکی و
آمیزش سے پرہیز واجب ہے کہی بار فرمایا ہے کہ عاقلونکو اوسکی آشنائی بیگانگی
سے تبدیل کرنا ضرور ہے بلکہ اوسکی قربت احتیاط سے بہت دور ہے **جواب** اوس شرارت
سرشت کو ہمیشہ یہی خیال رہتا ہے کہ اپنے دوستون نزدیکون کے راز خویش و
بیگانہ پر ظاہر کرے کبہی بار اپنے نزدیکونکے راز میرے خیر اندیشونکے راز نہانی کے

۱۵۳

ساتھ جنکی خلوصِ عقیدت سب پر ثابت ہے مجھسے بیان کیئے ہیں **سوال** کس دلیل سے فرمایا ہے کہ میرے جمیع دوستانِ دولت کو ہر وقت و ہر حال مین ریا سے پرہیز کرنا واجب ہے انتہی یعنے جسطرح ظاہر مین دولتخواہی بیان کرکے آپکو خیر اندیش ظاہر کرتے ہین چاہیئے کہ اپنے باطن کو بھی بطورِ ظاہر آراستہ کرکے دونونکو موافقِ حق و خلافِ باطل رکھین **جواب** اپنی مہربانی کے سبب درپے ہونے سے مین چاہتا ہون کہ ہمیشہ اونکا سررشتہ کوشش میرے لئے آپسمین بندھا رہے انتہی یعنے سب چاہتے ہین کہ میری کشتی نعمت انعام و افضال کے دریا مین جسطرح سے ہمیشہ جاری رہے ویسی ہی مدام نیک خواہی دولت کے کام مین اونکا سلسلہ کوشش ٹوٹنا نہین چاہتا **سوال**

۱۵۴

شوخزادنا صح کہ عہدِ قباد مین اپنے مرتبہ بلند سے گرکر پھر اپنے رتبے پر نہ پہنچا **جواب** اسوجہ سے ہے کہ حق کے باب مین وہ سستی کرتا ہے خصوصاً وقتِ استواری موافقتِ زمانہ انتہی اس جواب کا بیان یہ ہے کہ اوس ناسنجیدہ اطوار کی حقیقت میزانِ امتحان سے یہ ظاہر ہوئی کہ جب از روئے موافقتِ بخت مددگار و اخترِ طالع بلند زمانے کی موافقت سے امیدوار ہوتا ہے کارِ حق مین جو کام کا حق ہے سستی کرتا ہے اور حق پہنچانے کے باب مین اوسے بہت کاہلی ظاہر ہوتی ہے **سوال** ضرورتِ وقت و حالِ جنگ و مردانِ جنگ کے بیان مین جو مکرر فرمایا ہے کہ مردانِ جنگی کو چار خصلتون کا اختیار کرنا

اور شایستگانِ کارزار کو اوپر اعتبار کرنا مناسب ہے وہ چار خصلتین کون سی مین جواب
اول قوتِ غالبہ ہے یعنے حالتِ قاہرہ حملہ کنندہ جسکو تیزئ قوتِ غضبی بڑہاتی ہے
اور زادتے شجاعت ظاہر ہوتی ہے دوم قلبِ جامع یعنے وہ دل جو زیادتی طمینان
اپنی تنہائی پر بہر تفرقی سے پراگندہ نہو کہ اور دلونکے اجتماع مین پراگندگی نہ لاوے
بلکہ پراگندہ دلونکی خاطر جمع کا باعث ہو سوم تمامئ منظر یعنے کمالِ عظمت و استواری
بنیاد اسواسطے کہ دیکھتے ہی خصوصیاتِ علامت سے درشتی ہیکل و درستی پیکر معلوم
ہو جاتی ہے اور باطن کا حال آزمایش سے کے بعد کہلتا ہے چارم وسعت معرفت یہ خصوصیات
جنگ کے کمال جاننے اور پہچاننے سے مراد ہے حملہ کرنا اور شوکت دکہانا اور بڑہنا
اور ٹہرنا اور لڑائی کے ہتیار پہچاننا اور سواری کا جاننا اور مردانِ جنگ کی سواری
اور گہوڑیکا پہچاننا وغیرہ سوال ۱۰۶ مجلس خاص مین کس وجہ سے فرمایا کہ مجکو سب
نعمتونکے صاحبون اور سب صنعتونکے رئیسون کی صحبت اختیار کرنا لازم ہے
انتہی یعنے حضرت نے یہ کیون فرمایا ہے کہ اعیانِ دولت کی ہمنشینی اور ہر پیشہ و صناعت
کے رئیسونکی صحبت اختیار کرنا پادشاہونکے آثارِ جمیلہ و اطوارِ جلیلہ سے ہے خصوصاً
صاحبانِ آداب و حکمت کی معاشرت کہ یہ لوگ صاحب شانون مین بہر حال پادشاہونکو
واجب ہے جواب اسلیئے کہ تمام عالم مین میرا شوق علوم مشہورہ اس امر سے

کو نوبت اور دشمن کو خوف ہوتا ہے انتہی اپنے جواب کی تقریر یہ ہے کہ جب تمام
اہل دنیا مین میرا شغل علوم شریفہ مشہور ہوگا اس سے ملک و دولت کا دبدبہ بڑہیگا
اور اقبال کی استواری تازہ ہوگی اور آدمیونکی پراگندہ دلی جاتی رہیگی خلاصہ یہ ہے
بادشاہ کی نیک خصلتین اور بزرگ عادتین جمال وجلال ملک وملت کا باعث اور
دوست و دشمن دین و دولت کی امید و خوف کا سبب ہوتے ہین **سوال** کس کا
حکم ہوا ہے کہ فلان والی کو اوس عقوبت سے ڈرانا چاہیے جسکی حد و انتہا نہو اور
اوس سے خلاصی کی امید نہ ہے **جواب** وہ بیعقل زیادتی سخت جانی و احمقی سے اس درجہ
عظمی کی بزرگی قدر و مقدار مین سبکی جانتا ہے میرے دوستان دولت سے عداوت
کی عداوت آسان جانتا ہے اور باوجود عدم مقدور میرے فرمان پر دلاوری کے
جرأت سے اوکھاڑنیکا قصد کرتا ہے اس ابلہی و کوتہ اندیشی کے جرم مین اس عذاب کا بلکہ اوس سے
زیادہ کا مستحق ہے **سوال** کس رو سے فرمایا ہے کہ مردمان خانہ کی خداوند خانہ
سے کے حق مین عیب جوئی و بدگوئی حقیقت مین خداوند خانہ کا گناہ ہے مردمان خانہ
جرم نہین ہے **جواب** اسوجہ سے کہ گناہ نفس کے سوا اعضا سے سرزد نہین
ہوتے انتہی یعنے جسم سرتاسر جوارح و اعضا اور تمام آلات و قوائے بدنی سے کہ
حقیقت مین یہ کالبد کے اہل خانہ ہین نیک و بد ظاہر ہوتا ہے وہ سب بعینہ نفس سے ہے

مزرد ہوتا ہے کہ نفس مرتبے مین صاحب خانہ کے مانند ہے **سوال** تعلیم آداب کے بابمین فرمایا ہے کہ خدمتگار ونکا وظیفہ یہ ہے کہ بقدر امکان میری خدمتگذاری وحق پسندی کے حاصل کرنیکے بارہ مین کوشش بلیغ انتہا ہے کمال کو پہنچا ئین کیونکہ میری رضامندی وخوشنودی سے برخورداری ابد کا ثمرہ پاتے ہین **جواب** اس سبب سے کہ خادمون کی اس باب مین سستی وکاہلی اونکی بلندی مرتبہ وافزایش مناصب کے بارہ مین میرے زیادہ احسان کے ارادہ کے اسباب قطع ہوجانیکا باعث ہے

۱۶۰

سوال کس وجہ سے فرمایا ہے کہ فلان مکار جو حق پرستونکے بھیس مین ہے اور جامۂ مکر پر لباس درویشی پہنے ہے اوسکا قید کرنا لازم ہے کہ سلاطین پر دین کو عاقبت اندیشی کی راہ سے اوسکے مکر وحیلہ وبیہودہ گوئی واظہار کرامات ومقامات کی ادعا کے دفع کرنا واجب ہے بلکہ سب صاحبان قدرت واقتدار پر پیوند آراستگی کا کے قطع کرنے اور بدی دفع کرنے سے اوس گمراہ کی پیروی سے احمقونکو بچانا ہر طرح واجب ہے **جواب** اسواسطے کہ اوسنے باوجود کمال نقص وبیدانشی وبیخردی اپنی دانش کا دعوی کیا اور میری اور سب عالمون اور دانا ؤنکی نادانی آشکار کیا اور یہ گناہ دو سببون سے مصالح ملک وملت کی بنا مین خلل وتزلزل کا رخنہ ڈالتا ہے

۱۶۱

سوال کس دلیل سے اپنے خاصہ ہمشیرہ کو [illegible] ساعت کیمیا مین خوش [illegible] نے باوجودیکہ سب [illegible]

ے وظیفہ اوس علم کو کہتے ہین جو کسی کے واسطے ہر روز معین ہو ۱۲

اوسکے احتیاج ہے اور تہوڑی کوشش مین مال جلد حاصل ہونے سے ہے سے بے شماری
ممکن ہے بہت منع کرکے فرمایا ہے کہ عالم مین اہل علم سے بہتر بہت علوم مین کہ تمام
خلق نے اونکا احاطہ کیا ہے انتہی یعنے بہت فنونِ دانش ایسے عمدہ تر واشرف ہے
دنیا مین موجود ہین کہ اونکے ڈہونڈہنے والے یقین کی راہ سے اونتک پہنچے ہین اور
علم ایک وجہ سے کمینگی سے خالی نہین ہے بہرحال حاصل ہونے نہونیکا احتمال ہے
عقلمند اوس چیز کی طلب جو یقینی ہے مشکوک چیز کے حاصل ہونیکے احتمال سے ترک
نہین کرتا **جواب** اس دلیلِ استوار سے کہ کوئی چیز بزرگی مین پائندگی و ہمیشگی کے
اعتبار سے دولت اخروی کو نہین پہنچ سکتی اور یہ ملک بزرگ یعنے آخرت محض بدی
سے پرہیز اور نیکی کے حاصل کرنے سے بآسانی ہاتہ آتا ہے دانشمندون اور ہوشیارون کے
نزدیک امرِ دینی کی تعب کم سے کم ہے اور کیمیا کا کام نہایت بزرگ و زیادہ **سوال**
جویندگانِ کنہ حقایقِ اشیا اپنی آگاہی کے لئے پوچھتے ہین کہ کس وجہ سے فرمایا ہے
کہ سب رعایا و برایا کی پادشاہون کے نیک اندیشی و خیرخواہی کے طریق مین چلنے
کی یہ راہ ہے کہ جسطرح ہوسکے بادشاہون کی خوشی کے حاصل کرنے کے اسباب
جمع کرین اور جو اونکی خوشنودی و مرضی کے باعث ہین اونکے وصول کی طرف سے
کسی طرح منہ نہ پہیرین **جواب** اس سبب سے کہ حصولِ شادی و سرورِ سلاطین
جتنے انتہا کا فایدہ تصور کیجیے سب بے نصیب نہوکے تقسیم شادمانی و کامرانی کے حصے ملین

خادمان شاہ مین شریک رہین سوال کس سبب سے فرمایا ہے کہ توکل حضرت پیدا
کنندہ جز و کل کے بعد میرے سوا اور پر تمکو اعتماد کرنا چاہیے جواب اسلئے کہ بعد توکل
پروردگار جل شانہ جب میرے سوا دوسرے سے تم امیدوار ہوئے تو منافع عدل
و فوائد احسان کا پہنچانا کہ مجپر ہمیشہ سہل و آسان ہے اوس صورت مین بہت سخت و دشوار
ہو جائیگا سوال فلان شخص کو سبب صدور گناہ یا ظہور دزدی اوسکی قدر و منزلت سے
کیون گرایا ہے جواب وہ ناقص تہا باوجود عدم استعداد و لیاقت خداداد او
درجۂ بلند سے جو اوسکو حاصل تہا زیادہ و بالاتر مرتبے کا متوقع تہا دلیری و زیادہ طلبی
و خود پسندی کے گناہ مین اوسکے مرتبے مین اتنا نقصان پسند کیا کہ جس مرتبے
کے وہ لایق ہے اوسیسے راضی و خوش ہو سوال عوام و خواص درگاہ مشرب شیر ربط
برنظ و رود کی طرف حضرت کی کثرت توجہ کے باب مین تامل کرتے ہین اور حصول طرب
و غنا دعود و سرود کی زیادتی مین کوشش کرنا پاسبانی ملک و ملت کے خلل کا باعث
جانتے ہین جواب جب جشن و شادی دنیا میرے وجود و عدل و بخشش کی برکت سے
ہے تو بہ کمال مراتب واجب و لازم ہے کہ ہر طرح ان دو امر پر خطر سے یعنے جشن و
شادی سے مجہے بہت فائدہ ہوا تہی اس جواب کا بیان یہ ہے کہ جب عالم مجہسے اور
میرے احسان و بخشش سے آباد اور رعایا برایا خوشوقت و شاد ہون اور مجکو شغل

[illegible] سب کو اطمینانِ خاطر ہے فراغت کلی حاصل ہوئی حالت سب کی
خوشوقتی و خوشحالی پر دلالت کرتی ہے اگر عیش و سرور خاص و عام ہے جسکو بہرہ
تام ہو روا ہے یہ بیان از روئے عقل موافقِ طبیعت خاص و عام ہے آغازِ جوانی مین
سبکا یہی حال ہوتا ہے بلکہ اس کتاب کے اخیر جواب سے یہی بات ظاہر ہے **سوال** ۱۶۶
[illegible]نون بزرگانِ روم اور اوس سرزمین کے پیشوا درگاہ والا سے اوس کشور کے
قیدیونکے فدیہ کے باب مین درخواست کرتے ہین انتہی خلاصہ یہ کہ قوم روم کے پیشوا
درگاہ والا سے یہ چاہتے ہین کہ ہمسے قیدیانِ روم کا فدیہ لین اور اونکو رہا کرین
جواب قیدیان روم سے دو آدمیونکی جگہ ایک خوک لے لین گروہ اقبالِ شاہی
اون بدبختونکے پیچھے روانہ ہے مخالفون کی ارزانیٔ قیمت پر فرمان کی مخالفت روا
نہ رکھیکے اس داد و ستد کو رائگان سمجھین انتہی یعنے دو دو قیدیونکے بدلے ایک ایک
خوک لیکے چھوڑ دین لشکرِ شاہی اونکا پیچھا کیے ہوئے ہے مخالفونکی کم قیمت کے
خیال سے حکم شاہی کے خلاف نکرین اور اس معاوضہ کو مفت سمجھین کہ اسی طرح بہت
گرفتار ہو آئینگے اور اونسے فدیہ لیا جائیگا **سوال** ۱۶۷ اہلِ خراسان اور اونہین کے
مشابہ مردمان کشورِ خاور و خوارزم اوران ولایتونکے گرد نواح کے لوگونکو برائے دفعِ فتنہ
اہل روم اور اون حدودکے رستے بند کرنیکو جو تعین فرمایا ہے اسکا سبب کیا ہے **جواب**

اس تخصیص کی علت یہ ہے کہ اہلِ اقلیمِ روم کی عداوت مردمانِ خراسان اور اونکی سرزمین کے اطراف کے لوگون کے خمیر مین ہے انتہی یعنے رومیونکی دشمنی خراسانیون کی سرشت مین ہے یہ لوگ بدل وجان اونکی دفع مین کوشش کرین گے

سوال ۱۹۸ کس سبب سے امر واجب الاصدار ہوا ہے کہ جو شخص محفلِ حضور مین سعادت باریابی پاسے حتی المقدور لباسِ فاخرہ و زیورِ گرانمایہ سے آراستہ ہو اور حتی الوسع میرے سامنے بطلعتِ نیک آکر لباسِ نیک و شکلِ احسن سے جلوہ نما ہو

جواب اس حکم کا سبب یہ خوف ہے کہ مبادا اسکی صورتین بوضع ناپسندیدہ نگاہ مین آکے منظر بصفت طبقۂ دیدار ۱۲ سیاہی چشم مین جگہ لین جائی نظر ۱۲ اسلئے کہ جو کچھ آئینۂ خیال مین بہیئت بدعکس افگن ہوتا ہے اوسکے دور ہونے مین زوال ہوتا ہے انتہی یعنے شاید اسکی صورتین بوضع ناپسندیدہ منظرِ چشم مین نقش ہو جائین اور یہ بات میری ناخوشی و کراہت طبیعت اور اونکی مردودیت کا باعث ہو کہ جو کچھ آئینۂ خیال مین بصورت ناشایستہ دکھائی دیتا ہے دیر مین زائل ہوتا ہے

سوال ۱۶۹ کس دلیل سے فرمایا ہے کہ جو کام از امور و اشغال کے جاری ہونیکا باعث ہو اوس کام کو بے تاخیر عین صنعت جاری کرنا اوس کے لئے بہت سودمند ہے

جواب اس دلیل سے کہ اکثر خردمندون نے اس بابمین آزمایش کی ہے کہ دیر کرنے سے خلق کے کل کامونکے جاری ہونے مین کمال نقصان ہوا اور تاخیر نے کہ

بہت کامون کے ملتوی رہنے کا سبب ہے اکثر اوقات بہت کامونمین آفت برپا
کی ہے اس ظہورِ آفت کے قطع نظر صرف کام کا اپنے وقت سے گذرجانا تیر راست
رو بخطا کا قادر انداز کے ہاتھ سے نشانے سے علیحدہ کرنا ہے سوال ۱۷۱ کس سبب سے
فرمایا ہے کہ فلان مردِ ہندی نسبت مقبولِ طبع ہے اور اوسکے طرف سے میرے
دلمین جگہ ہے جواب اس رو سے کہ اوسنے عالم رویائے صادقہ مین جو
اولیا دیکھتے ہین میرے لئے حال و استقبال کی نیکی دیکھی اور یہ بات
صفائے محبت اور دوستی اور صدقِ عقیدت و اعتقاد کی دلیل ہے سوال ۱۷۱
کس وجہ سے فرمایا ہے کہ فلان نعمتمند کو قاطعِ پیوندِ وفا کہنا واجب ہے جواب
اسلئے کہ اوسکی حرص و طمع کی زیادتی کہ محیطِ دایرۂ امکان سے باہر ہے اوسکو
احاطہ کئے ہوئے ہے گو اوسکی مضرت برادر و فرزند و خویش و اقربا کو پہنچے
یعنے وہ شخص اسقدر حریص ہے کہ اوسکی حرص سب چیزون پر محیط ہے یہان تک
کہ غیر ممکن چیز بھی احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ کمالِ مرتبہ حرص ہے پس جس جگہ ایسی طمع
نے راہ پائی ہو وہان سے خویش و تبار کے غم کا خیال معدوم ہو جائیگا اس سبب سے
اوسکو پیوندِ وفا کا قطع کرنیوالا کہا ہے سوال ۱۷۲ حضرت نے کس سبب سے
فرمایا ہے کہ فلان شخص نمایۂ آفت بلکہ مادۂ خوف و عذاب فتنہ ہے جواب اس سبب سے

کہ مجھسے پوشیدہ مال واسباب کے جمع کرنے مین مصروف رہتا ہے اور اسرار پوشیدنی

دولت کو باوجود حکم پوشیدگی آشکار کرتا ہے انتہی یعنے اس جہت سے مینے اوسکو

سرمایۂ آفت اور ہمہ تن سامان فتنہ وفساد قرار دیا کہ جو چہپانے کے لایق ہے اوسکو

ظاہر کرتا ہے اور جو ظاہر کرنیکے قابل ہے اوسکو چہپاتا ہے حقیقت مین ولی نعمت

سے پوشیدہ مال ومنال جمع کرنا گونہ خیانت ہے اور راز خداوند ومالک فاش

کرنا باعث قباحت **سوال** سب اہل طرب نے عطایائے شہریار سے بہرۂ تونگری

پایا ہے ایسا کوئی مغنی نہین ہے جو گانے بجانے سے غنی نہوا ہو لیکن فلان شخص کہ

باوجود مہارت موسیقی وپیشہ خنیاگری فنون فضل وادب مین اوسکو ید طولی ہے

اور نعمت تونگری سے بے نیاز رہے **جواب** اوسنے پہلے اس پیشے مین اپنی فضیلت

مجھسے چہپائی اور اوسوقت ظاہر کی کہ اس حرفت سے عہد جوانی گذر جانے کے

سبب سے بے نیاز ہوا انتہی یعنے اوسوقت اوسنے اپنا حال مجھسے عرض کیا

کہ عہد شباب گذر گیا اور جوانی نے اپنی آب وتاب چہوڑ دی اور طبیعت انسانی

اپنی خواہش سے پہر گئی اگرچہ حرص سے گذرنے کا اور غنا کے چہوڑنیکا وقت

اب ہے کیونکہ جب تک جویبار جوانی مین نرمی اور گلزار زندگانی مین طراوت رہتی ہے

تر دستی اہل سرود وترانہ کے مدد سے رامش گرون کی رود خشک لیے آب روان

یے سکتے ہیں اور مغنیونکی شگفتہ روئی آوازِ خوش کی قوت سے مطربونکی چوبِ خشک
عود سے گل ترچن سکتے ہیں یعنے جبتک جوانی قایم ہے باوجودیکہ مطربونکا رود خشک ہے
اور بربط [۱۲] بیتے ہی طبیعت کو تازگی حاصل ہوتی ہے عالم پیری میں محال ہے ہیچ ہے جب نونہال بہار
شباب کی شاخین سر سبز و شاداب نہین رنگین شعلہ آواز بلبل مین تاب اور خندہ گل
ترمین آب نہین معلوم ہوتی اور جب اساسِ قوی و حواس مین خللِ ضعف و سستی
راہ پاتا ہے آوازِ طنبور صدا لیے زنبور معلوم ہوتی ہے اور نغمۂ زیرِ ہزار [بلبل ۱۲] و نالۂ زار دونون
یکسان کان مین آتے ہین **رباعی** پیری ہین بہلا کار جوان ہو کیونکر ÷ پیری ہی نہ
کافری نہان ہو کیونکر ÷ تاریکی شب مین جو کیا خیر کیا ÷ دنکو بھی ظاہر و عیان ہو کیونکر

تمت بالخیر

سد الحمد والمنہ کہ ان ایام نیک انجام مین ترجمہ توقیعات کسری مسمی باحکام نوشیروانی
و نام تاریخی **افاضت** بتاریخ دوم رجب المرجب ۱۲۸۲ ہجری مطابق تاریخ ۲۱ نومبر
۱۸۶۵ء تمامی کو پہنچا جس زمانے مین موافق حکم سرکار اسکا ترجمہ آغاز کیا تھا معلول
طبایع پیر و جوان طوطی ہندوستان ساہتی کب راج نیک نہاد لالہ گوکل پرشاد
تخلص رسا ج سے مہاراجہ بہادر نے یہ ارشاد فرمایا کہ زبان اردو کا ترجمہ بزبان ہندستانی

ہ بربط آلہ سرود آواز باریک ضعیف و ناموزوں پردہ و نالہ باریک و ناموزوں پردہ [illegible] باریک ۱۲۱۲

کیاجاوے کہ ہندی خوانونکی بہی سمجہ مین آوے حسب ایماے حضور کاتب الحروف نے اسکا ترجمہ بہاشا مین لکہوانا شروع کیا حقیقت مین ہم ممدوح ترجمہ کیا نے مین حق مقام ادا کرتے ہین نصف کتاب ہر چہند مین کر چکے ہین کیا عجب ہے جو یہ کتاب نیت کی سب پوتہیون سے بڑہجاوے اس مضمونکا بہاشا اور سنسکرت مین ایک تپرا نظر نہ آیئے حق تو یہ ہے کہ نوشیروان سے اسکی ابتدا ہوئی آتش پرستون کی زبانمین یہ کتاب لکہی گئی بعد اوسکے زبان عربی مین ہوگئی پہر فارسی مین آئی سرکار نے اسکو انتہا کو پہنچایا اب سوائے انگریزی کوئی زبان ایسی مقبول باقی نہین ہے جسمین اسکا ترجمہ کیاجاوے خدا ان دونون ترجمونکو مقبول قلوب فرماوے

	آمین ثم آمین رب العالمین	

نثر خاتمۃ الطبع مترشحہ کلک گہر سلک المعی دوران لوذعی زمان برگزیدہ دو کونین مولوی شیخ احمد حسین صاحب مدرس اول مدرسہ بلرام پور دام ظلہم

حمد بیحد و ثنا بیعد اوس صاحب لم یلد ولم یولد کو سزا ہے جسنے اپنی قدرت ابداعی سے ذوات سلاطین کو کہ اساطین بارگاہ جبروت ہین نہانخانہ عدم سے بارگاہ وجود مین لاکے باعث نظام عالم اور سبب رفاہ اخلاف آدم کیا اور طوایف انام کو اسر

گروہ پر شکوہ کا محکوم کر کے مبانی امور کائنات کو استحکام دیا اور درود نامحدود آل
محبوب حضرت کبریا پر ہے جس کا وجود باجود علت غائی جمیع موجودات اور موجب ہدایت
جملہ مکونات ہے اس ہنگام فرخی توام میں حسب الحکم والا ایسے راس الرؤسا امیر الامرا
نیر برج حشمت و سرداری نجم درخشاں آبہت و کامگاری مطلع مہر فطانت مقطع قصیدہ
ذکاوت بحر عطا حاتم مخانص خاتم ایالت گوہر دریائے بسالت شیر غابات شیری [?] ملک گیری [?]
میدان جوانمردی امیر باشوکت و فرزند [?] نایٹ کمانڈر آف دی سٹار آف انڈیا جناب
مہاراجہ سر دگبجے سنگھ صاحب بہادر آنریری اسسٹنٹ مجسٹریٹ و رئیس بلرامپور و تلسی پور
وغیرہ دام اقبالہم ریاستہ موستہ بمجلس الانتظام الی قائم القیام نسخہ احکام تیسیر دلکی [?]
معروف بہ اقامہمت [?] نوکر نزکلک گہر سلک نمک خوان فصاحت [illegible] بائی
بلاغت بلبل خوش نوائی گلستان سخندانی بہار بوستان طلاقت لسانی یعنی جان سخن
روح وروان مضامین نو وکہن اعنی سید آقا حسن صاحب عرف میرن صاحب متخلص بہ
نامی باہتمام حاوی فنون جامع علوم یگانہ روزگار وحید اعصار آگاہ امور جزو کل بابو [?]
کیلاس ناتھ سوکل مطبع جنگ بہادری میں تاریخ پنجم شہر ستمبر ۱۸۶۶ع کو مطبوع ہوا

قطعہ تاریخ ترتیب کتاب مرغوب طبع زاد میرن صاحب نامی

امداد حق و لطف سرکار سے جو نامی   اس دلبر زبان نے پہنا یہ تازہ ملبوس

تاریخ سنمبت اسکی اور عیسوی کہی یہ | ذکرِ فضایل آگین تحریرِ فیض مانوس
۱۹۲۲ — ۱۸۶۵ع

ایضاً

فضلِ خدا سے نامی بعدِ کمال کوشش | تکمیل ہو چکی جب اس باغ بیکران کی
ہجری و فصلی اسکی فوراً کہی یہ تاریخ | فیضِ یمینِ کسری بار بریاضِ عہدی
۱۲۹۲ھ — ۱۲۷۳ف

ایضاً

ہوا ختم جب فضلِ ربِّ جہان سے | یہ مجموعۂ عدل و خلق و سیاست
کہی عیسوی اسکی تاریخ نامی | مکمل ہی ہے کتاب افاضت
۱۸۶۵ع

قطعہ تاریخ تصنیف پنڈت دیا شنکر صاحب تخلص فکار سر رشتہ دار دفتر خانہ تعلقہ داری سرکار مہاراجہ بہادر

بحکمِ خاص مہاراجہ عدالت کیش | کہ جنکے عہد مین نخل ہنر ثمر لایا
ہوا جو ترجمہ توقیع کسروی کا فکار | بحسن کوشش نامی شاعر یکتا
لکھو یہ مصرعۂ تاریخ از سر انصاف | عروس عدل کو ملبوس خوب پہنایا
۱۲۹۲ھ

قطعہ تاریخ از نتایج طبع موجد مضامین دلپذیر بزم آرای محفل تقریر سخن سنج حکیم محمد فصیح الدین صاحب تخلص رنج دام کمالہ

مسرت نے یہ مژدہ سنایا مجھے | کہ احکام نوشیروانی چھپا
ہوا سنکے مسرور اور شادمان | دل غنچہ ساں گل صفت کھل گیا
لکھوں اسکے چھپنے کی تاریخ میں | اسی فکر میں تھا میں بیٹھا ہوا
یکایک سنا لب سے ہاتف کی یوں | یہ نسخہ ہے نوشادمانی نما

۱۲۸۳ھ

قطعہ تاریخ میر علی حسین صاحب تخلص محب ملازم سرکار شاگرد میر نصاحب ناجی مترجم کتاب

چو در بر گرفت این عروس کلام | خوش آئین و خوش طرز و شیرین کلام
محب بہر تاریخ آں زود گفت | کلام خجستہ مند و حشمت آئین سر

۱۸۶۵ع

قطعہ تاریخ ڈاکٹر میاں جانصاحب تخلص نادان ملازم سرکار شاگرد میر نصاحب ناجی

جب رسالہ یہ ہوچکا تیار | ہوئی سمبت کی فکر ایسے نادان
و نجستہ دل سے یہ صدا آئی | ہے یہ اکبر اعظم سلطان

۱۹۲۲

صحتنامہ اغلاط احکام نوشیروانی معروف بافصاحت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۵	تعظیمش	تعظیمش
״	״	وآتش	ذاتش
۴	۵	تگہت	نکہت
۶	۲	فضائیے	فصحائیے
۸	۴	گرہان	گرما
۱۰	۱۰	آہواز	اہواز
۱۱	۱۴	ہذالتحر	ہذالبحر
״	״	پانی غائب	پانی مین غایب
۱۳	۴	تیرایوان	تیرا ایوان
۱۴	۱۵	عوبت	عقوبت
	۷	گناہیگار	گناہگار
۱۹	۳	سیے	ہیجو
۲۳	۱۵	خیزدسے	جزومی
۲۸	۵	بازہین	بازرہین
۳۶	۱۵	نہائیے	انتہائیے
۳۷	۲	سنتیے	سنتےسیے
۳۹	۱۲	لی	کی
۴۱	۳	کی کے	کے
״	۱۰	ملروفریب	مکروفریب
״	۱۲	علیحدا	علیحدہ
۴۲	۷	گراواب	گرداب
۴۳	۱۲	زبان	ازان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۱	نیب	نیت
۴۸	۱۴	عقلمندونکو	عقلمند
״	۱۵	تعجب ہوا	تعجب کرتے ہین
۴۹	۸	کہتونہین	کہتیو نہین
״	۱۳	واہل عالم	وصلحیت عالم و اہل عالم
۵۰	۲	داد ودہش	داد و دہش
״	۱۱	زیادتی	زبانی
۵۲	۱۴	بیٹہین	بیٹہین
״	۱۵	بیٹہین	بیٹہین
۵۴	۸	بیاری	ہماری
۵۷	۹	سب	سبب
۵۹	۱۴	اس سبے	اس قبیل سے
۶۲	۲	پرو	پیرو
״	۷	سوال	سوال
״	۱۴	پادشاکی	پادشاہ کی
۶۴	۸	فسق فجور	فسق وفجور
״	۱۳	تنبہ	تنبیہ
۶۶	۴	بہرام حضرت	بہرام کہ حضرت
۶۷	۱۲	بیشہ	بیشبیہ
۷۰	۳	باوجو	باوجود
۷۲	۱۴	نومندی	ناامیدی
۷۴	۹	اوس	اوراس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۰	اگرایاجایکہ	گرایاجا
۸۲	۱۳	دنہا	دانا
۸۴	۱۲	بزرگی کیےلائق	کے لا
۸۵	۴	قلعنہ	فتنہ
۸۷	۱۵	چاہیئےہین	ہین
۸۹	۸	چاہیئےہین	چاہیئے
۹۰	۹	موبدان	موبدمو
۹۱	۷	جب	جب تک
״	۹	اصلاح	صلاح
۹۲	۱۱	تدبیرسے	تدبیر
۹۴	۳	سنیے	اسپنے
״	۸	ابینے	اوسنے
״	۱۳	رسکے	رسکو
۹۵	۱۱	مکرو یب	مکروفریب
۱۰۱	۸	اوتنگ	ادتنک
۱۰۳	۵	رعایاسے	رعایا
۱۰۵	۱	مین	ہین
۱۰۹	۴	مجہہ	مجکو
۱۱۱	۱۳	اوس کیےلیے	اوس کام
۱۱۵	۲	کیاسنیے	کیا کہتے
۱۱۶	۱۳	پنجم	بست وپنج